یا حی یا قیوم | مُنتخب جوامع الکلم احادیثِ مبارکہ ﷺ | یارحمۃ اللعالمین

کلامِ نبویہ ﷺ بالکل مختصر و جامع مع فوائد کثیر (کلام الملوک ملوک الکلام):

قرآنِ حکیم میں ربِ متعال کا فرمان عالیشان ہے۔کہ! **لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ** ۔تمہارے لئے حضرت رسول اللہ ﷺ (کی حیاتِ طیبہ مطہرہ) بہترین نمونہ ہے۔(سورہ احزاب۔آیت نمبر 21) قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ پر ہے۔کہ! **وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ق وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا** ۔(سورہ الحشر۔آیت نمبر 07) جو کچھ تمہیں حضرت رسولِ کریم ﷺ عطا فرمائیں۔تو لے لو۔اور جس سے وہ تمہیں روک دیں۔تو اس سے رک جاؤ۔(کیونکہ) **مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ** ج جو (کوئی شخص) حضرت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے گا۔تو (گویا) اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔(سورۃ النساء۔آیت نمبر 80) اور اسی طرح سے محبت الٰہی کا عین تقاضا بھی یہی ہے۔کہ! **قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ** ۔(اے تمام جہانوں کی پیغمبر ﷺ لوگوں سے) کہہ دیں۔اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو۔تو میری پیروی (اطاعت) کرو۔(اگر تم نے واقعتاً میری پیروی کی۔تو پھر یقیناً) اللہ تعالیٰ (بھی) تمہیں دوست رکھے گا۔(سورہ آل عمران۔آیت نمبر 31)

مذکورہ چند ایسی مختصر مگر نہایت جامع احادیثِ مبارکہ ہیں۔جو کہ واقعتاً جوامع الکلم اور زادِ راہ دَرسفرِ دین و دنیا ہیں۔اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں جو فرامین بیان ہوئے ہیں۔حضرت سیدنا رسولِ مکرم ﷺ نے اُن فرامین کو عملی جامہ پہنایا۔ان فرامین کی شرح یعنی احادیث میں بہت بڑے بڑے مطالب ومفاہیم پوشیدہ ہیں۔اور یہ مکمل ضابطہء حیات ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑا نورانی علوم کا خزانہ ہیں۔اَب ہم یہاں پر بطورِ تبریک چند نہایت ہی ضروری احادیثِ نبویہ ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔یہ احادیث بہترین نصائح اور وصایا ہیں۔یاد رہے۔کہ! یہ احادیثِ مبارکہ صوفیاء ومحدثین کی تعلیمات اور کتب کا مغز اور نچوڑ ہیں۔قرآنِ حکیم کی آیات کو سوالاً جواباً پیش کرنے اور احادیثِ نبویہ ﷺ کو پیش کرنے کی وجہ سے بخشا جاؤں گا۔ان شاء اللہ۔

حدیث : مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا من اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ زمرۃ الْفقھاء والعلمآء ۔ میرا جو کوئی اُمتی چالیس احادیث دُنیاوی اُمور کے متعلق یاد کرلے۔تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا حشر فقہاء اور علماء کے ساتھ فرمائے گا اسی طرح) **مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْھًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَافِعًا وَ شَھِیْدًا** ۔ جس شخص نے دُنیا کے امور کے متعلق چالیس احادیث (زبانی) یاد کیں۔تو اللہ تعالیٰ اسے فقیہ کی حیثیت سے اُٹھائے گا۔اور روزِ قیامت میں اس کے حق میں شفاعت کروں گا۔اور گواہی دوں گا۔

چنانچہ! حضرت سید الانبیاء ﷺ کے اسی ارشادِ گرامی پر عمل کرتے ہوئے متقدمین ومتاخرین علماء نے چالیس چالیس احادیث کو جمع کیا اور یوں ''اربعین'' کے متعدد مجموعہ جات تیار ہو گئے۔اس باب میں زندگی سے نہایت قریب ترین تعلق رکھنے والی بالکل صحیح ومستند (بالخصوص صحیحین مسلم وبخاری کی) احادیثِ نبویہ ﷺ کو تحریر کیا جارہا ہے۔جو کہ بہت جامع اور یاد کرنے کے لئے آسان ہیں۔کیونکہ! یہ جوامع الکلم احادیث نہایت چھوٹی چھوٹی ہیں۔

☆ **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ** ۔ یقیناً جملہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ہر شخص کو وہی ملے گا۔جس کی اس نے نیت کی (ہوگی) پس جس شخص نے ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہجرت کی ہے۔اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہوئی۔تو وہ اسے حاصل کرے گا۔یا عورت کی طرف ہوئی۔تو وہ اس سے نکاح کرلے گا۔پس اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی۔جس طرف ہجرت کرنے کی اس نے نیت کی ہوگی۔(صحیحین) ☆ **بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ . اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ** ۔اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں (باتوں) پر ہے۔اس بات کا اقرار (کرنا۔کہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ؐ ہیں۔نماز کا قائم کرنا،اور زکات کا ادا کرنا،اللہ تعالیٰ کے گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔(صحیحین) ☆ **یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ** ۔ یارسول اللہ ﷺ ! کس شخص کا اسلام سب سے بہتر ہے؟ (تو) آپ ؐ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(صحیحین) ☆ **اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرًا قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ** ۔ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔کہ کون سا اسلام (سب سے زیادہ) بہتر ہے؟ (تو) آپ ؐ نے فرمایا۔کھانا کھلاؤ۔اور اور ہر شخص کو سلام کرو۔خواہ تم اسے پہچانتے ہو۔یا نہیں (پہچانتے)۔(صحیحین) ☆ **اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَ تْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ" قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ" فَدَعْہُ** ۔کسی آدمی نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ایمان کیا ہے؟ (تو جواباً) آپ ﷺ نے فرمایا۔جب تیری نیکی تجھے خوش کردے۔اور تیری برائی تجھے غمگین کردے۔تو تُو مومن ہے۔(پھر) اس شخص نے عرض کیا۔اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ! تو (پھر) گناہ کیا ہے؟ (تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔جب کوئی چیز تیرے دل میں کھٹکے۔تو اسے چھوڑ دو۔(مسند احمد۔صحیح ابن حبان۔مستدرک)

☆ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِیْمَان وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاءُ الْمِیْزَان وَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ مِلْءُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْر" وَالزَّکَاۃُ بُرْھَان" وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ" وَالْقُرْآنُ حُجَّۃ" لَکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُ وَ فَبَاعِع"
نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔مکمل وضوکرنا نصف ایمان ہے۔اورالحمدللہ میزان کو(نیکیوں یاثواب سے) بھردیتا
ہے۔اورتسبیح وتکبیر سے زمین وآسمان (نیکیوں اورثواب سے) بھرجاتے ہیں۔اورنمازنور ہے۔اورزکات دلیل ہے۔اورصبر روشنی ہے۔اورقرآن حکیم تیرے لئے
حجت ہوگا۔یا تیرے خلاف ہوگا۔ہرشخص صبح کو(جب) اُٹھتا ہے۔اوراپنےنفس کوفروخت کرنے والا ہوتا ہے۔یااس (نفس) کوآزادکرادیتا ہے۔یاہلاک کروادیتا
ہے۔(سنن ابن ماجہ) ☆ لَا یُوْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔ تم میں سے کوئی شخص (اُس
وقت تک) مومن نہیں ہوگا۔جب تک میں اُسے اُس کے والداوراولاداورسب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔(صحیحین) ☆ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ"
وَ سَبْعُوْنَ شُعْبَۃً وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃ" مِنَ الْاِیْمَان ۔ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔اورحیاءبھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہے۔(صحیحین) ☆
لَا یُؤْ مِنُ اَحَدُ کُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَ خِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ ۔تم میں سے کوئی (اُس وقت تک) مؤمن نہیں ہوسکتا۔جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی
پسند نہ کرے۔جواپنے لئے پسند کرتا ہے۔(سنن نسائی) ☆ لَا یُؤْ مِنُ عَبْد" حَتّٰی یُؤْ مِنَ بِاَرْبَعٍ ، بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، وَاَنِّیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَالْقَدَرِ ۔تم میں کوئی شخص چارباتوں پرایمان لائے بغیرمؤمن نہیں ہوسکتا۔اللہ واحد،کہ جس کا کوئی شریک نہیں،میرے
اللہ جل شانہٗ کےرسول ﷺ ہونے پر،مرنے کے بعددوبارہ اُٹھائے جانے پراورتقدیرپر۔(سنن ابن ماجہ)☆ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا
وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِاِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ۔ جس(مسلمان شخص) نے ایمان اور
ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے۔تواس کے سارے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔اورجس نے ایمان اورثواب کی نیت سےلیلۃ القدر میں قیام کیا۔
تواس کے سارے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔(صحیحین) ☆ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْق" وَ قِتَالُہٗ کُفْر" ۔مسلمان کوگالی دینافسق ہے۔اور
(مسلمان سے)لڑناکفرہے۔(صحیحین) ☆ اِذَا اَنْفَقَ (اَلرَّجُلُ)عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃً وَھُوَ یَحْتَسِبُھَاکَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً ۔ جو(شخص) اپنے اہل و
عیال پرثواب کی نیت سےخرچ کرتا ہے۔تووہ اسی کے لئے صدقہ ہوگا۔(صحیحین) ☆ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَامِ کَرَاھِیَۃَ السَّآمَۃِ
عَلَیْنَا ۔ (یقیناً حضرت رسول مکرم ﷺ) ہمارے اُکتائے جانے کےخوف کی وجہ سے کچھ ایام کے لئے وعظ ونصیحت کاناغہ کرلیاکرتے تھے۔ (صحیحین)
☆ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا ۔ لوگوں کے ساتھ آسانی والامعاملہ کرو۔اوراُن کوتنگی میں نہ ڈالو۔اورلوگوں کوسکون فراہم کرو۔اور
ان کو نفرت نہ دلاؤ۔(صحیح مسلم)☆ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ لوگوں کے ساتھ آسانی والامعاملہ کرو۔اوراُن کوتنگی میں نہ
ڈالو۔اورلوگوں کوخوشی دو۔اوران کونفرت نہ دلاؤ۔(صحیح بخاری) ☆ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ یَکْذِبْ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارِ ۔ مجھ پرجھوٹ مت
باندھو۔جوشخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے گا۔وہ جہنم میں داخل ہوگا۔(صحیحین) ☆ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ
التَّیَمُّنَ فِیْ شَاْنِہٖ کُلِّہٖ فِیْ نَعْلَیْہِ وَتَرَجُّلِہٖ وَطُھُوْرِہٖ ۔ حضرت رسول مکرم ﷺ ہرکام میں دائیں جانب سے شروع کرنے کوپسندفرماتے تھے۔
(مثلاً) جوتا پہننااورکنگھی کرنااورطہارت حاصل کرنا۔(صحیحین) ☆ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَابِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ
وَقَالَ اِنَّ لَہٗ دَسَمًا ۔ حضرت نبی مکرم ﷺ نے دودھ نوش فرمایا۔پھراس کے بعد پانی منگواکرکلی کی۔اور(ساتھ ہی) ارشادفرمایا۔کہ اس(دودھ)
میں چکناہٹ ہوتی ہے۔(صحیحین) ☆ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ ۔ جو(شخص) رحم نہیں کرتا۔اس پررحم نہیں کیاجاتا۔(صحیحین) ☆ لَا یَزَالُ
الْعَبْدُ فِی الصَّلَاۃِ مَا دَامَ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ الصَّلَاۃَ . مَالَمْ یُحْدِثْ ۔ بندہ اس وقت تک نماز میں ہی رہتا ہے۔جب تک(کہ) وہ مسجد میں نماز کا
انتظارکرتا(رہتا) ہے۔تاوقتیکہ وہ حدث نہ کرے۔(صحیحین) ☆ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَرْقُدُ اَحَدُنَا وَھُوَجُنُب" قَالَ نَعَمْ اِذَا
تَوَضَّاءَ ۔ یارسول اللہ ﷺ ! کیاہم میں سے کوئی بحالت جنابت سوسکتا ہے؟ (تو) آپؐ نے ارشادفرمایا۔ہاں۔(مگرضروری ہے۔کہ سونے سے
پہلے) وضوکرلے۔(صحیحین) ☆ اَکَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی النَّعْلَیْنِ قَالَ نَعَمْ ۔ حضرت رسول مکرم ﷺ جوتے
پہن کرنمازپڑھ لیاکرتے تھے۔تو(حضرت انسؓ) نے کہا۔ہاں۔ (صحیحین) ☆ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ
بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُ وَبَیَاضُ اِبْطَیْہِ ۔ جب حضرت رسول مکرم ﷺ نمازپڑھتے۔تواپنے ہاتھوں کواس قدرکشادہ رکھتے۔کہ آپؐ کے بغلوں کی
سفیدی ظاہرہوجاتی(تھی)۔ صحیحین۔☆ تَوَضَّاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً مَرَّۃً ۔حضرت رسول مکرم ﷺ نے وضومیں ہرعضوکوایک
مرتبہ دھویا۔(صحیح بخاری،ترمذی،ابوداؤد،نسائی) ☆ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلٰی اِمَامَتِہٖ وَخُفَّیْہِ ۔میں نے حضرت نبی مکرم
ﷺ کواپنے عمامےاورموزوں پرمسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔(صحیح بخاری۔مسنداحمد) ☆ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ
خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَد" قَبْلِیْ کَانَ کُلُّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَ بُعِثْتُ اِلٰی کُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدِ وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَا ئِمَ وَلَمْ تُحِلَّ
لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَیِّبَۃً طَھُوْرًا وَمَسْجِدًا فَاِنَّمَا رَجُلٍ اَدْرَکَتْہُ الصَّلَاۃُ صَلّٰی حَیْثُ کَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَیْنَ یَدَیْ
مَسِیْرَۃِ شَھْرٍ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ ۔ حضرت رسول معظم ﷺ نے فرمایا۔مجھے پانچ ایسی چیزیں عطاکی گئیں۔جومجھ سے پہلے کسی(دوسرے نبیؐ) کونہیں

دی گئیں۔(01) پہلے ہر نبیؑ صرف خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا۔ اورمَیں ہر سرخ وسیاہ کی طرف بھیجا گیا ہوں۔(02) پہلے کسی نبیؑ کے لئے مالِ غنیمت حلال نہیں ہوتا تھا۔ وہ صرف میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔(03) اور صرف میرے لئے تمام روئے زمین پاک اور مسجد بنا دی گئی ہے۔ لہٰذا جو آدمی جس جگہ بھی نماز کا وقت پائے۔ وہاں پر نماز پڑھ لے۔(04) اور میری ایسے رُعب سے مدد کی گئی۔ جو ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے۔(05) اور مجھ کو (اپنی جملہ اُمت کی) شفاعت عطا کی گئی ہے۔ (صحیحین) ☆ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلَاةِ الْحَضَرِ ۔ حضر اور سفر میں دو۔ دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں۔ تو سفر کی نماز برا قرار رکھی گئی۔ اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی۔(صحیحین) ☆ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ" بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ ۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔ کہ! حضرت نبی مکرم ﷺ رات کو نماز پڑھتے۔ اور مَیں آپؐ اور قبلہ کے درمیان جنازہ کی طرح لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ (صحیحین) ☆ اِجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ۔ تم اپنی نمازوں کو اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ اور اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ۔(صحیحین) ☆ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ ۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ! بیٹھنے سے قبل دو رکعتیں پڑھ لے۔(صحیحین) ☆ اِنَ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ۔ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے ایک عمارت کی مانند ہے۔ جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے۔(صحیحین) ☆ اَلَّذِيْ تَفُوْ تُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَمَا لُهُ ۔ جس آدمی سے عصر کی نماز فوت ہوگئی۔ گویا اس کے گھر والے اور مال ہلاک ہوگیا۔(صحیحین) ☆ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔ جس آدمی نے دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) پڑھیں۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔(صحیحین) ☆ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ ۔ جو آدمی نماز پڑھنی بھول جائے۔ جب اسے یاد آ جائے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ اس نماز کو پڑھ لے۔ اس کے سوا اس (بھول ہوئی نماز) کا کوئی کفارہ نہیں۔(صحیحین) ☆ فَاُمِرَ بِلَالٌ" اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ ۔ حضرت بلالؓ کو یہ حکم ہوا۔ کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں۔ اور امامت میں ایک ایک مرتبہ (کہیں) سوائے قد قامت الصلاة کے۔ (صحیحین) ☆ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے والے سے ستائیس گنا (زیادہ) فضیلت رکھتا ہے۔(صحیحین) ☆ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ ۔ جو آدمی صبح یا شام کے وقت وقت مسجد کی طرف آتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ضیافت (مہمانی) تیار رکھتے ہیں۔ کہ وہ صبح یا شام آئے۔(صحیحین) ☆ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔ جب امام سمع الله لمن حمده کہے۔ تو تم (مقتدی) اللهم ربنا لك الحمد کہو۔ کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوگا۔ تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیحین) ☆ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ" مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ ۔ جب رسول اللہ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے۔ تو ہم (مقتدیوں میں) سے کوئی اپنی کمر کو (اُس وقت تک) نہیں جھکاتا تھا۔ جب تک کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں نہ پہنچتے۔ اور پھر ہم آپ ﷺ کے بعد سجدہ میں جاتے تھے۔(صحیحین) ☆ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ ، فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ ۔ جو (امام) لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں۔ پس اگر اس (یعنی امام) نے ٹھیک نماز پڑھائی۔ تو اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔ اور اگر غلطی کی۔ تو بھی (اُس امام کی اقتداء میں پڑھی ہوئی تمہاری نماز کا یقیناً) تمہیں ثواب ملے گا۔ اور غلطی کا وبال ان (یعنی امام پر) رہے گا۔ (صحیح بخاری) ☆ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْجِزُ فِي الصَّلَاةِ وَيُتِمُّ ۔ حضرت نبی کریم ﷺ ہلکی (مختصر) مگر کامل نماز پڑھاتے تھے۔ (صحیحین) ☆ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ۔ اپنی صفوں کو درست (سیدھی) رکھا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان پھوٹ (مخالفت) ڈال دے گا۔ (صحیحین) ☆ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ : هُوَ اخْتِلَاسٌ" يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بتایا۔ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا (گیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ! یہ تو ڈاکہ ہے۔ جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔ (صحیح بخاری) ☆ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ جو شخص فاتحہ الکتاب نہ پڑھے۔ اس کی نماز کامل نہیں۔ (صحیحین) ☆ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔ جب امام آمین کہے۔ تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ! جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی۔ تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیحین) کہو۔ ☆ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى اَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ ۔ مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر، اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا۔ اور دونوں ہاتھوں پر، اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر، اس طرح کہ ہم نہ کپڑے سمیٹیں اور نہ ہی بال (سمیٹیں)۔ (صحیحین) ☆ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ ۔ سجدوں میں میانہ روی (اعتدال) قائم رکھو۔ اور تم میں سے کوئی اپنے بازوؤں کو کتوں کے موافق نہ بچھائے۔ (صحیحین) ☆ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ ، فَقَامَ النَّاسُ

مَعَهُ حَتَّى اِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ، وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ ، كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ۔ حضرت نبی مکرم ﷺ نے انہیں (صحابہ کرامؓ) کوظہر کی نماز پڑھائی۔اور دو رکعتوں میں بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ سارے لوگ بھی حضور ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز ختم ہونے والی تھی (یعنی آخری قعدہ میں)۔تو لوگ آپ ﷺ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے۔تو آپ ﷺ نے ''اللہ اکبر'' کہا۔اور سلام پھرنے سے پہلے دو سجدے (سجدہ سہو) کیئے۔پھر سلام پھیرا۔ (صحیحین) ☆ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَخْبَرَهُ اَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔حضرت ابن عباسؓ نے خبر دی۔کہ! فرض نماز سے فارغ ہونے پر بلند آواز سے ذکر کرنا حضرت نبی مکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جاری تھا۔ (صحیحین) ☆ كَانَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى صَلَاةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ۔حضرت نبی کریم ﷺ جب (فرض) نماز پڑھا چکتے۔تو ہماری (صحابہؓ) کی طرف منہ کر دیتے تھے۔ (صحیحین) ☆ حَقٌّ" عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ، اَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ ، يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهُ وَ جَسَدَهُ ۔ ہر مسلمان پر (اللہ جل شانہٗ کا) حق ہے۔کہ وہ ہر سات ایام میں ایک دن (لازمی) غسل کرے۔جس میں اپنے سر اور بدن کو دھوئے۔ (صحیحین) ☆ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ" عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ کے لئے واجب (ضروری) ہے۔ (صحیحین) ☆ اَلْحَيَا لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ ۔ حیا صرف بھلائی لاتی ہے۔ (صحیحین) ☆ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ" كُلُّهُ ۔حیاء پوری کی پوری بھلائی ہے۔ (صحیح مسلم) ☆ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ ۔میت کو اس پر نوحہ (رونے پیٹنے) کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ (صحیحین) ☆ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ۔مردے کو زندوں (یعنی اپنے ہی گھر والوں) کی وجہ سے عذاب کیا جاتا ہے۔ (صحیحین) ☆ صَلَّى عَلَى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيْ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا ۔حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت اصحمہ نجاشیؓ (حبشہ کے بادشاہ) کی (غائبانہ) نمازِ جنازہ پڑھی۔اور چار تکبیریں کہیں۔ (صحیحین) ☆ اِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ ۔جب تم جنازہ دیکھو۔تو کھڑے ہو جاؤ۔اور اُس وقت تک کھڑے رہو۔جب تک کہ وہ (جنازہ) آگے بڑھ جائے۔ (صحیحین) ☆ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فطر کی زکاۃ (صدقۂ فطر) آزاد یا غلام، مرد یا عورت تمام مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو فرض کی تھی۔ (صحیحین) ☆ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا ، وَيَقُوْلُ الْآخَرُ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ۔کوئی دن ایسا نہیں جاتا۔جب بندے صبح کو اُٹھتے ہوں۔تو دو فرشتے آسمان سے نہ اُترتے ہوں۔ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے۔اے میرے اللہ! خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرما۔(جبکہ دوسرا یہ کہتا ہے۔اے میرے اللہ! بخیل کے مال کو تلف (ضائع) کر دے۔ (صحیحین) ☆ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ۔(جہنم کی) آگ سے بچو۔اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی۔(یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر بھی جہنم کی آگ سے بچا جا سکتا ہے)۔ (صحیحین) ☆ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ ، وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ ۔غناء (یعنی تونگری۔امیری اور دولت مندی) یہ نہیں۔کہ سامان زیادہ ہو۔بلکہ امیری (تو درحقیقت) یہ ہے۔کہ! دل غنی ہو۔ (صحیحین) ☆ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ ، فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ ، وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔ماہ رمضان کے آتے ہی آسمانوں (جنت) کے دروازے کھل جاتے ہیں۔اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ (صحیحین) ☆ خَمْسٌ" مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ : اَلْغُرَابُ ، وَالْحِدَاةُ ، وَالْفَارَةُ ، وَالْعَقْرَبُ ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ ۔ پانچ جانداروں کو ہلاک کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔ (صحیحین) ☆ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ ۔عورتیں تین دن کا سفر ذی محرم کے بغیر نہ کریں۔ (صحیحین) ☆ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ" لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ" اِلَّا الْجَنَّةُ ۔ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ، دونوں (عمرہ) کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ (صحیحین) ☆ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَاجَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ ۔اے اللہ! مدینہ میں مکہ کی نسبت دُگنی برکت عطا فرما۔ (صحیحین) ☆ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا ۔جب کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت پر بلایا جائے۔تو اُسے چاہیئے۔کہ! ضرور جائے۔ (صحیحین) ☆ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ ۔حضرت رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اُجرت اور کاہن کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ (صحیحین) ☆ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَلْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ" لِلْبَرَكَةِ ۔میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔کہ! قسم کھانے سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے۔مگر اُس قسم سے برکت مٹ جاتی ہے۔ (صحیحین) ☆ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ ۔قیامت کے روز سب سے پہلے لوگوں کے درمیان (ناحق) خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (صحیحین) ☆ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ وَهُوَ رَدٌّ" ۔جس (شخص) نے ہمارے دین میں (ازخود) کوئی ایسی نئی بات ایجاد کی۔جو اس میں نہیں تھی۔تو وہ (بدعت) رد ہے۔ (صحیحین) ☆ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ" اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔شہداء پانچ (قسم کے ہوتے) ہیں۔طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، پانی میں ڈوب کر ہلاک ہونے والا، کسی (وزن دار) چیز کے نیچے دب کر مرنے والا اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو۔ (صحیحین) ☆ مَا عَابَ النَّبِيُّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَھَاہُ اَکَلَہٗ وَاِلَّا تَرَ کَہٗ ۔حضرت نبی کریم ﷺ نے کبھی (بھی) کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا ۔مرغوب ہوتا۔تو کھا لیتے۔ورنہ چھوڑ دیتے۔ (صحیحین) ☆ اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً ۔تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے۔جو قرض ادا کرنے میں بھی سب سے بہتر ہو۔ (صحیح بخاری) ☆ خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ ۔تم میں بہتر وہ شخص ہے۔جو(خود) قرآن سیکھے۔اور اِسے (دوسروں کو بھی) سکھائے۔ (صحیح بخاری) ☆ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً ۔میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ۔اگرچہ ایک آیت ہو۔ (صحیح بخاری) ☆ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ ۔جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان ہو۔پس اُسے چاہیئے۔کہ! وہ اچھی بات کرے۔یا پھر خاموش رہے۔اور جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان ہو۔پس اُسے چاہیئے۔کہ! اپنے ہمسائے کی عزت کرے۔اور جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان ہو۔پس اُسے چاہیئے۔کہ! اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ (صحیح مسلم) ☆ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ بِالشَّیْءِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَکَلَّمَ بِہٖ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ کَیْدَہٗ اِلَی الْوَسْوَسَۃِ ۔ایک شخص نے آ کر حضرت نبی مکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ! مجھے بعض اوقات ایسے خیالات آتے ہیں۔کہ! میں انہیں زبان پر لانے سے بہتر یہ سمجھتا ہوں۔کہ آسمان سے گر پڑوں۔ (تو) حضور نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہا۔اور فرمایا۔اِس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔کہ! جس نے اپنی تدبیر کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا۔ (مسند احمد) ☆ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْآخِرِ یَقُوْلُ : مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ ، مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَہٗ ۔ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔اور فرماتا ہے۔کون ہے جو مجھ سے دُعا کرتا ہے۔کہ! میں اس کی دعا قبول کروں۔کون ہے۔جو مجھ سے مانگتا ہے۔کہ! میں اسے دوں۔کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اس کی بخشش کروں۔ (صحیح بخاری) ☆ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔جس نے کسی مسلمان (کے عیوب،نقائص یا گناہوں) کی پردہ پوشی کی۔اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (بخاری) ☆ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُقْعَدَ عَلَیْہِ وَاَنْ یُبْنٰی عَلَیْہِ ۔حضرت رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے،ان پر بیٹھنے اور ان پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم) ☆ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَان وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَاُ مَابَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ'' وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ'' وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ'' وَالْقُرْآنُ حُجَّۃٌ'' لَکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ'' نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا. حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔طہارت نصف ایمان ہے۔اور الحمدللہ میزان (عدل) کو بھر دے گا۔اور سبحان اللہ (اور) الحمدللہ سے زمین وآسمان کی درمیانی فضا بھر جائے گی۔اور نماز نور ہے۔اور صدقہ دلیل ہے۔اور صبر روشنی ہے۔اور قرآن حکیم تیرے لئے حجت ہوگا۔یا تیرے خلاف ہوگا۔ہر شخص صبح کو اُٹھتا ہے۔اور اپنے نفس کو فروخت کرنے والا ہے۔یا اس کو آزاد کرنے والا ہے۔ (صحیح مسلم) ☆ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ'' ۔ چغل خور (شخص) جنت میں نہیں جائے گا۔ (صحیح بخاری) ☆ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ ۔حضرت نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے۔تو اپنے بازوؤں کے درمیان اس قدر کشادگی کر دیتے تھے۔کہ دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔ (صحیحین) ☆ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِہٖ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ'' عَنْ وَدْعِھِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ ۔حضرت رسول اللہ ﷺ کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا۔کہ! لوگ نمازِ جمعہ ترک کرنے سے باز آ جائیں۔ورنہ اللہ تعالیٰ اِن کے قلوب پر مُہر لگا دیں گے۔اور پھر وہ لوگ غافلین میں ہو جائیں گے۔ (صحیح مسلم) ☆ اَیُّمَا امْرِیءٍ قَالَ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْہِ ۔جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا۔تو اِن دونوں میں سے ایک (کہنے یا سننے والے) پر کفر آئے گا۔اگر وہ واقعی کافر ہو گیا۔تو ٹھیک ہے۔ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ (صحیح مسلم) ☆ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا ، یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔(حضرت نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا) میرے بعد پھر کافر مت بن جانا۔کہ! ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ (صحیح بخاری) ☆ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ'' وَلَا نَصْرَانِیٌّ'' ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ ۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔اس اُمت کے یہودی اور نصرانی (عیسائی) نے میرے (آخری نبیؐ ہونے کے متعلق) سن لیا۔اور پھر وہ مجھ پر اُتارے گئے دین وشریعت پر ایمان لائے بغیر فوت ہو جائے۔تو وہ جہنمی ہے۔ (صحیح مسلم)

علاماتِ منافق : ☆ آیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ'' ، اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ۔منافق کی تین علامات (نشانیاں) ہیں۔جب بات کرے (تو) جھوٹ بولے،جب وعدہ کرے (تو) وعدہ خلافی کرے،جب اس کو امین بنایا جائے (تو) خیانت کرے۔ (صحیحین) ☆ اَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ ، وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ ، وَاِذَا

خَاصَمَ فَجَرَ. وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ" مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ" مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا ۔ چار عادات ایسی ہیں۔اگر یہ چاروں کسی ایک شخص میں جمع ہوجائیں۔تو وہ پکا (خالصتاً) منافق ہے۔ جب (بھی) بات کرے۔تو جھوٹ بولے۔ جب (بھی) وعدہ کرے،تو وعدہ خلافی کرے۔ جب (کوئی) معاہدہ کرے۔تو اُسے پورا نہ کرے۔اور جب کسی سے لڑے۔تو گالی گلوچ پر اُتر آئے۔اگر کسی شخص کے اندر ان چاروں عادتوں میں سے ایک ہی عادت ہے۔تو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت (موجود) ہے۔جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے۔(صحیحین) ☆ لَيْسَ صَلَاةٌ" اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَا تَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمَّ النَّاسِ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَاُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَّا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ ۔منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز ثقیل (بھاری) نہیں۔اور اگر انہیں معلوم ہوتا۔کہ ان (دونمازوں) کا کتنا ثواب ہے۔تو وہ گھٹنوں کے بل گھسیٹ کر آتے۔اور میرا تو ارادہ ہوگیا تھا۔کہ وہ تکبیر کہے۔پھر میں کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کہوں۔اور خود آگ کی چنگاریاں لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دوں۔جو ابھی تک نماز کے لئے نہیں نکلے۔(صحیحین) ☆ اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ ۔ ہمارے اور منافقین کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے۔تو جس نے نماز چھوڑ دی۔اُس نے کفر کیا۔(جامع ترمذی) یعنی کہ تارکِ نماز پر کفر اور کفار کے (قرآنی) احکامات جاری ہوں گے۔ ☆ آيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ ۔ انصار (مدینہ کے لوگوں) سے محبت (کرنا) علامتِ ایمان ہے۔اور انصار سے بغض (رکھنا) علامتِ نفاق ہے۔(صحیحین) ☆ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبُّنِىْ اِلَّا مُؤْمِنٌ" وَلَا يُبْغِضُنِىْ اِلَّا مُنَافِقٌ" ۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ (یعنی حضرت علیؓ) سے عہد کیا تھا۔کہ مجھ سے مؤمن ہی محبت کرے گا۔اور مجھ سے منافق ہی بغض رکھے گا۔(صحیح مسلم)

وسعتِ رحمتِ الٰهیه

: غَدَا عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَجُلٌ": اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ ، فَقَالَ رَجُلٌ" : مِنَّا ذٰلِكَ مُنَافِقٌ" لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا تَقُوْلُوْهُ يَقُوْلُ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، يَبْتَغِىْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ ، قَالَ : بَلٰى ، قَالَ : فَاِنَّهٗ لَا يُوَافِىْ عَبْدٌ" يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ . صبح کے وقت حضرت نبی مکرم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے۔پھر ایک صاحب نے پوچھا۔ مالک بن دخشنؓ کہاں ہیں؟ ہمارے قبیلہ کے ایک شخص نے جواب دیا۔کہ! وہ منافق ہے۔(کیونکہ) اُسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت نہیں ہے۔(تو) حضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔کیا تم ایسا نہیں سمجھتے۔کہ وہ "لا الٰہ الا اللہ" کا اقرار کرتا ہے۔اور اس کا مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔اس صحابیؓ نے کہا۔ہاں یہ تو ہے۔(تو) حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! جو بندہ بھی بروزِ قیامت اس کلمہ (لا الٰہ الا اللہ) کو لے کر آئے گا۔اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔(صحیح بخاری) ☆ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ ، قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ ، قَالَ : مُعَاذُ، قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ ، قَالَ : مُعَاذُ، قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ ، قَالَ : مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ ، اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا ، قَالَ : اِذًا يَتَّكِلُوْا ، وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ" عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا ۔آپ ﷺ نے فرمایا،اے معاذ ابن جبلؓ! عرض کیا۔حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ! (پھر دوبارہ) آپ ﷺ نے فرمایا،اے معاذؓ! عرض کیا۔حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ! (پھر تیسری مرتبہ) آپ ﷺ نے فرمایا،اے معاذؓ! عرض کیا۔حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ! (یعنی تین مرتبہ ایسا ہی ہوا) آپ ﷺ نے فرمایا۔جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دی۔کہ! اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔(تو ایسے شخص پر) اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔مَیں نے کہا۔یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کر دوں۔تا کہ وہ خوش ہوجائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا۔(اگر تم لوگوں کو یہ خوشخبری سناؤ گے۔تو) لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔(اور شاید فرائض کی ادائیگی چھوڑ دیں) حضرت معاذ بن جبلؓ نے انتقال کے وقت یہ حدیث مبارکہ اس خیال سے بیان فرمادی۔کہ! کہیں حدیث رسول ﷺ چھپانے کے گناہ پر ان سے آخرت میں مواخذہ نہ ہو۔(صحیح بخاری) ☆ بَيْنَمَا رَجُلٌ" يَمْشِىْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ ۔ایک آدمی کسی راستے میں چل رہا تھا۔کہ اس نے راستے پر ایک کانٹوں والی ٹہنی پڑی ہوئی پائی۔تو اسے راستے سے ہٹا دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس (چھوٹے سے) عمل کو قبول فرماتے ہوئے اسے معاف کر دیا۔(صحیحین) ☆ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَمَا كَلْبٌ" يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِيٌّ" مِنْ بَغَايَا بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ ۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ایک کتا کنویں کے چاروں اطراف میں چکر کاٹ رہا تھا۔ جیسے پیاس کی شدت سے اس (کتے) کی جان نکل جانے والی ہو۔کہ! بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔اس عورت نے اپنا موزہ اُتار کر کتے کو پانی پلایا۔اور اس (عورت) کی اسی (کتے کو پانی پلانے والے) عمل کی وجہ سے مغفرت ہوگئی۔(صحیح بخاری) ☆ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ" فِىْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ ۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔جو بھی قوم (جماعت) اللہ تعالیٰ کے گھروں (مساجد) میں سے کسی گھر میں جمع ہوکر کتاب اللہ (قرآن) کی تلاوت کرتی ہے۔اور باہم اسے پڑھتی پڑھاتی ہے۔اس پر سکینت نازل ہوتی ہے۔اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ملائکہ اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ ان لوگوں میں کرتا ہے۔جو اس کے پاس رہتے ہیں۔یعنی مقربین ملائکہ میں سے۔(سنن ابی داؤد)

چند مختصر مگر جامع مستند احادیث مبارکہ

حدیث نمبر 1۔ صحیحین میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ تم میں سے کوئی شخص ایماندار (یعنی ایمان رکھنے والا۔ مومن) نہ ہوگا۔ جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے۔ جو اپنے نفس کے لیے پسند ہے۔

حدیث نمبر 2 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ جمعہ کے دن غسل ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔ **(صحیحین)**

حدیث نمبر 3۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیت میں بیج بوئے۔ پھر اس میں سے انسان، جانور یا پرند جو بھی کھاتے ہیں۔ وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ **(صحیحین)**

حدیث نمبر 4۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ جب دو مسلمان تلوار سونت کر باہم جنگ کریں۔ تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ قاتل (تو) جہنم کا حقدار ہے۔ مگر مقتول کیوں؟ فرمایا۔ کہ وہ بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ **(صحیحین)**

حدیث نمبر 5۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نیکیاں اور تمام برائیاں لکھ لی ہیں۔ پھر انہیں بیان فرما دیا ہے۔ پس اگر کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے۔ مگر اس پر عمل نہ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے (اس شخص کے لیے) ایک کامل نیکی لکھ لیتے ہیں۔ اور اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا۔ اور پھر اس کو انجام (بھی) دے لیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیوں سے لے کر سات سو بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھ لیتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے۔ اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ تو (بھی) اللہ تعالیٰ اپنے پاس ایک کامل نیکی لکھ لیتے ہیں۔ اور اگر اس (شخص) نے برائی کا ارادہ کیا۔ اور پھر اس پر عمل کیا۔ (یعنی کہ اس نے وہ برائی بھی کر ڈالی) تو اللہ تعالیٰ ایک ہی برائی لکھتے ہیں۔ **(صحیحین)**

حدیث نمبر 6 حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر فرزند آدم کو ایک پوری وادی سونے کی مل جائے۔ تو وہ یہی چاہے گا۔ کہ دو وادیاں اور (بھی) میسر آجائیں۔ قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز آدمی کا منہ نہیں بھرتی۔ اور جو شخص توبہ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (کیوں کہ موت کی یاد ہی حرص کا علاج ہے۔ جیسا کہ فرمان عالی شان ہے۔ **(صحیحین)**

الھکم التکاثر o حتی زرتم المقابر o غفلت میں رکھا تم کو بہتات کی حرص نے۔ یہاں تک کہ تم قبروں تک پہنچ گئے) القرآن

حدیث نمبر 7۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ صدق (سچائی) نیکی کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ برائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔ اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں (وہ شخص) کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ **(صحیحین)**

حدیث نمبر 8 حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص صدق کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے۔ تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقامات تک پہنچا دیں گے۔ اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر (ہی ہوئی) ہو۔ (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 9۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کرو عنقریب تاریک رات کے حصوں کے مانند فتنے ہوں گے۔ صبح کو آدمی مؤمن ہوگا۔ اور شام کو کافر یا شام کو مؤمن ہوگا۔ اور صبح کو کافر۔ دنیا کے تھوڑے سے مال کے بدلے اپنا دین فروخت کر دے گا۔

حدیث نمبر 10۔ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ ﷺ کون سے صدقے کا اجر عظیم ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ صدقہ زیادہ اجر کا مؤجب ہے۔ جو تندرستی اور صحت کی حالت میں دے۔ جب تو فقر سے ڈرتا ہو۔ اور غناء کی امید رکھتا ہو۔ اتنی مہلت نہ لے۔ کہ سانس اکھڑ جائے۔ اور تو یہ کہے۔ کہ یہ فلاں کو دے دو۔ اور یہ فلاں کو دے دو۔ وہ تو پہلے ہی فلاں کا ہو چکا۔ **(صحیحین)**

حدیث نمبر 11۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اہل خانہ، مال اور عمل۔ اہل خانہ اور مال تو واپس آجاتے ہیں۔ اور عمل (یعنی اس کی زندگی کے نیک اعمال) باقی رہتا ہے۔ (یعنی کہ مرنے والے کے ساتھ صرف اعمال رہ جاتے ہیں۔ جیسے کہ فرمانِ رب تعالیٰ ہے۔ کہ! پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی۔ وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی۔ وہ اسے دیکھ لے گا۔ (سورہ زلزال۔ آیات نمبر 7۔8)

حدیث نمبر 12۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ کسی بھی نیک عمل کو حقیر نہ سمجھو۔ اگرچہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔ (کیونکہ! مسکراہٹ بھی صدقہ ہی ہے)

حدیث نمبر 13۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوتے ہیں۔ جو کھانا کھائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ اور پانی پیئے۔ اور اللہ کی حمد کرے۔

حدیث نمبر 14۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جس نے نیکی کی

طرف رہنمائی کی اسے اس پرعمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ (کیونکہ فرمان رب متعال! **وتعا ونوا علی البر والتقوی ۔۔**) **حدیث نمبر 15**۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ کہ تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے۔ تو اسے ہاتھ سے مٹا دے۔ اگر قدرت نہ رکھتا ہو۔ تو زبان سے منع کرے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو دل سے برا سمجھے۔ یہ ایمان کا سب سے کمزور (تر) درجہ ہے۔ **حدیث نمبر16**۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ قیامت کے روز کے تمام حقوق ضرور اہل حقوق کو مل کر رہیں گے۔ حتیٰ کہ بے سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے قصاص دلایا جائے گا۔ **حدیث نمبر 17**۔ زوجۃ الرسول ؐ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو شخص کسی کی ایک بالشت زمین ظلم کرکے لے لے۔ اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر 18**۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ! کہ مسلمانوں کی باہمی الفت ومودت اور رحمت وشفقت میں مثال انسانی جسم کی سی ہے۔ اگر کسی ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے۔ تو اس کا سارا جسم بیداری اور بخار کی کیفیت میں رہتا ہے۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر 19**۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ (ہی) اس پر ظلم کرے۔ اور نہ اسے دشمن کے حوالے کرے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکالیف میں سے کسی تکلیف کو دور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر20**۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔ (1) سلام کا جواب دینا۔ (2) مریض کی عیادت کرنا۔ (3) جنازہ کے ساتھ چلنا۔ (4) دعوت کو قبول کرنا۔ (5) اور چھینکنے والا **الحمدللہ** کہے۔ تو اسے **یرحمک اللہ** کہہ کر جواب دینا۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر21**۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ کہ! میری امت کے تمام لوگوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ سوائے ان کے جو خود اپنے عیوب کا چرچا کرتے ہیں۔ ان کا چرچا یہ ہے۔ کہ آدمی رات کو کوئی برا فعل کرتا ہے۔ (جب) صبح ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر وہ کہتا ہے۔ کہ اے فلاں! میں نے رات فلاں فلاں (گناہ والا) کام کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس (کے کئے گئے گناہوں پر) پردہ ڈال دیا تھا۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ڈالے ہوئے پردہ کو چاک کر دیتا ہے۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر 22**۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے۔ اور وہ نہ آئے۔ اور شوہر اس سے ناراض ہو کر رات گزارے۔ تو فرشتے صبح ہونے تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر 23**۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے۔ تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہے۔ (صحیحین) **حدیث نمبر24**۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ ؓ دونوں بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جبرائیل امین ؑ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ! میں نے خیال کیا۔ کہ وہ اسے وارث قرار (دے) دیں گے۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر 25** حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا۔ کہ کون سا عمل اللہ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا۔ نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں (دوبارہ) نے عرض کیا۔ کہ پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے (تیسری مرتبہ) عرض کی۔ کہ پھر کون سا؟ فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر 26**۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور عرض کی! یا رسول اللہ ﷺ! میری حسن رفاقت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا! تیری ماں۔ اس نے کہا۔ کہ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا! تیری ماں۔ اس نے کہا پھر کون؟ فرمایا! تیری ماں۔ اس نے کہا کہ پھر کون؟ فرمایا۔ تیرا باپ۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر 27** حضرت انس ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو شخص چاہتا ہے۔ کہ اس کے رزق میں فراخی ہو۔ اور اسے لمبی عمر عطا ہو۔ تو وہ صلہ رحمی کرے۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر 28**۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، قتل النفس اور جھوٹی قسم۔ صحیح بخاری۔ **حدیث نمبر 29**۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے۔ کہ! رسول اللہ فرمایا۔ کہ قسم ہے اس ذات کی۔ (کہ) جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر تم گناہ نہیں کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا۔ جو گناہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے گا۔ **حدیث نمبر 30**۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ طاقتور وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے۔ طاقتور (تو درحقیقت) وہ ہے۔ جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر 31**۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے تمام کاموں میں دائیں طرف سے کام کرنا پسند تھا۔ وضو میں، کنگھی میں اور جوتے پہننے میں دائیں طرف سے ابتداء فرماتے تھے۔ **(صحیحین)** **حدیث نمبر32**۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ بن جبل ؓ، حضرت رسولِ اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! اے معاذ بن جبل ؓ میں نے عرض کیا۔ حاضر

ہوں۔ یارسول اللہ ﷺ۔آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا اے معاذؓ۔ میں نے عرض کیا۔حاضر ہوں۔اے اللہ کے رسول ﷺ۔آپ ﷺ نے (تیسری مرتبہ) فرمایا۔اے معاذؓ! میں نے عرض کیا۔حاضر اے اللہ کے رسول ﷺ! تین مرتبہ ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا۔جو شخص سچے دِل سے اس بات کی گواہی دے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔(تو) اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام کردیتا ہے۔میں نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا (میں) اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کردوں ؟ تا کہ وہ خوش ہوجائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (اگر تم یہ خوش خبری لوگوں کو سناؤ گے) تو لوگ اس (بات) پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔(اور اعمال صالحہ کرنا چھوڑ دیں گے) حضرت معاذ بن جبلؓ نے بوقتِ انتقال یہ حدیثِ نبوی ﷺ اس خیال سے بیان فرمادی تھی۔کہ کہیں حدیثِ رسول ﷺ چھپانے کے گناہ پر ان سے آخرت میں مؤاخذہ نہ ہو جائے۔(صحیحین) **حدیث نمبر33۔** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا۔آپ ﷺ فرمارہے تھے۔کہ میری اُمت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دِن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے۔تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے۔تو وہ بڑھالے (یعنی کہ اچھی طرح سے وضو کیا کرے)۔ (صحیحین) **حدیث نمبر 34۔** حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء (**Toilet**) میں جائے۔تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے۔نہ (ہی) اس کی طرف پُشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف منہ کرلو۔یا مغرب کی طرف۔ (صحیحین) **حدیث نمبر 35۔** صحیحین میں مذکور ہے کہ! حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں دیکھے گا۔یا گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔**حدیث نمبر36۔**

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ مدینے کے کسی راستے پر نبی کریم ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی۔اس وقت حضرت ابوہریرہؓ حالتِ جنابت میں تھے۔حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔کہ میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا۔اور غُسل کر کے واپس آیا۔تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا۔کہ اے ابوہریرہؓ! کہاں چلے گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔کہ میں جنابت کی حالت میں تھا۔اس لئے میں نے آپ ﷺ کے ساتھ بناء غُسل کے بیٹھنا بُرا جانا۔تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا۔ **سُبحان اللہ** مومن ہرگز نجس نہیں ہوسکتا۔ (صحیحین) **حدیث نمبر37۔** حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے۔کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔کہ کیا ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ (تو رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا۔ہاں! وضو کر کے جنابت کی حالت میں سوسکتے ہو۔ (صحیحین) **حدیث نمبر 38۔** حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ایک رنگین باریک پردہ تھا۔جسے انہوں نے اپنے گھر کے ایک طرف پردہ کے لئے لٹکا دیا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹادو۔کیونکہ اس پر نقش شدہ تصاویر مسلسل میری نماز میں خلل انداز ہوتی رہی ہیں۔(بخاری) **حدیث نمبر 39** ۔ حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے۔تو اپنے بازوؤں کے درمیان اس قدر کشادگی کر دیتے۔کہ دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔ (صحیحین) **حدیث نمبر40** ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو۔اور انہیں بالکل مقبرہ مت بنالو۔ (غالبًا اسی لئے علمائے کرام اور اولیائے عظام فرائض کے علاوہ سنن ونوافل گھروں میں جاکر ادا کرتے ہیں) (صحیحین) **حدیث نمبر .41** حضرت ابوقتادہ سلمیؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو۔تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔(اگر چہ فرض نماز سے ابھی کچھ وقت باقی ہو)۔(صحیحین) **حدیث نمبر 42۔** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہا کہ! میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سُنا۔آپ ﷺ فرماتے تھے۔اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو۔اور وہ (شخص) روزانہ اُس (نہر) میں پانچ مرتبہ نہائے۔تو تمہارا کیا گمان ہے؟ کیا اُس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے (جوابًا) عرض کیا۔نہیں یارسول اللہ ﷺ۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے۔اللہ تعالیٰ اِن کے ذریعے سے گناہوں کو مِٹا دیتا ہے۔ (صحیحین) **حدیث نمبر 43** ۔ صحیح بخاری، جامع ترمذی اور تینوں سنن میں ہے۔کہ! حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! جو شخص اذان کی آواز سن کر یہ کہے۔ **اللھم رب ھذہ الدعوۃ التآمۃ.والصلاۃ القائمۃ ، آت محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ. وابعثہ مقا ما محمودا ن الذی وعدتہ۔** اُسے قیامت کے دِن میری شفاعت ملے گی۔ (انشاءاللہ)۔**حدیث نمبر 44** ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! ایک شخص کہیں جارہا تھا۔راستے میں اِس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی۔ پس اِسے راستے سے دور کردیا۔اللہ تعالیٰ (اِس شخص کی صِرف اسی ایک چھوٹی سی نیکی پر) راضی ہوگیا۔اور اِس کی بخشش کردی۔(سبحان اللہ)۔ (صحیحین) **حدیث نمبر 45** ۔ حضرت انس بن مالکؓ ہی سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! جب شام کا کھانا حاضِر کیا جائے۔تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لو۔اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو۔ (صحیحین) **حدیث نمبر 46** ۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔البتہ یہ ہے۔کہ! آپ ﷺ نے فرمایا۔تُم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے۔لیکن لوگو! تُم اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو۔

کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے۔ جو اِس کے گھر میں ہو۔مگر فرض نماز۔ (البتہ فرض نماز کو مسجد میں ہی پڑھنا ضروری ہے) (**صحیحین**) **حدیث نمبر 47** ۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا۔کہ! میں گواہ ہوں۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جمعہ کے دِن ہر جوان پر غُسل ، مِسواک اورخوشبو لگانا ، اگر میسر ہو (تو) ضروری ہے۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 48** ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! اگر مجھے میری اُمت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا۔تو میں ہر نماز کے لئے اِن کو مِسواک کا حکم دے دیتا۔ (**صحیحین. مسند احمد**) **حدیث نمبر 49** ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے۔تو کھڑا ہو جائے۔ خواہ اِس (جنازے) کے ساتھ جانے کا قصد نہ رکھتا ہو۔ یہاں تک کہ وہ گُزر جائے یا گُزرنے سے پہلے رکھ دیا جائے۔(صحیحین میں ایک اور آنحضرت ﷺ کا واقعہ ہے۔کہ آپ ﷺ ایک یہودی کے جنازے کو دیکھ کر بھی کھڑے ہو گئے۔اور آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو بھی حکم فرمایا تھا۔کہ! جب تم لوگ جنازہ دیکھو۔تو کھڑے ہو جایا کرو) (**صحیحین**) **حدیث نمبر 50** ۔حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔(جو) آدمی کو کھانے پینے اور سونے (ہر ایک چیز) سے روک دیتا ہے۔اس لئے جب کوئی اپنی ضرورت پوری کر چکے۔تو فوراً گھر واپس آ جائے۔ (**صحیحین** ۔ مسند احمد) **حدیث نمبر 51** ۔ صحیح بخاری اور سنن نسائی میں ہے۔کہ! حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔کہ انسان کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔کہ جو اس نے حاصل کیا۔وہ حلال سے ہے یا حرام سے ہے۔ (**صحیحین. سنن نسائی**) **حدیث نمبر 52** ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ! انہوں نے بیان کیا۔کہ میں نے پوچھا۔یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں۔میں ان دونوں میں سے کِس کے پاس ہدیہ بھیجوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔جِس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔(صحیح بخاری، سننِ ثلثہ) **حدیث نمبر 53** ۔ صحیحین ، جامع ترمذی اور سنن نسائی میں ہے۔کہ! حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! اللہ تعالی کے یہاں سب سے زیادہ **ناپسندیدہ** وہ آدمی ہے۔ جو سخت جھگڑالو ہو۔(**صحیحین**) **حدیث نمبر 54** ۔ صحیحین ، جامع ترمذی ، ابوداؤد اور سنن نسائی میں ہے۔کہ! حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔انہوں نے بیان کیا۔کہ نبی کریم ﷺ سے سُنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا۔وہ شہید ہے۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 55** ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے۔کہ! حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے۔تو اللہ تعالی ہی کی قسم کھائے۔ ورنہ خاموش رہے۔(**صحیحین**) **حدیث نمبر 56** ۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! طاعون کی موت ہر مسلمان کے لئے شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 57** ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے۔کہ! حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! بخار جہنم کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 58** ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے۔کہ! حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا تھا۔اور فرمایا ، اِس (یعنی گرگٹ) نے حضرت سیدِنا ابراہیمؑ کی آگ پر پھونکا تھا۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 59** ۔حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! قرآن مجید اُس وقت تک پڑھو۔ جب تک اس میں دل لگے۔ جب دل اُچاٹ ہونے لگے۔تو پڑھنا بند کر دو۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 60** ۔ حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔میں نے اپنے بعد مَردوں کے لئے عورتوں کے فِتنے سے بڑھ کر نقصان دینے والا اور کوئی فِتنہ نہیں چھوڑا ہے۔ (**صحیحین. ترمذی. ابن ماجه**) **حدیث نمبر 61** ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے۔کہ! حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالی کو غیرت آتی ہے۔اور اللہ تعالی کو اُس وقت غیرت آتی ہے۔ جب بندہ مومن وہ کام کرے۔جِسے اللہ تعالی نے حرام کیا ہو۔(**صحیحین**) **حدیث نمبر 62** ۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔انہوں نے بیان کیا۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔یا رات بھر عبادت اور دن کو روزہ رکھنے والوں کے برابر ہے۔(**صحیحین**) **حدیث نمبر 63** ۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا ہے۔کہ! جب کوئی شخص کھانا کھا لے۔تو انگلیاں چاٹ لینے یا انہیں کسی اور کے چاٹ لینے سے پہلے (کسی چیز سے) صاف نہ کرے۔(**صحیحین**) **حدیث نمبر 64** ۔حضرت انسؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 65** ۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔کہ! قیامت کے دن میری اُمت اِس حالت میں بُلائی جائے گی۔کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے۔تو جس سے ہو سکے۔ چمک زیادہ کرے۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 66** ۔ جامع ترمذی میں ہے۔کہ! حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔کہ! جو شخص وضو پر وضو کرے۔اس کے لئے دس **10** نیکیاں لکھی جائیں گی۔ **حدیث نمبر 67** ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ جب جنابت کا غُسل فرماتے۔تو

ابتداء یوں کرتے ۔ کہ! پہلے ہاتھ دھوتے ۔ پھر نماز کا سا وضو کرتے ۔ پھر اُنگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے ۔ پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے ۔ پھر تمام جلد مبارک پر پانی بہاتے ۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 68** ۔ حضرت ام المؤمنین ؓ فرماتی ہیں ۔ کہ! نبی کریم ﷺ غُسل کے بعد وضونہیں فرماتے ۔ (سنن اربعہ) **حدیث نمبر 69** ۔ صحیح مُسلم میں ہے ۔ کہ! حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ۔ کہ نبی کریم ﷺ ارشادفرماتے ہیں ۔ کہ! پانچ نمازیں اور جُمعہ سے جُمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مِٹا دیتے ہیں ۔ جو اِن کے درمیان ہوں ۔ جب کہ کبائر (گناہ کبیرہ) سے بچا جائے ۔ **حدیث نمبر 70** ۔ حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے ۔ کہ ایک صاحب سے ایک گناہ سرزد ہوا ۔ حاضر ہو کر عرض کی ۔ اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ **وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ** o (سورہ ھود آیت نمبر **114**) نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں ۔ نیکیاں گناہوں کو دُور کرتی ہیں ۔ یہ نصیحت ہے ۔ نصیحت ماننے والوں کے لئے ۔ انہوں نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ ﷺ ! کیا یہ خاص میرے لئے ہے؟ فرمایا ۔ میری تمام اُمت کے لئے ۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 71** ۔ حضرت ابنِ مسعودؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ۔ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا ۔ وقت کے اندر نماز ۔ میں نے عرض کی ۔ پھر ؟ فرمایا ۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا ۔ میں نے عرض کی ۔ پھر کیا ؟ فرمایا ۔ راہِ خُدا میں جہاد کرنا ۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 72** ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے ۔ کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔ کہ! صفیں برابر کرو ۔ کہ صفیں برابر کرنا (بھی) تمام نماز سے ہے ۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 73** ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے ۔ کہ نبی کریم ﷺ ارشادفرماتے ہیں ۔ کہ! سب سے بڑھ کر نماز میں اس کو ثواب ہے ۔ جو زیادہ دور سے چل کر آئے ۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 74** ۔ صحیح مُسلم شریف میں ہے ۔ کہ! حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے ۔ کہ نبی کریم ﷺ ارشادفرماتے ہیں ۔ کہ! مجھ پر میری اُمت کے اچھے بُرے تمام اعمال پیش کئے گئے ۔ نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستے سے دور کرنا پایا ۔ اور بُرے اعمال میں مسجد میں تھوک ۔ کہ زائل نہ کیا گیا ہو ۔ **حدیث نمبر 75** ۔ صحیح مسلم، صحیح ابن حبان وغیرہا میں ہے ۔ کہ! حضرت وائل حضرمیؓ بیان کرتے ہیں ۔ کہ حضرت طارق بن سوید جعفیؓ نے نبی مکرم ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا ۔ تو آپ ﷺ نے انہیں (حضرت طارق بن سوید جعفیؓ) منع فرما دیا ۔ (یا شاید) اِس بات پر ناپسندیدگی کا اِظہار فرمایا ۔ کہ وہ (حضرت طارق بن سوید جعفیؓ) شراب بنائے ۔ تو اُنہوں (حضرت طارق بن سوید جعفیؓ) نے عرض کیا ۔ کہ اس (شراب) کو دواء (بنانے کے لئے) بناتا ہوں ۔ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا ۔ یہ دواء نہیں (بلکہ) داء (بیماری) ہے ۔ ﴿ قارئینِ کتاب ہذا کی خدمت اقدس میں نہایت ادب سے عرض ہے ۔ کہ دورِ حاضر میں تقریباً جملہ قسم کی دوائیوں اور خوشبوؤں (**Scents**) میں الکحل (ہلکی شراب) کا کثرت سے استعمال پایا جاتا ہے ۔ سادہ لوح اور پڑھے لکھے افراد بہت شوق سے استعمال کرتے ہیں ﴾ **حدیث نمبر 76** ۔ حضرت نبی کریم ﷺ ارشادفرماتے ہیں ۔ کہ! جب کوئی شخص کھانا کھانے لگے ۔ تو اُسے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیئے ۔ اور جب کچھ پیئے ۔ تو دائیں ہاتھ سے پینا چاہیئے ۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ۔ اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے ۔ (صحیح مسلم) **حدیث نمبر 77** ۔ صحیح مُسلم شریف، جامع ترمذی، سنن ابنِ ماجہ، مسند احمد، دارمی و دیگر کتبِ حدیث میں ہے ۔ کہ! حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے ۔ کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے ۔ **حدیث نمبر 78** صحیحین، جامع ترمذی، صحیح ابن حبان، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی و دیگر کتبِ حدیث میں ہے ۔ کہ! حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ۔ کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آبِ زم زم پیش کیا ۔ تو آپ ﷺ نے اُسے کھڑے ہو کر پیا ۔ **حدیث نمبر 79** ۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ۔ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں دودھ پیش کیا گیا ۔ جس میں پانی مِلا ہوا تھا ۔ آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا ۔ اور بائیں طرف حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ تھے ۔ آپ ﷺ نے اِسے (دودھ کو) پیا اور پھر اسے دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشادفرمایا ۔ دائیں طرف والے کا پہلے حق ہے ۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 80** ۔ نبی کریم ﷺ ارشادفرماتے ہیں ۔ کہ! صبر صِرف پہلے صدمہ کے وقت ہے ۔ یعنی جب مصیبت پہنچے ۔ اس وقت صبر کرنے سے صبر کا درجہ حاصل ہوتا ہے ۔ بعد میں نہیں ۔ **حدیث نمبر 81** ۔ صحیحین (بخاری و مسلم)، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم و دیگر کتبِ حدیث میں ہے ۔ کہ! حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے ۔ کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا ۔ یہ کفار کا لباس ہے ۔ اِسے نہ پہنو ۔ **حدیث نمبر 82** ۔ حضرت ابنِ عمرؓ بیان کرتے ہیں ۔ ایک مرتبہ میں نبی مکرم سید المرسلین ﷺ کے سامنے سے گزرا ۔ اس وقت میرا تہبند گھسٹ رہا تھا ۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا ۔ عبداللہؓ اپنا تہبند اوپر کرو ۔ میں نے اِسے اوپر کیا ۔ آپ ﷺ نے فرمایا ۔ ''اور'' (تو میں نے اور) اوپر کیا ۔ یہاں تک کہ حاضرین میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا ۔ کتنا اوپر کرے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔ ''نصف پنڈلیوں تک'' ۔ (مسلم) **حدیث نمبر 83** ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج بھی پیدا کیا ہے ۔ (**صحیحین**) **حدیث نمبر 84** بمطابق **صحیح بخاری شریف**) اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے ۔ تو میں اسے دیتا ہوں ۔ اور وہ برائیوں اور مکروہات سے میری پناہ چاہتا ہے ۔ تو

میں اسے پناہ دیتا ہوں۔اور جس کام کو میں کرنے والا ہوں۔اس میں اس طرح تردد نہیں کرتا۔جس طرح کہ میں بندہ ءمومن کی جان قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں۔کیونکہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا۔حالانکہ اس کی ناپسندیدگی کو میں ناپسند کرتا ہوں۔اور موت سے (تو) کسی حال میں مفر نہیں ہے۔ **حدیث نمبر** 85۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔سب سے افضل (ترین) اعمال وقت پر نماز پڑھنا اور والدین سے حسنِ سلوک کرنا ہیں۔مسلم **حدیث نمبر 86**۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! جب تک تم اپنے مصلے پر جہاں پر تم نے نماز پڑھی۔ بیٹھے رہو۔اور ریاح خارج نہ کرو۔تو ملائکہ تم پر برابر (مسلسل) درود بھیجتے رہتے ہیں۔اور کہتے ہیں۔ **اللھم اغفر له ۔ اللھم ارحمه** ۔ اے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما۔(صحیح بخاری) **حدیث نمبر 87**۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! روز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین بندہ وہ ہوگا۔جو اپنی بیوی کے ساتھ رازدارانہ تنہائی اختیار کرے۔ازواجی تعلق قائم کرلے۔اور پھر اسے باہر بیان کرتا پھرے۔(صحیح مسلم) **حدیث نمبر 88**۔ ایک دیہاتی نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے کہا۔یا رسول اللہ ﷺ! میرے اوپر اسلام کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہو چکی ہیں۔اسی لئے آپ ﷺ مجھے کوئی (ایک) ایسا عمل بتا دیجئے۔جس کو میں پابندی سے کرتا رہوں۔(تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ! اپنی زبان کو ہمیشہ ذکر کے ساتھ تر رکھ۔(المستدرک للحاکم) **حدیث نمبر** 89۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔یا رسول اللہ ﷺ! کون لوگ یا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ (تو) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ترین لوگ وہ ہیں۔جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچانے والے ہوں۔اور محبوب ترین عمل وہ خوشی اور راحت ہے۔جو تم کسی مسلمان کے دل کو پہنچاؤ۔یا اس کے غم کو زائل کرو۔یا اس کا قرض ادا کرو۔یا اس کی بھوک مٹاؤ۔(طبرانی) **حدیث نمبر 90**۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! اچھا اخلاق اور طویل خاموشی کو (اپنے لئے) لازم کرلو۔اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔مخلوق نے ان دونوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا۔(السلسلۃ الاحادیثِ صحیحہ) **حدیث نمبر 91**۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! ساری اُمت جنت میں جائے گی بجز اُن کے جنہوں نے انکار کیا۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا۔جو میری اطاعت کرے گا۔وہ جنت میں داخل ہوگا۔اور جو میری نافرمانی کرے گا۔(تو گویا) اُس نے انکار کیا۔(صحیح بخاری) **حدیث نمبر 92**۔ جسے محبت نہیں۔اُسے ایمان (حاصل) نہیں۔(یہ جملہ آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا) **حدیث نمبر 93**۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے۔کہ مریض کی عیادت یہ ہے۔کہ تم اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر حال دریافت کرو۔ **حدیث نمبر 94**۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔کہ! مریض سے دریافت کیا جائے۔کہ اس نے رات کیسے گزاری۔اور دن کیسے بسر کیا۔ **حدیث نمبر 95**۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔کہ! نیکی سے محبت اور برائی سے عداوت ایمان ہے۔ **حدیث نمبر 96** آنحضرت نبی مکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوشحال رکھے۔جو میرا کلام سن کر اسے یاد رکھے۔اور دل کی گہرائیوں میں محفوظ کرتے ہوئے دوسروں تک پہنچا دے۔پس بعض حامل فقہ خود فقیہہ نہیں ہوتے۔اور بعض فقیہ تک لے جاتے ہیں۔ **حدیث نمبر 97**۔ جب آپ ﷺ دل ہی دل میں آخری سانسیں لے رہے تھے۔اور آپؐ کی زبانِ مبارک پر بھی جاری وساری تھے۔وہ (نصیحت) یہ تھی۔☆ نماز کی پابندی کرنا۔☆ نماز کی پابندی کرنا۔☆ اور اپنے زیرِ نگرانی افراد کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔ (مسندِ احمد۔صحیح ابنِ حبان) **حدیث نمبر 98**۔ حضرت ام المؤمنین ام اسلمہؓ اور حضرت انسؓ کا بیان ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت ،جب آپؐ دل ہی دل میں آخری سانسیں لے رہے تھے۔اور آپؐ کی زبانِ مبارک پر بھی جاری وساری تھے۔وہ (نصیحت) یہ تھی۔ ☆ نماز کی پابندی کرنا۔☆ نماز کی پابندی کرنا۔☆ اور اپنے زیرِ نگرانی افراد کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔(مسندِ احمد۔ صحیح ابنِ حبان) **حدیث نمبر 99**۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں۔کہ! رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا۔نماز کی پابندی کرنا۔ نماز کی پابندی کرنا۔اور اپنے زیرِ نگرانی افراد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔(سنن ابوداؤد۔ مسند احمد۔ سنن ابنِ ماجہ) **حدیث نمبر 100**۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔اور نہ ہی اس کی مدد (کرنا) چھوڑتا ہے۔جو مسلمان اپنے (دوسرے) مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرے گا۔تو اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت سختیوں میں سے کوئی سختی دور فرمائے گا۔اور جو کوئی کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا۔(یعنی کسی کے عیب چھپائے گا) تو اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔(صحیح بخاری) **حدیث نمبر 101**۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ہر ماہ تین روزے رکھنا گویا ساری عمر روزے رکھنا ہے۔ (بخاری) **حدیث نمبر 102**۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔کہ! آنحضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ **اللھم انی اسئلک الھدیٰ والتقی والعفاف والغنی** ۔ اے اللہ تعالیٰ! مَیں تجھ سے ہدایت، تقوٰی، پاک دامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔(صحیح مسلم) **حدیث نمبر 103**۔ حضرت طارق اشجعیؓ نے آنحضرت نبی مکرم ﷺ سے سنا۔جب ایک شخص نے آکر عرض کی۔اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ! جب مَیں اپنے رب سے مانگوں۔تو کیا مانگوں؟ آنحضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔**اللھم اغفرلی وارحمنی و عافنی وارزقنی** (اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت بخش دے اور مجھے رزق عطا فرما) یہ کلمات تیرے لئے تیری دُنیا وآخرت کے لئے جمع کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح مسلم) **حدیث نمبر 104**۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔جس کی

سواری جنگل میں گم ہونے کے بعد مل گئی ہو۔(یعنی جتنی خوشی اسے ہوگی۔تو بہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوگی) (صحیح بخاری) **حدیث نمبر 105** ۔ حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے۔کہ! مَیں نے حضرت رسولِ مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔کہ! جس شخص نے باجماعت نمازِ عشاء ادا کی۔گویا اس نے آدھی رات کا قیام کیا۔اور پھر نمازِ فجر باجماعت ادا کی۔تو گویا اس نے ساری رات نماز میں گزار دی۔ (صحیح مسلم) **حدیث نمبر 106** ۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے۔کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔یہودی اور عیسائی خضاب استعمال نہیں کرتے۔تم ان کی مخالفت کرو۔(یعنی خضاب استعمال کرو)۔ (صحیحین) **حدیث نمبر 107** ۔ حضرت ابو طلحہؓ روایت ہے۔کہ مَیں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔جس گھر میں کتا یا تصویر ہو۔اس (گھر) میں ملائکہ داخل نہیں ہوتے۔ (صحیحین) **حدیث نمبر 108** ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے۔کہ مَیں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔قیامت کے دن شدید ترین عذاب کے مستحق اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصاویر بنانے والے لوگ ہوں گے۔ (صحیحین) **حدیث نمبر 109** ۔ حضرت انسؓ بچوں کے قریب سے گزرے۔تو آپؓ نے انہیں سلام کیا۔اور کہا۔حضرت نبی کریم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔ **حدیث نمبر 110** ۔ حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں۔کہ! حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔نماز وقت پر ادا کرو۔(صحیح مسلم) **حدیث نمبر 111** ۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم میں سے نماز پڑھنے میں کسی شخص کے سامنے سے کوئی گزرے۔تو اسے گزرنے سے روکے۔اگر وہ نہ رکے۔تو پھر روکے۔اور اگر اَب بھی نہ رکے۔تو اس سے لڑے (کہ) وہ شیطان ہے۔(بخاری) **حدیث نمبر 112** ۔۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔جو شخص اپنے بستر پر آئے۔اور یہ ارادہ رکھتا ہو۔کہ رات میں اُٹھ کر نماز پڑھے گا۔پھر اسے ایسی نیند آئی۔کہ صبح ہوگئی۔تو اس کا ثواب اس کی نیت کے مطابق لکھا جائے گا۔اور اس کا سونا اس کے رب کی جانب سے اس پر صدقہ ہوگا۔(ابنِ ماجہ) **حدیث نمبر 113** ۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔(کوئی بندہ) اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے۔اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا۔مگر اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے۔اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا۔لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔(بخاری) **حدیث نمبر 114** ۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے۔جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے۔اور کنواری لڑکی کا نکاح (بھی) اُس وقت تک نہ کیا جائے۔جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔(بخاری) **حدیث نمبر 115** ۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔جب دو آدمی آپس میں گالم گلوچ کریں۔تو گناہ ابتداء کرنے والے پر ہی ہوگا۔جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔(مسلم) **حدیث نمبر 116** ۔ رسولِ کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا گیا۔کہ! انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نظر آنے والا فرق نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔(مسلم) **حدیث نمبر 117** ۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔جب تم میں سے کسی آدمی کے سامنے شام کا کھانا رکھ دیا جائے۔اور نماز بھی کھڑی ہونے لگے۔تو پہلے شام کا کھانا کھا لو۔اور جلدی نہ کرو۔جب تک کہ کھانے سے فارغ نہ ہو جاؤ۔(مسلم) **حدیث نمبر 118** ۔ رسولِ کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو خطاب فرمایا۔(پہلے) اللہ تعالیٰ کو اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا۔تم میں سے پہلے کے لوگ اسی لئے ہلاک ہوگئے۔کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا۔تو اسے چھوڑ دیتے۔لیکن اگر کوئی کمزور چوری کر لیتا۔تو اس پر حد قائم کر دیتے۔اور اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کر لے۔تو میں اس کا (بھی) ہاتھ کاٹوں گا۔(بخاری) **حدیث نمبر 119** ۔ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر آیا۔جسے نماز میں کچھ شبہ ریح (ہوا) نکلنے کا ہو جاتا ہے۔آیا اسے نماز توڑ دینی چاہیئے ؟ فرمایا۔کہ نہیں۔جب تک وہ آواز نہ سن لے۔یا بدبو محسوس نہ کر لے۔(بخاری) **حدیث نمبر 120** ۔حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں۔کہ! مَیں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔آدمی (جب کوئی نماز پڑھ کر) لوٹتا ہے۔تو اسے اپنی نماز کے ثواب کا صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا اور آدھا ہی حصہ ملتا ہے۔ (سنن ابوداؤد)

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا   کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں

پانچ لاکھ میں سے صرف پانچ احادیث نبوی ﷺ کا انتخاب

ملفوظاتِ امامِ اعظم ابو حنیفہ میں ہے۔کہ اُنہوں نے پانچ لاکھ احادیثِ نبویہ ﷺ میں سے صِرف پانچ احادیثِ نبویہ ﷺ کو مُنتخب فرمایا۔

1 اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔اور ہر ایک کے لئے وہی ہے۔جس کی اس نے نیت کی۔(صحیح بُخاری) 2 انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے۔کہ وہ فضول باتیں چھوڑ دے۔ (جامع ترمذی) 3 تم میں سے کوئی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا۔جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے۔جو اپنے لئے کرتا ہے۔ 4 بے شک حلال بھی واضح ہے۔اور حرام بھی واضح ہے۔اور ان دونوں کے درمیان مُشتبہ چیزیں ہیں۔جن کے مُتعلق بہت سے لوگ نہیں جانتے۔جو مشتبہ چیزوں سے بچا۔اس نے اپنی عزت اور اپنا دین بچا لیا۔اور جو مشتبہ چیزوں میں پڑا۔وہ حرام میں مُبتلا ہوا۔(بلکہ) وہ اس چرواہے کی مانند ہے۔جو چراگاہ کے قریب اپنا ریوڑ چراتا ہے۔اس کے چراگاہ میں چلے جانے کا اندیشہ ہے۔سُن لو! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی۔اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اُس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ خبردار! **جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا** ہے۔جب وہ سنور جائے۔تو سارا جسم سنور جاتا ہے۔اور جب وہ خراب ہو جائے۔تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔اور وہ (لوتھڑا) قلب ہے۔(صحیح بُخاری) 5۔ مسلمان وہ ہے۔جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(صحیح بُخاری)

انتھائی مفید احادیث رسول اللہ ﷺ

☆ تم میں بہتر لوگ وہ ہیں۔ جو لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں۔ (**خیر الناس من ینفع الناس** ☆ ایمان کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ صبر اور ایک حصہ شکر ہے۔ ☆ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے۔ جو سر کو بدن سے۔ ☆ جو مخلوق سے عزت چاہے۔ وہ ذلیل ہے۔ ☆ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ☆ اپنے ماں باپ سے منہ نہ پھیرو۔ جس نے اپنے باپ سے منہ پھیرا۔ اس نے کفر کیا۔ ☆ اولاد کا اپنے والدین کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ ☆ مومن کا زیور وہاں تک ہوگا۔ جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچتا ہے۔ ☆ محفلوں کی باتیں امانت ہیں۔ ☆ جس سے مشورہ لیا جائے۔ وہ بات کا امین ہے۔ ☆ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ ☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے۔ کہ! حضور نبی مکرم ﷺ جب کبھی بیمار ہوتے۔ تو حضرت جبرائیل امینؑ انہیں یہ (دُعائیہ کلمات) پڑھ کر دَم کرتے۔ **بسم الله ارقیک من کل دآء یشفیک من شر حاسد اذا حسد و من شر کل ذی عین** ☆ جنت کی قیمت'' **لا اله الا الله** ''ہے۔ (**ثمن الجنة لا اله الا الله**۔) ☆ جس کا آخری کلام **لا اله الا الله** ہے۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (انشاءاللہ) ☆ افضل الذکر'' **لا اله الا الله محمد رسول الله** '' سے شیطان کو دبلا کرو۔ کیونکہ! شیطان اس سے دبلا ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی اپنے شریر اونٹ کو بکثرت سوار ہونے اور بکثرت بوجھ لادنے سے دبلا کرتا ہے۔ ☆ مَیں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں۔ ☆ حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے۔ ☆ ہر نیکی صدقہ ہے۔ ☆ اپنے شر سے دوسروں کو محفوظ رکھیں۔ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔ ☆ بُرائی کو چھوڑنا صدقہ ہے۔ ☆ (جو کوئی) برائی سے رُک جائے۔ (تو) اس کے لئے یہ بھی صدقہ ہے۔ ☆ اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ ☆ جماعت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور تفرقہ عذاب کا موجب ہوتا ہے۔ ☆ جب تمھارے پاس حیاء ہی نہ رہی۔ تو جو دل میں آئے۔ کر گزرو۔ ☆ ☆ اپنے آپ کو آرزو سے بچاؤ۔ کیونکہ وہ (تو) حماقتوں کا جنگل ہے۔ ☆ اگر ایمان والے کا خوف اور اُمید تولے جائیں۔ تو دونوں برابر اُتریں گے۔ ☆ مصائب کو چھپانا عرش کے خزانوں میں سے ایک (بہت عظیم) خزانہ ہے۔ ☆ تمھاری بیماری گناہ ہیں۔ اور تمھاری توبہ تمہاری دوا ہے۔ ☆ کسی مومن کو ستانا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کے شہید کر دینے سے پندرہ گنا زیادہ (بڑا) گناہ ہے۔ ☆ ایک آدمی نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے رشتہ دار ہیں۔ میں (جب) ان سے ملتا ہوں۔ وہ مجھ سے دور ہوتے ہیں۔ میں (جب) ان سے نیکی کرتا ہوں۔ وہ مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ میں حلم و بردباری والا ہوں۔ وہ جاہل قسم کے لوگ ہیں۔ (تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس طرح سے تم کہہ رہے ہو۔ اگر واقعی معاملہ اسی طرح سے ہے۔ تو گویا تم نے ان (رشتہ داروں) کے منہ میں خاک ڈال رہے ہو۔ اور (جب تک تم ان کے ساتھ اسی طرح نیکیاں کرتے رہو گے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ گویا تم اسے دیکھتے ہو۔ اگر تم اسے نہیں دیکھتے۔ تو وہ تمھیں دیکھتا ہے۔ ☆ جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرتا ہے۔ فقر اس کی طرف پانی کے بہاؤ سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے۔ ☆ جو شخص کسی مال دار کے مال کی خواہش لئے اس کی تعظیم کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھا۔ اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔ ☆ ایمان والا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی جو عنایتیں دیکھتا ہے۔ پھر یہی تمنا کرتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک لمحہ لئے بھی نہ ٹھہرتا۔ ☆ آنکھیں بھی (ضرور) زِنا کرتی ہیں۔ اور ان کا زِنا حرام (یعنی غیر محرم) عورتوں کی طرف دیکھنا ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کو نعمت عطا کرتا ہے۔ تو اس سے اپنی نعمت کا اظہار چاہتا ہے۔ ☆ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ☆ علم عمل کو بلاتا ہے۔ عمل اگر اسے جواب دے۔ تو علم ٹھہر جاتا ہے۔ ورنہ علم جاتا رہتا ہے۔ اور اس (علم) کی برکت (بھی) جاتی رہتی ہے۔ ☆ فقہ حاصل کر۔ پھر گوشہ نشیں ہو (**تفقه ثم اعتزل**) ☆ عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے۔ جیسے (کہ تم) چاند اور سورج کو دیکھتے ہو۔ ☆ قیامت کے دن آواز دینے والا آواز دے گا۔ کہاں ہیں ظالم اور کہاں ہیں اس کی مدد کرنے والے ؟ کہاں ہیں وہ ؟ جنہوں نے ان کے لئے قلم تیار کیا تھا ؟ اور کہاں ہیں وہ ؟ جنہوں نے ان کی دوات میں صوف ڈالا تھا ؟ ان سب کو اکٹھا کرو۔ اور آگ کے صندوق میں بند کر دو۔ ☆ جب کسی پر ظلم ہو۔ اور کوئی اس کی مدد کرنے والا نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے مظلوم بندے! میں ضرور تیری مدد کروں گا۔ اگر چہ کچھ دیر بعد۔ ☆ بیماروں کی عیادت کرو۔ اور جنازوں میں شرکت کیا کرو۔ کیونکہ! یہ تمھیں آخرت کی یاد دلائیں گے۔ ☆ اور میں تم سے ملنے کا بہت شوق رکھتا ہوں۔ (حدیثِ قدسی) ☆ اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ۔ اور اپنا کپڑا ایمان والوں کو پہناؤ۔ ☆ میرا قرب حاصل کرنے والوں نے فرائض کو اچھی طرح سے ادا کر کے میری قربت حاصل کی۔ میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ (میں) جب اسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور مددگار ہو جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ سنتا ہے۔ میرے ساتھ دیکھتا ہے۔ اور میرے ساتھ پکڑتا ہے۔ اور وہ اپنے سب کاموں کو اللہ تعالیٰ ہی سے دیکھتا اور سمجھتا ہے۔ (حدیثِ قدسی) ☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت جہالت سے کرے گا۔ تو (وہ شخص اس) جہالت کی وجہ سے اصلاح کی نسبت فساد زیادہ کرے گا۔ ☆ پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرو۔ پھر اپنے اہلِ خانہ کی۔ ☆ قرابت دار محتاج ہوں۔ تو غیر کو صدقہ دینے کا کچھ اجر نہیں۔ ☆ اللہ تعالیٰ جب کسی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔ اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اور اس کے نفس کے عیوب اسے دکھا دیتا ہے۔ ☆ ہر صنعت میں اس کے ماہروں سے مدد لیا کرو۔ ☆ جو شخص ایک رات بیمار پڑا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے راضی (بھی رہا)۔ اور جس بیماری سے دوچار رہا۔ اس پر صبر کیا۔ تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے (کہ) اُس دن پاک تھا۔ جب پیدائش کے وقت اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔ ☆ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ (کہ) حضرت معاذؓ ہمیں کہتے ہیں۔ آؤ۔ ایک گھڑی ٹھہرو۔ ایمان لائیں۔ کیا ہم ایمان والے نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ معاذؓ کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ ☆ اور جو یہ چاہے۔ کہ وہ سب سے زیادہ غنی ہو جائے۔ اسے چاہیئے۔ کہ وہ اپنی دسترس کی چیزوں کے بجائے ان چیزوں پر بھروسہ کرے۔ جو دستِ قدرت کے قبضے میں ہیں۔ ☆ دنیا

ایمان والے کے لئے زندان ہے۔(الدنیا سجن المومن)☆ جیسے کہ دنیا تھی ہی نہیں۔ جیسے کہ آخرت سدا سے ہے۔☆ اللہ تعالیٰ کو پہچان لینے والے کو بولنے سے روک دیا جاتا ہے۔ ☆ جب تو صبح کرے۔ تو اپنے نفس سے شام کی بات نہ کر۔ اور جب شام کرے۔ تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کر۔ کیونکہ! تجھے نہیں معلوم کہ کل تیرا نام کیا ہوگا ؟ (زندہ یا مردہ)☆ جس نے دنیا سے محبت کی۔ اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا۔ اور جس نے آخرت سے محبت کی۔ اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا۔☆ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے سوا مومن کے لئے راحت نہیں۔ ☆ جو اپنے کھانے پینے میں حلال وحرام کی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔ کہ اسے دوزخ کے دروازوں میں سے کس دروازے سے داخل کرے۔☆ لوگوں کی دل جوئی کرنا صدقہ ہے۔☆ کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔☆ مومن کا چہرہ مسکراتا ہوا ہوتا ہے۔ جبکہ دل غم سے معمور۔☆ جو اپنے علم پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسا علم بتاتا ہے۔ جسے وہ نہیں جانتا۔☆ جس نے علم سیکھا۔ اور اس پر عمل کیا۔ اوروں کو سکھایا۔ (تو) ملکوتِ اعلیٰ میں اسے ''عظیم'' پکارا جائے گا۔☆ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا ہوں۔ اور سب سے زیادہ خوف رکھنے والا ہوں۔☆ جہاں تک ہو سکے۔ دُنیا کے غموں سے فارغ ہو جاؤ۔☆ جب بندہ اپنے عمل کو آخرت کے لئے آرائش کرتا ہے۔ اور اس کا مقصود وارادہ آخرت نہیں ہوتا۔ تو اس کے نام ونسب کے ساتھ آسمانوں پر لعنت کی جاتی ہے۔☆ آپ ﷺ ادھر نظر نہ ڈالئے۔ کہ انہیں ان کی عورتوں سے نفع دیا۔ دُنیا کی زینت محض ان کی آزمائش کے لئے ہے۔☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ گویا وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں دیکھتے۔ تو وہ (تو تمھیں یقیناً) دیکھتا ہے۔☆ جو اللہ تعالیٰ کے لئے جھکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے۔ اور جو تکبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے پست کرتا ہے۔☆ ایمان والا اگر پہاڑ کی چوٹی پر ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی تعلیم کے لئے وہاں بھی عالم کو بھیج دے گا۔☆ مجھے اپنی اُمت پر خوف نہیں۔ مگر مجھے منافق کے چرب زبان کا خوف ہے۔☆ تم میں سے کوئی عمل کرنے والا جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک گز یا کچھ زائد کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اسے بدبختی آ لیتی ہے۔ اور وہ اہلِ دوزخ میں سے ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز یا کچھ زائد کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اسے خوش بختی آ لیتی ہے۔ اور وہ اہلِ جنت میں سے ہو جاتا ہے۔☆ جو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع (اختیار) کرے۔ (تو) اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے۔☆ بے فائدہ چیز کا چھوڑ دینا بھی اسلام کی خوبیوں میں سے ایک (خوبی) ہے۔☆ جہاد اس جگہ ہے۔ تقوٰی اس جگہ ہے۔ اخلاص اس جگہ ہے۔ پھر اپنے سینہء اطہر کی جانب اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک مرتبہ اپنے قلب کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ! ایمان یہاں ہے)☆ اپنی رائے پر اکتفا کرنے والا گمراہ ہوا۔☆ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے ایمان دار بندوں سے فرمائے گا۔ کہ تم نے اپنی آخرت کو دنیا پر اور میری عبادت کو اپنی شہوتوں پر مقدم رکھا۔ اور اختیار کیا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں نے جنت کو تمھارے لئے ہی پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد (تو) مومنین کے لئے ہوگا۔ مگر (اللہ تعالیٰ اپنے) محبین کے لئے یہ فرمائے گا۔ تم نے دُنیا وآخرت میں مجھے ساری مخلوق پر مقدم رکھا۔ اور سب پر مجھ ہی کو اختیار کیا۔ ساری مخلوق کو اپنے قلوب سے علیحدہ کیا۔ اور اسے اپنے باطن سے دور کر دیا۔ اس لئے میرا دیدار، میرا قرب اور میرا اُنس تمھارے لئے ہے۔ اور آپؐ ہی میرے سچے بندے ہو۔☆ تم رات کے سائل کو رَد نہ کرو۔ کیونکہ اس وقت کبھی وہ سائل جو آتا ہے۔ (کہ) نہ وہ جن ہوتا ہے۔ نہ وہ انسان۔ بلکہ کسی دوسرے کو بھیجا جاتا ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ نے جو مال تمھیں عطا فرمایا ہے۔ اس میں تمھارے کرتوت دیکھے۔ اس طرح اس بندے کو سوال کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں عطا کردہ نعمتوں میں تمھارے اعمال دیکھے۔☆ تم میرے لئے چھ چیزوں کے کفیل بنو۔ میں تمھارے لئے اللہ تعالیٰ پر جنت کا کفیل بن جاؤں گا۔ جب تم بات کرو۔ تو جھوٹ مَت بولو۔ جب تمھارے پاس امانت رکھی جائے۔ (تو) اس میں خیانت نہ کرو۔ جب وعدہ کرو۔ تو وعدہ خلافی نہ کرو۔ جب تم اپنے ہاتھوں، آنکھوں اور شرم گاہوں کی حفاظت کرو (گے)۔ جب تمھارا باطن پاک وصاف ہو جائے گا۔ تو کسی واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی پکار کو سننے لگے گا۔☆ جب تیرا خوف وامید یکجا ہو جائیں۔ تو تیرے رب ومولیٰ کا خطاب آنے لگے گا۔☆ اگر آسمان سے آگ اُترے۔ تو مسجد والوں کے سوا کوئی اور شخص اس (آسمانی آگ) سے نجات نہیں پائے گا۔☆ اپنے آپ کو آرزو سے بچاؤ۔ کیونکہ! وہ حماقت کا جنگل ہے۔ ☆ اگر ایمان والے کا خوف اور اُمید تولے جائیں۔ تو دونوں برابر اُتریں گے۔ ☆ اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیلِ امینؑ سے فرماتا ہے۔ کہ! اے جبرائیلؑ! فلاں بندے کو سُلا دے۔ فلاں بندے کو جگا دے۔ (جس نے میری محبت کا دعوٰی کیا۔ اس کو اُٹھا دے۔ تا کہ میں اس کی محبت کی آزمائش کروں۔ (اس طرح) فلاں بندے کو سلا دے۔ کہ وہ میرا محبوب ہے۔ کیونکہ اس نے عرصہ دراز تک میری اطاعت میں مشقت اُٹھائی ہے)☆ رسولِ اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ (کہ) آپ ﷺ کی آل کون ہے؟ (تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ) ہر متقی محمد ﷺ کی آل ہے۔☆ دُعائے ملحوف کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔☆ شیطان بنی آدم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ سو! اس کے راستوں کو بھوک اور پیاس سے بند کرو۔☆ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا شکر گزار نہیں بن سکتا۔ لوگوں کا شکر گزار نہ بنے گا۔☆ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ (ایک اور حدیث ہے۔ کہ!) میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ مگر مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ ☆ دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ کنجوسی اور بداخلاقی۔☆ درگُزری (معاف کرنا) بندے میں عزت کو بڑھاتی ہے۔ ☆ صحت وفراغت خسارے کی نعمتیں ہیں۔ اِن دونوں میں اکثر لوگ مُبتلا ہیں۔ ☆ جس نے مِلاوٹ کی۔ وہ ہم میں سے نہیں۔☆ بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔☆ قناعت ایسا خزانہ ہے۔ جو کبھی ناپید نہیں ہوتا۔☆ تدبیر کی مانند عقل نہیں ہے۔ ☆ زبان روکنے کی مانند پارسائی (تقوٰی) نہیں ہے۔ ☆ خوش اخلاقی کی مانند مُحبت نہیں ہے۔☆ رحم کرو۔ تا کہ تم پر (بھی) رحم کیا جائے۔☆ آدمی کی خوبصورتی اِس کی زبان کی فصاحت ہے۔☆ جہالت سے بڑھ کر سخت (اور کوئی) مُحتاجی نہیں ہے۔☆ نیکی کا خزانہ مصائب کو چھپانے میں ہے۔ ☆ دنیا میں مِثلِ مُسافر (یعنی بغیر ٹھکانے والے) کے مانند رہو۔ اور

اپنے آپ کو صاحبِ قبر شُمار کرو۔☆ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔☆ سخاوت کر۔کہ تجھ پر سخاوت ہو۔☆ تواضع (عاجزی) درجہ کی بُلندی کو زدہ کرتی ہے۔ ☆عُمدہ طریق سے پوچھنا نصف علم ہے۔☆ اپنے بھائی کو شرمسار نہ کرو۔کہیں خُدا تمھاری گرفت نہ کرے۔اور تمھیں بھی اِس میں آلودہ نہ کردے۔ ☆خرچ میں میانہ روی نصف معیشت ہے۔ ☆مومن،مومن کا آئینہ ہے۔ ☆ بہترین کام وہ ہیں۔(کہ) جن میں میانہ روی (اعتدال) ہو۔☆ لوگوں سے محبت کا برتاؤ کرنا نصف عقل مندی ہے۔ ☆عقل سے زیادہ پیارا مال نہیں ہے۔ ☆ جو شخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اُٹھا کر کھائے۔وہ فراخی کی زندگی گزارتا ہے۔اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔☆ میں حق تعالیٰ کے نور سے ہوں۔اور مومن میرے نور سے ہیں۔☆ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع میں ایسے شخص کو ظاہر فرماتا ہے۔جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرتا ہے۔ ☆ اے میرے بندے! میں مَیں تیرے گمان کے مطابق تیرے ساتھ ہوں۔جبکہ تُو مجھے پکارے۔(حدیثِ قدسی) ☆ زمین و آسمان میرے متحمل نہیں۔لیکن مسلمان بندے کا قلب اس کا متحمل ہے۔(حدیث قدسی) ☆ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی۔(تو) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔☆ جس نے پورا پورا وضو کیا۔اور فرض نماز پڑھنے کو گھر سے نکلا۔اور مسجد میں جا کر امام کے ساتھ نماز پڑھی۔تو اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے۔☆ اگر تمھیں کوئی نقصان پہنچ جائے۔تو یہ نہ کہو۔(کہ) ''اگر میں ایسا کر لیتا۔تو ایسا ہو جاتا''۔البتہ یہ کہو۔اللہ تعالیٰ کی تقدیر یونہی تھی۔اور انہوں نے جو چاہا، کیا۔کیونکہ! ''اگر'' (اور کاش کے الفاظ درحقیقت) شیطان کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ☆ دین (حساب، جزاء اور اطاعت کی) گھڑی ہے۔اس میں (خوب) عبادت کر لو۔☆ ایک گھڑی ذکرِ الٰہی میں محو رہنا، ساٹھ برس کی عبادت سے (کہیں) بہتر ہے۔☆ ایک گھڑی کا فکر ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔☆ سچ بولو۔اگر چہ اس میں تمھیں ہلاکت نظر آئے۔(کیونکہ) نجات اسی میں ہے۔☆ انسان کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔جب یہ سنور جائے۔تو سارا بدن سنور جاتا ہے۔اور جب وہ بیمار ہو جاتا ہے۔تو سارا بدن بیمار ہو جاتا ہے۔مطلع ہو جاؤ۔(کہ) گوشت کا وہ ٹکڑا '' قلب '' ہے۔☆ فکر کرنا نصف عبادت ہے۔کم کھانا کل عبادت ہے۔☆ میری مخلوق میں سب سے پہلے مرنے والا ابلیس ہے۔حدیثِ قدسی (یعنی کہ ابلیس کے گناہ کرنے سے اس کے ایمان کی قطعی موت واقع ہوگئی ہے) ☆ سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ☆ جو شخص میرا ذکر کرتا ہے۔مَیں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔(حدیثِ قدسی) ☆ لوگ اللہ تعالیٰ کے عیال (کنبہ بندے ہی ہیں) ہیں۔اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ محبوب (بندہ یا بندی) وہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے عیال (کنبہ) کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ ☆ عیش (تو بس صرف) آخرت کی عیش ہے۔☆ بندے کا ایسی چیز کی طلب کرنا، جو اس کی قسمت میں نہیں لکھی گئی۔یہ بھی اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے ایک ہے۔☆ اللہ تعالیٰ کے سخت ترین عذابوں میں سے اپنے بندے کے لئے یہ ہے۔کہ وہ ایسی چیز طلب کرے۔جو اس کی قسمت میں نہیں ہے۔☆ جس کسی کے لئے بھلائی کا دروازہ کھولا جائے۔اسے چاہیئے۔کہ! غنیمت جانے۔ کیونکہ! اسے نہیں معلوم، کہ وہ دروازہ اس پر کب بند ہو جائے گا۔☆ دُنیا کی آخرت کی کھیتی ہے۔جس نے بھلائی بوئی۔(وہ) بھلائی پائے گا۔اور باعثِ مسرت ہوگا۔اور جو بُرائی بوئے گا۔وہاں ندامت اُٹھائے گا۔ ☆ تمھارا رب ہر ایک مخلوق کی پیدائش، رزق اور زندگی (کی مدت) لکھ کر فارغ ہو چکا ہے۔ہونے والی سب چیزیں لکھ کر قلم خشک ہو گیا ہے۔☆ تیرے ہاتھ مٹی لگے۔(یعنی تُو محتاج ہو جائے)۔اور جب غناء طلب کرے۔تو منہ میں خاک پڑے۔ ☆ مومن کی خوشی اس کے چہرے پر (دکھائی دے رہی) ہوتی ہے۔اور غم اس کے دل میں (چھپا ہوا ہوتا ہے) ☆ وصلِ الٰہی کے سوا مومن کو راحت نہیں۔ ☆ اپنے کاموں پر درازی میں مدد لیا کرو۔☆ ایمان والا، ایمان والے کے لئے آئینہ ہے۔ ☆ جس قدر استطاعت ہو۔دُنیا کے بکھیڑوں سے بچ جاؤ۔☆ تمھاری دُنیا سے تین چیزیں ایسی ہیں۔جو میری محبوب بنا دی گئی ہیں۔خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو عذاب نہیں دیتا۔لیکن کبھی آزمائش میں ڈالتا ہے۔☆ مَیں اور میری اُمت کے متقی تکلف سے بیزار ہیں۔☆ جھوٹ ایمان سے دور رکھنے والا ہے۔برتن میں جو کچھ ہوگا۔اس سے وہی ٹپکے گا۔☆ بڑوں میں برکت ہے۔☆ خود مجھے خوف ہے۔اور (میں اپنی) امت پر خوف کرتا ہوں۔زبان دراز منافق سے۔☆ اس نے روزہ نہیں رکھا۔جو روزے میں لوگوں کا گوشت کھائے (لوگوں کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے) ☆ جاہل کے لئے ایک دوزخ اور عالم کے لئے سات دوزخ ہیں۔☆ تمھارے اور رب کے بیچ میں جو تعلق ہے۔اسے جوڑو۔سعادت پاؤ گے۔ ☆ صابر فقراء، بروزِ قیامت رحمان کے ہم نشین ہوں گے۔☆ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے۔جو ہر روز صبح و شام آواز دیتا ہے۔اے اولادِ آدم! تم مرنے کے لئے پیدا ہوتے ہو۔ویرانی کے لئے عمارت بناتے ہو۔اور دشمنوں کے لئے مال جمع کرتے ہو۔☆ مومن کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں۔جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز نہ چاہے۔جو (وہ) اپنے لئے چاہتا ہے۔ ☆ میری اُمت جب تک رمضان کی تعظیم کرتی رہے گی۔رُسوا نہ ہوگی۔ ☆ اللہ تعالیٰ سے محبت کرو۔کیونکہ! (وہ) تمھیں اپنی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔اور مجھے چاہو۔کیونکہ! اللہ تعالیٰ مجھے چاہتا ہے۔ ☆ حیا ایمان ہے۔**(الحیاء من الایمان)** ☆ بندہ جب عمل میں کوتاہی کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اُسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔☆ جس کا آج اور گزرا ہوا کل ایک سے ہیں۔وہ نقصان میں ہے۔جس کا گزرا کل آج کے دن سے بہتر تھا۔وہ محروم ہے۔☆ تم تنہائی کو لازم پکڑو۔کیونکہ وہ عبادت ہے۔اور تم سے پہلے نیکوکاروں کی عادت ہے۔ ☆ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔پس یقیناً اس کا ذکر کیا۔اگر چہ اس کی نماز، روزہ اور تلاوتِ قرآنِ پاک کم ہو۔اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔پس یقیناً اسے بھلا دیا۔اگر چہ اس کی نماز روزہ اور تلاوتِ قرآنِ پاک بکثرت ہو۔☆ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے۔جو سر کو بدن سے۔☆ وہ بڑا احمق ہے۔جس نے اپنے نفس کو خواہشات کے تابع کر لیا۔اور اللہ تعالیٰ سے بڑی بڑی آرزوئیں باندھیں۔ ☆ جس نے اپنی نگاہ کسی اجنبی عورت کو گھورنے کے بجائے نیچی کر لی۔اللہ تعالیٰ اس کے عوض ایمان میں اضافہ فرما دے

گا۔جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ ☆اگر تم افلاس کا اندیشہ کرتے ہو۔تو صدقہ دے کر اللہ تعالیٰ سے تجارت کرو۔☆ غصے کی حالت میں کوئی شخص فیصلہ نہ کرے۔☆ بے شک! حکمت بھوکے کے دل میں ہوتی ہے۔خواہ وہ کافر ہی ہو۔خاص کر اہلِ ایمان میں زیادہ ہوتی ہے۔☆دنیا کا طالب مولیٰ کی طرف مائل نہیں ہوتا۔☆ گناہ گار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ ☆ جس کے گھر بچہ پیدا ہوا۔اور وہ اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہہ دے۔تو اس سے بچوں کو لگنے والے روگ اُٹھالئے جاتے ہیں۔(ایک اور حدیث کے اخیر میں یہ جملہ بھی ہے۔کہ) یعنی یہ عمل اسے حساب و کتاب کے دن فائدہ دے گا۔☆ ایک مسلمان کی خوبیوں میں یہ بات ہے۔کہ وہ بے مقصد اور لایعنی چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ ☆اصلی بخیل اور کنجوس وہ آدمی ہے۔جس کے سامنے میرا(ﷺ) نام آئے۔پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ ☆ جو مجھ(ﷺ) سے محبت کرے۔ان دونوں(حضراتِ حسنین ؓ) سے محبت کرے۔اور ان کے والدین(حضرت علی ؓ اور حضرت خاتونِ جنت ؓ) سے محبت کرے۔(تو وہ اسی محبت کی بناء پر) وہ جنت کے اسی درجہ میں ہوگا۔جس میں مَیں ہوں گا۔ ☆ سائل اگر گھوڑے پر سوار ہو کر(بھی) آئے۔اور تم سے کسی چیز کا مطالبہ کرے۔تو یہ اس کا حق ہے۔(کہ) اس کا مطالبہ پورا کیا جائے۔ ☆کسی مسلمان آنکھ کو یہ زیب نہیں دیتا۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی دیکھے۔اور اس پر نکیر وتنبیہ نہ کرے۔ ☆حسن ؓ و حسین ؓ جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔(**الحسن والحسین سید ا شباب اهل جنة**)☆ وہ ہدیہ بہت اچھا ہے۔جو کسی کو ضرورت کے وقت پیش کیا جائے۔☆جس نے رمضان کے(آخری) عشرہ میں اعتکاف کیا۔تو اسے دو حج اور دو عمرہ کا ثواب دیا جائے گا۔ ☆ انبیاء ؑ کو گالی دینے کی سزا قتل ہے۔اور میرے صحابہ ؓ کا برا بھلا کہنے والے کی سزا یہ ہے۔کہ اس کو کوڑے لگائے جائیں۔☆ ایمان کے بعد عقل کا صحیح (ترین) استعمال یہ ہے۔کہ لوگوں کے دلوں میں جگہ بنائی جائے۔☆اے لوگو! سلام پھیلاؤ۔کھانے کھلاؤ۔رات میں جب لوگ سو رہے ہوں۔اور(اُٹھ کر) نماز پڑھو۔(پھر انہیں چھوٹے اعمال کے عوض) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ ☆ یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔جس طرح لوہا پانی لگنے سے زنگ آلود ہو جاتا ہے۔عرض کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! ان(قلوب) کی چمک کس طرح آتی ہے۔(تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآنِ مجید کی(مسلسل) تلاوت کرنا۔☆ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔جس کے دل میں رائی کے(دانہ) برابر کبرو غرور ہو۔اور وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوسکتا۔جس کے دل میں رائی کے(دانے کے) برابر ایمان ہو۔ ☆ جس شخص کے تین بچے انتقال کر جائیں۔وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔مگر قسم پوری کرنے کے لئے۔☆تم لوگوں سے اِن کی سمجھ کے مطابق بات کیا کرو۔☆ اے ابنِ آدم! تجھے اگر مَیں نہیں ملا۔تو تجھے کچھ(بھی) نہیں ملا۔(حدیثِ قدسی) ☆ دُنیا کی تلخی کو آخرت کی نعمتوں کے لئے شوق میں گھونٹ گھونٹ کر پی جاؤ۔ ☆ بے فائدہ چیزوں کا چھوڑ دینا، اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے۔ ☆ دُنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔اور دُنیا کا ترک کر دینا تمام نیکیوں کا سَر ہے۔☆ سب سے عمدہ نیکی وہ ہے۔جس سے وہ خود بھی فائدہ اُٹھائے۔اور دوسروں کا بھی فائدہ پہنچائے۔ ☆**الجاهل عدوی والعاقل صدیقی**۔جاہل میرا دشمن اور عاقل میرا دوست ہے۔☆ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب(یعنی قرآنِ حکیم) کے ذریعے بہت سی اقوام کو بلندیاں عطا فرماتا ہے۔اور اسی کی وجہ سے دوسروں کو ذلت وپستی میں دھکیل دیتا ہے۔ ☆ جس قوم میں گناہ کے کام کئے جاتے ہوں۔پھر وہ اسے روکنے پر قادر ہو۔اور نہ روکے۔تو قریب ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں گرفتار کر لے۔ ☆ رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابوسعید ؓ نے فرماتے سنا۔جو کوئی منکر دیکھے۔اور اپنے ہاتھ سے اسے روک سکتا ہو۔تو چاہیئے۔کہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔اگر وہ ہاتھ سے نہ روک سکے۔تو اپنی زبان سے روکے۔اور اگر اپنی زبان سے بھی نہ روک سکے۔تو اپنے دل میں اُسے بُرا جانے۔اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دے۔مَیں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! معراج کی شب میں نے چند اقوام کو دیکھا۔کہ ان کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے۔میں نے حضرت جبرائیل ؑ سے دریافت کیا۔کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ! یہ آپ ﷺ کی اُمت کے وہ عالم ہیں۔جو کہ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔اور اپنے نفسوں کو بھلاتے ہیں۔حالانکہ وہ(تو) قرآن پڑھتے ہیں۔(مگر اس پر) خود عمل نہیں کرتے۔☆ حضرت انس ؓ سے روایت ہے۔کہ ہم نے عرض کیا۔اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! کیا ہم امر بالمعرف نہ کریں۔جب تک کہ خود عمل نہ کریں۔اور نہی عن المنکر نہ کریں۔یہاں تک کہ خود مکمل اجتناب نہ کرنے لگیں؟ (تو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔امر بالمعروف کرو۔اگرچہ تم پوری طرح خیر اور بھلائی پر عمل نہ کر پاؤ۔اور برائی سے روکو۔اگرچہ برائی سے مکمل طور پر نہ بچ جاؤ۔(معجم اوسط)☆رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو۔تمھارے اوپر آسمان والا(یعنی اللہ تعالیٰ) رحم کرے گا۔ ☆ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ؓ سے فرمایا۔معاذ ؓ! تمھیں وہ عمل نہ بتاؤں۔جو بغیر حساب کتاب تمھیں جنت میں داخل کروادے۔حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا۔ضرور یارسول اللہ ﷺ! (تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔معاذ ؓ مشقت کا کام ہے۔کروگے؟ ضرور کروں گا یارسول اللہ ﷺ! حضرت معاذ ؓ نے جواب دیا۔آپ ﷺ نے پھر فرمایا۔معاذ ؓ مسلسل کرنے کا کام ہے۔حضرت معاذ ؓ نے جواب دیا۔کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا۔اے معاذ ؓ اپنے دل کو ہر ایک کے لئے شیشے کی طرح صاف اور شفاف رکھنا۔بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن سب لوگ ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع کئے جائیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ کا منادی پکارے گا۔کہ! کہاں ہیں وہ بندے؟ جن کے پہلو راتوں کو بستروں سے الگ رہتے تھے۔پس وہ اس پکار پر کھڑے ہو جائیں گے۔اور ان کی تعداد زیادہ نہ ہوگی۔پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔اس کے بعد باقی تمام لوگوں کے لئے حکم ہوگا۔کہ وہ حساب کے لئے حاضر ہوں۔☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! میری اُمت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔یہ وہ لوگ ہوں

گے۔ جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے۔ نہ شگون لیتے ہیں۔ اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ☆ حیاء ایمان کا ایک جزء ہے۔ اور ایمان والے جنت میں جائیں گے۔ اور بے حیائی کا تعلق ظلم سے ہے۔ اور ظالم جہنم میں جائیں گے۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! جو مجھ سے اپنی دونوں ڈاڑھوں اور دونوں ٹانگوں کے بیچ کا ضامن ہو (گا)۔ مَیں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں (گا)۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! کون ہے؟ جو مجھے اس بات کی ضمانت دے۔ کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا۔ اور مَیں اسے جنت کی ضمانت دوں گا۔ حضرت ثوبان ؓ نے کہا۔ مَیں۔ چنانچہ وہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔ ☆ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے۔ اور تین چیزوں کے حملے سے محفوظ رہا۔ مَیں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ زبان۔ پیٹ۔ شرم گاہ۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! جو شخص کسی کریم کا دروازہ مسلسل **کھٹکھٹاتا** رہے گا۔ بالآخر اس کے لئے دروازہ کھلے گا۔ اور وہ اندر جا سکے گا۔ ☆ جس نے سکوت اختیار کیا۔ نجات پا گیا۔ **(من سکت نجا)** ☆ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پر انگلی رکھ کر فرمایا۔ کہ! خاموشی افضل ترین عمل ہے۔ ☆ ساری مصیبتیں انسان کے بولنے کی وجہ سے آتی ہیں۔ ☆ ایک مومن کے اسلام کا حسن یہ ہے۔ کہ! وہ بے مقصد باتوں سے پرہیز کرے۔ ☆ حدیثِ قدسی ہے۔ کہ! جو میری مصیبت پر صبر نہیں کرتا۔ اور میرے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا۔ اسے چاہیئے۔ کہ! میرے آسمان سے نکل جائے۔ اور میرے سوا کوئی اور رب طلب کرے۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! اگر مؤمن کے خوف اور اُمید کا موازنہ کیا جائے۔ تو دونوں برابر ہوں گے۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! تم میں سے جب کسی کو موت آئے۔ تو ضروری ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ کے متعلق حسنِ ظن رکھتا ہو۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسے ہی توکل کرو۔ جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے۔ تو وہ تم کو ایسے رزق دے گا۔ جیسے پرندوں کو دیتا ہے۔ ☆ جس نے تازہ وضو کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان کو تازہ کیا۔ ☆ شہرت اور اس کے اسباب آفات ہیں۔ جبکہ گمنامی اور اس کے بواعث راحت ہیں۔ ☆ تکبر اور غرور ایمان کو خراب کرتے ہیں۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! تُو سمندر (کی مانند) ہو جا۔ تغیر سے محفوظ ہو جائے گا۔ (یعنی انسانوں کی ایذاء رسانی کے تغیر سے)۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! نبوت میں سے صِرف سچے خواب (ہی) باقی رہ گئے ہیں۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! ہمارے بعد آثارِ نبوت میں سے سوائے مبشرات کے کچھ باقی نہیں رہا۔ (یعنی کہ! سلسلہء وحی اختتام کو پہنچا۔ اَب ہونے والے واقعات کی اطلاع مومنین کو بذریعہ خواب سے ہی ممکن ہو سکے گی۔ جس کی واضح امثال القاء، الہام اور ہاتفِ غیبی ہیں) ☆ سچے خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزو ہیں۔ ☆ سب سے سچا خواب صبح صادق کے وقت دیکھنا ہے۔ ☆ حدیثِ قدسی: اے محمد ﷺ ! گناہ گاروں کو یہ مژدہ سنا دو۔ کہ میں بہت بخشنے والا ہوں۔ اور سچوں کو خبردار کریں۔ کہ میں بہت غیرت مند ہوں۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے۔ جس میں نہ کسی فرشتہ مقرب اور نہ کسی نبی مرسل ؑ کو گنجائش ہے۔ ☆ (تنہائی اختیار کر۔ اور مجھے پالے۔ حدیثِ قدسی) ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! اپنے اندر اخلاقِ الٰہیہ (یعنی اپنے رب کے جیسی صفات) پیدا کرو۔ ☆ جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔ ☆ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو (کہ) جس کے اندر کفر کی کوئی وجہ نہ ہو۔ (اُسے) کافر کہے۔ تو (کافر کہنے والا) خود کافر ہو جاتا ہے۔ ☆ قیامت کے روز لوگ (اپنے اپنے) حساب وکتاب میں مبتلا رہیں گے۔ (لیکن) صدقہ والے اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوں گے۔ ☆ تمھارے لئے یہی گناہ کافی ہے۔ کہ! تم ہمیشہ جھگڑتے رہو۔ ☆ جس مسلمان کی نظر کسی عورت کے حسن پر پڑے۔ اور وہ اپنی نگاہ جھکا لے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو عبادت کی لذت عطا فرمائے گا۔ ☆ جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرے۔ (تو) اللہ تعالیٰ بھی اُسے صبر عطا فرمائے گا۔ ☆ نمازِ فجر کی دو رکعت، دُنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اِن تمام سے بہتر ہے۔ ☆ جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے پس پشت اُس کے لئے دُعا مانگتا ہے۔ تو فرشتہ کہتا ہے۔ کہ! تیرے لئے بھی اسی طرح ہو۔ ☆ غیبت کا کفارہ یہ ہے۔ کہ جس کی تم نے غیبت کی۔ اُس کے لئے (اللہ تعالیٰ سے) مغفرت طلب کرو۔ ☆ باپ سے منہ نہ پھیرو۔ جس نے اپنے باپ سے منہ پھیرا۔ اُس نے کفر کیا۔ ☆ جو کسی تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرے۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ دُنیا و آخرت میں (اُس کے لئے بھی) آسانی پیدا فرمائے گا۔ ☆ جس نے دھوکہ دیا۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ ☆ بقولِ رسول اللہ ﷺ! مومن لعن طعن کرنے والا فحش گو اور بیہودہ گو نہیں ہوتا۔ ☆ ایک شخص کہیں جارہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی۔ پس اسے راستے سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ (فقط اُس شخص کی اس ادنیٰ سی نیکی پر) راضی ہو گیا۔ اور اُس کی بخشش کر دی۔ ☆ جب اللہ رب العزت بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے۔ اور وہ بندہ اس نعمت کے ملنے پر ''الحمد للہ'' کہتا ہے۔ تو بندے نے جو (شکر ادا) کیا۔ وہ اسے ملنے والی نعمت سے افضل ہوتا ہے ☆ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا۔ تو مجھے اہلِ جنت میں زیادہ تعداد ''غریبوں'' کی نظر آئی۔ ☆ دُنیا مومن کا قدم ہے۔ ☆ جس شخص کو دُعا کی توفیق دی جاتی ہے۔ اس کو قبولیت سے محروم نہیں کیا جاتا۔ ☆ عقلمند وہ ہے۔ جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا۔ اور احمق وہ ہے۔ جس کے نفس نے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ اور اللہ تعالیٰ سے وہی تمنائیں قائم کیں۔ ☆ اے فاطمہ ؓ بنتِ رسول اللہ ﷺ ! اپنے نفس کو آگ سے بچا۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرے کام نہیں آؤں گا۔ ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ چار چیزیں ایسی ہیں۔ جسے مل جائیں۔ اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔ شکر گزار دل۔ ذکر کرنے والی زبان۔ تکلیفوں میں صبر کرنے والا بدن اور ایسی عورت جو اپنے خاوند سے اپنی ذات کے بارے میں خیانت کی طالب نہ ہو۔ (شعب الایمان) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ چار چیزیں ایسی ہیں۔ جب وہ تم میں ہوں۔ تو پھر اگر دنیا نہ بھی ملے۔ تو کوئی حرج ومضائقہ نہیں۔ حفظِ امانت۔ سچ بولنا۔ حسنِ اخلاق اور (حرام و ناجائز) کھانے سے پرہیز کرنا۔ (شعب الایمان۔ مستدرک للحاکم) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ وہ نکاح سب سے زیادہ بابرکت ہے۔ (کہ) جس میں اخراجات کم ہوں۔ (مشکوٰۃ) ☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دعا ان آزمائشوں سے فائدہ دیتی ہے۔ جو نازل ہو چکی ہوں۔ اور ان آزمائشوں سے بھی، جو ابھی تک نازل نہیں ہوئیں۔ اسی لئے اے اللہ تعالیٰ کے بندو! تم پر لازم

ہے۔کہ! دعا مانگا کرو۔(المستدرک الحاکم) ☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جس نے گواہی دی (**لا الـه الا الله و ان محمدا رسول الله حرم الله علیـه الـنـار**) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسولؑ ہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ حرام فرما دیتے ہیں۔(صحیح مسلم) ☆ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔کہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ کی قَسم! مَیں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار (کیا) کرتا ہوں۔(صحیح بخاری) ☆ مومن کو ایک سوراخ سے دوبار ڈنگ نہیں لگ سکتا۔(بخاری) ☆ جب تم مداحین (تعریفیں کرنے والوں) کو دیکھو۔تو ان کے منہ پر خاک ڈال دو۔(مسلم)۔ ☆ کوئی مسلمان آدمی وضو نہیں کرتا۔پس وہ اچھی طرح وضو کرے۔پھر نماز پڑھتا ہے۔مگر اللہ تعالیٰ اس کے جملہ گناہ (صغیرہ) جو اس نماز سے پیوستہ دوسری نماز کے درمیان کئے تھے۔(مسلم) ☆ حضرت رسولِ کریم ﷺ کی سنت میں ہے۔کہ (میزبان شخص) مہمان کو رخصت کرتے گھر کے دروازے تک آئے۔(ابنِ ماجہ) ☆ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے۔اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے۔کہ! فلاں چیز کس نے پیدا کی۔فلاں چیز کس نے پیدا کی۔اور آخر میں بات یہاں تک پہنچا تا ہے۔کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا۔جب کسی شخص کو (شیطان) ایسا وسوسہ ڈالے۔تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیئے۔(تو بندہ) شیطانی خیال کو چھوڑ دے۔ (بخاری) ☆ حیاء ایمان کا جزو ہے۔اور ایمان والے جنت میں جائیں گے۔اور بے حیائی کا تعلق ظلم سے ہے۔اور ظالم جہنم میں جائیں گے۔(ترمذی) ☆ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سنی۔نماز کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔کہ کیا قصہ ہے؟ لوگوں نے بتایا۔کہ ہم نماز کے لئے جلدی کر رہے ہیں۔(تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ ایسا نہ کرو۔ بلکہ جب تم (لوگ) نماز کے لئے آؤ۔تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو۔نماز کا جو حصہ پاؤ۔اسے پڑھو۔اور جو رہ جائے۔اسے (بعد میں تسلی سے) پورا کرو۔(بخاری) ☆ جو مر جائے۔اور اس کے ذمہ کسی کا کوئی دینار یا درہم ہو تو (قیامت میں) جہاں دینار اور درہم نہیں ہوگا۔اس کو نیکیوں سے ادا کر دیا جائے گا (ابن ماجہ) ☆ جو لوگ مر گئے۔اُن کو برا نہ کہو۔کیونکہ! اُنہوں نے جیسا (بھی نیک یا بد) عمل کیا۔اس کا بدلہ پا لیا۔(بخاری) ☆ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرو۔آزمائش کی مشقت، بدبختی کی پستی سے، برے خاتمے اور دشمن کے ہنسنے سے۔(بخاری) ☆ آپ ﷺ نے فرمایا۔اپنے آپ پر خیر ہی کی دُعا کیا کریں۔بے شک فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔(بخاری) ☆ اے عائشہؓ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ (مسلم) ☆ جو آدمی نرمی اختیار کرنے سے محروم رہا۔وہ آدمی بھلائی (کرنے سے بھی) محروم رہا۔(مسلم) ☆ جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے پس پشت اس کے لئے دعا مانگتا ہے۔تو فرشتہ کہتا ہے۔کہ تیرے لئے بھی اسی (دعا) کی طرح ہو۔(بخاری) ☆ بندہ دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے۔حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔(جبکہ اسی طرح سے ایک بندہ جو کہ ویسے تو) جنتیوں کے سے کام کر رہا ہوتا ہے۔حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔(بخاری)۔☆ کوئی بندہ کوئی شخص (اُس وقت تک بالکل) مومن نہیں ہوگا۔جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے متعلقین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔(مسلم) ☆ مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے۔نہ اس پر ظلم کرے۔اور نہ اسے (کسی ظالم کے) سپرد کرے۔جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا۔اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت اور حاجت پوری فرمائے گا۔(بخاری) ☆ مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے۔نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔اور نہ ہی اسے ذلیل کرتا ہے۔(پھر) آپ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ (یہ) فرمایا۔تقویٰ یہاں ہے۔کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر پورا پورا حرام ہے۔اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت آبرو۔(مسلم) ☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔کہ! مَیں نے (آنحضور نبی مکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں) عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! قیامت کے روز کون سا سعادت مند آپؐ کی شفاعت کا زیادہ مستحق ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے ابو ہریرہؓ! مجھے یقین تھا۔کہ تمہارے علاوہ مجھ سے یہ بات کوئی نہیں پوچھے گا۔کیونکہ مَیں حدیث (کے جمع کرنے اور لوگوں تک پہنچانے) میں تمہاری رُغبت دیکھ چکا ہوں۔قیامت کے دن وہی سعادت مند میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق ہوگا۔جس نے خلوصِ قلب سے ''**لا الـه الا الـلـه**'' کہا۔ (صحیح بخاری) ☆ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے (صحیحین) ☆ مدینہ منورہ میں ایک آدمی فوت ہو گیا۔جو (کہ) پیدا بھی وہیں ہوا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا۔پھر فرمایا۔کاش کہ یہ اپنی پیدائش والی جگہ سے باہر فوت ہوتا۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں؟ (تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ! (کوئی مسلمان) آدمی جب اپنی پیدائش کی جگہ سے دور فوت ہوتا ہے۔تو جنت میں اسے اس کی پیدائش گاہ سے موت کی جگہ تک کا فاصلہ ماپ کر جنت دی جاتی ہے۔(نسائی)۔ ☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ! تم سب کے سب گمراہ ہو۔سوائے اس کے، جسے میں ہدایت دے دوں۔اس لئے مجھ سے ہدایت مانگو۔(مسلم)۔ ☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جب تم لوگ جنازہ دیکھو۔تو کھڑے ہو جاؤ۔اور جو شخص جنازہ کے ساتھ چل رہا ہو۔وہ اس وقت تک نہ بیٹھے۔جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔(بخاری) ☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جو شخص مر گیا۔اور وہ (پختگی ویقین کے ساتھ یہ) جانتا تھا۔لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) وہ جنت میں داخل ہوگا۔(مسلم) ☆ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔تو حضرت جبرائیلِ امینؑ کو آواز دیتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔تم بھی اس سے محبت کرو۔(تو پھر) حضرت جبرائیلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔پھر وہ (یعنی حضرت جبرائیلؑ) تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔تم بھی اس سے محبت کرو۔پھر تمام آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔اس کے بعد وہ زمین میں بھی (اللہ تعالیٰ کے بندوں، جنوں اور دیگر مخلوقات کا) مقبول اور محبوب بن جاتا ہے۔(یعنی اسے تسخیر الخلائق حاصل ہو جاتی ہے۔اور وہ مرجع خلائق بن جاتا ہے)۔بخاری۔ ☆ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے قلوب میں

پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے۔ جب تک (کہ) وہ انہیں عمل یا زبان پر نہ لائیں۔ (بخاری۔ مسلم) ☆ خرچ کیا کر۔ گِنا نہ کر۔ تا کہ تمہیں بھی گن کر نہ ملے۔ اور جوڑ کے مَت رکھو۔ تا کہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (نعمتوں کو) نہ چھپا لے۔ (بخاری) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ اور اس یقین کے ساتھ مانگو۔ کہ تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی۔ اور اچھی طرح سے جان لو۔ کہ! اللہ تعالیٰ بے پرواہی (غفلت) اور بے توجہی لہو و لعب میں مبتلا دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ (ترمذی) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ نمازوں میں ایک نماز (یعنی نمازِ عصر ایک) ایسی ہے۔ کہ (اگر) وہ چھوٹ جائے۔ تو گویا اس کا گھر بار سب برباد ہو گئے۔ (بخاری) ☆ حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ! مَیں نے آنحضور نبی مکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ''دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی۔ (ایک تو) وہ آنکھ، جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی ہو۔ اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دے کر گزاری ہو۔ (جامع ترمذی کی حسن حدیث) ☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے۔ کہ! آنحضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دوزخ میں سے ہر (ایک) ایسے شخص کو نکال دو۔ جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا۔ یا میرے خوف سے کہیں بھی مجھ سے ڈرا۔ (جامع ترمذی)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود ؓ سے روایت ہے۔ کہ! آنحضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس مؤمن بندے کی آنکھ سے (ایک چھوٹی سی) مکھی کے سر کے برابر خوفِ خداوندی کی وجہ سے آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آ گریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرمائے گا۔ (سنن ابن ماجہ۔ الطبرانی)

☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو۔ اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ تب (وہ لوگ) دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔ وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر زندگی کی نہر میں یا بارش کے پانی میں ڈالے جائیں گے۔ (بخاری) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر خوش (راضی) ہوتا ہے۔ جو ایک کھانا کھا کر اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ یا جو بھی چیز پیئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ (مسلم) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی طرف بلاتا ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص (جب تک مسلسل) سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ اور (اگر کوئی شخص) جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ (شخص) اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری) ☆ مدینہ میں ایک آدمی فوت ہو گیا۔ جو پیدا بھی وہیں ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا (نمازِ) جنازہ پڑھا۔ پھر فرمایا۔ کاش کہ اپنی پیدائش والی جگہ سے باہر فوت ہوتا۔ (تو) صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں؟ (تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب آدمی اپنی پیدائش کی جگہ سے دُور فوت ہوتا ہے۔ تو جنت میں اسے اس کی پیدائش گاہ سے موت کی جگہ تک کا فاصلہ ماپ کر جنت دی جاتی ہے۔ (نسائی)

☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (بخاری) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ گناہ کو گناہ سے نہیں مٹاتا بلکہ وہ گناہ کو اچھائی اور نیکی سے مٹاتا ہے۔ آلودگی سے کبھی آلودگی دور نہیں ہوتی۔ (مسند احمد) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم جہاں بھی رہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ گناہ کے بعد نیکی کرلو۔ بے شک نیکی گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔ اور لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آؤ۔ (ترمذی) ☆ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے۔ کہ! حضرت رسولِ مکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! کامل ترین مومن وہ ہے۔ جو بہترین اخلاق کا مالک ہے۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ بہتر ہے۔ (سنن ابی داؤد) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے لئے ضعیف اور کمزور لوگوں کو ڈھونڈو۔ کیونکہ تم اپنے کمزوروں کی وجہ سے رزق دیئے جاتے ہو۔ اور مدد کئے جاتے ہو۔ (ابوداؤد) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے غلطی، بھول چوک اور زبردستی کرائے گئے کام معاف فرما دیئے ہیں۔ (ابن ماجہ) ☆ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ! جس نے میرے کسی ولی (دوست) کے ساتھ دشمنی کی۔ اسے میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے۔ جو مَیں نے اس پر فرض کی ہے۔ (یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اِتنا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب مَیں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سُنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کا پاؤں بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے۔ تو مَیں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے۔ تو مَیں اسے محفوظ رکھتا ہوں۔ اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا۔ جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیفِ جسمانی کے پسند نہیں کرتا۔ اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا بُرا لگتا ہے۔ (صحیح بخاری) ☆ حضرت رسولِ مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب (کوئی) بندہ مسلمان یا مومن وضو کرتا ہے۔ اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے۔ تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جو اس نے (اپنی) آنکھوں سے کئے ہوئے ہوتے ہیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ (دُھل جاتے ہیں)۔ جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے۔ تو اس کے ہاتھوں کے گناہ جو ان (ہاتھوں) سے کسی چیز کو پکڑ کر کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ (دُھل جاتے ہیں)۔ جب وہ اپنے پاؤں کو دھوتا ہے۔ تو پاؤں جن گناہوں کے ساتھ چل کر گئے وہ تمام گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ (دُھل جاتے ہیں)۔ یہاں تک کہ وہ (بندہ مسلمان یا مومن) گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے۔

عمر تو ساری کٹی ، عشقِ بُتاں میں مومن   آخری وقت میں ، کیا خاک مسلماں ہوں گے

حضرت سلطان العارفین سلطان الفقر سلطان باھوؒ کی جملہ کتبِ تصوف کی مشہور حدیث نبوی ﷺ

رازِ ہستی راز ہے ، جب تک کہ کوئی محرم نہ ہو کھل گیا جس دَم ، تو محرم کے سوا کچھ بھی نہیں

اس حدیث نبوی ﷺ کو حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ نے اپنی تمام کتب میں لکھا ہے۔ (کہ) حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ذر غفاریؓ نے ارشاد فرمایا۔ کہ! اے ابوذرؓ ! اکیلے چلا کرو۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں اکیلا ہے۔ تم زمین میں اکیلے جاؤ۔ اے ابوذرؓ ! بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے۔ اور حسن و جمال کو پسند فرماتا ہے۔ اے ابوذرؓ ! کیا تجھے ادراک ہے۔ کہ میں کس غم و فکر میں رہتا ہوں ؟ اور مجھے کس چیز کا اشتیاق ہے ؟ حضرت ابو ذر غفاریؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ ! مجھے اپنے غم ، فکر اور اشتیاق سے آگاہ فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ '' آہ آہ آہ '' مجھے اپنے اُن بھائیوں سے ملاقات کا اشتیاق ہے۔ جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ انبیائے کرامؑ جیسی شان کے مالک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کا مرتبہ شُہداء کے جیسا ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے والدین ، بھائی بہنوں اور اولاد سے جدائی اختیار کریں گے۔ اپنے مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کے لئے ترک کردیں گے انکساری اختیار کریں گے۔ شہوات اور حصولِ دنیا کی طرف راغب نہ ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے ایک میں جمع ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں درد و تکلیف برداشت کریں گے۔ اِن کے قلوب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے۔ اِن کی ارواح اللہ تعالیٰ میں فناء ہوں گی (فناء فی اللہ) اور اِن کے اعمال اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوں گے۔ جب اِن میں سے کوئی بیمار ہوگا۔ تو اُن کی بیماری اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزار 1000 سالہ عبادت سے (زیادہ) افضل ہوگی۔ اے ابو ذرؓ اگر تم چاہو اِن کی شان میں کچھ اور بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! جب اِن میں سے کسی کو موت آئے گی۔ تو گویا آسمان والوں میں سے کسی کو موت آ گئی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ اہلِ اکرام میں سے ہوں گے۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو اِن کے بارے میں بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! اگر کوئی جوں (Lice) اِن کے کپڑوں میں گھس کر انہیں کاٹے گی۔ تو (اُس جوں کے کاٹے کی تکلیف کے بدلے) اللہ تعالیٰ اِنہیں 70 حج اور 70 عمروں کے برابر اجر عطا فرمائے گا۔ اور اِن کے لئے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے چالیس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہوگا۔ اور وہ غلام بھی اِتنے قیمتی کہ اِن میں ہر ہر غلام کی قیمت بارہ ہزار دینار ہو۔ اے ابوذرؓ اگر تم کہو تو مزید اِن کی شان بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! اِن میں سے جب کوئی اہلِ محبت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، تو اِس کے ہر ہر سانس کے بدلے دس لاکھ (Million) درجات لکھے جائیں گے۔ اے ابوذرؓ اگر تم کہو تو اِن کے بارے میں کچھ اور بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! اِن میں سے جب کوئی عرفات کے پہاڑ پر دو رکعت نماز پڑھے گا تو اُس کو حضرت نوحؑ کی ایک ہزار سالہ عمر جتنی عبادت کا ثواب دیا جائے گا۔

اے ابوذرؓ اگر تم کہو تو اِن کے بارے میں کچھ اور بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! اِن میں سے جب کوئی اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے گا۔ تو قیامت کے دن وہ بیان کردہ تسبیح اِن کے لئے اِس بات سے بھی بہتر ثابت ہوگی کہ دنیا کے پہاڑ سونے اور چاندی کے بن کر اُس کے ساتھ چلا کرتے۔

اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو اِن کے بارے میں مزید بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! جس نے عقیدت ومحبت کی نگاہ سے اِن کی طرف دیکھا تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات اِس کے بیت اللہ کی طرف دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگی۔ جس نے اِن کو دیکھا تو گویا اِس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا جس نے اِنہیں لباس پہنایا اور انہیں کھانا کھلایا تو گویا اِس نے اللہ تعالیٰ کو لباس پہنایا اور کھانا کھلایا۔

اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو اِن کے بارے میں مزید بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! وہ گناہ گار جو گناہ کرنے پر بضد ہوں اگر اِن کی محفل میں آ بیٹھے گا۔ تو اُٹھنے سے پہلے اُس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ پس تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اہلِ قلب کبھی سچے خوابوں کی صورت میں اسرارِ ملکوت کا مشاہدہ کرتے ہیں اور کبھی بحالتِ بیداری اُنہیں مشاہدہ ہوتا ہے جیسے کہ نیند میں ہوتا ہے جس سے اِنہیں ہر چیز کے معانی سمجھ آ جاتے ہیں یہ حالت اعلیٰ درجات میں سے ہے جو کہ (دراصل) درجاتِ انبیاء میں سے ہے۔ (کیونکہ) بے شک سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں پس تم اِن کے معاملے میں ڈرنا۔ اگر تم اِن کے معاملے میں غلطی کروگے تو تمھارے قصور کی حد تجاوز کر جائے گی اور تم ہلاکت میں پڑ جاؤ گیا یسی عقل سے جہالت بہتر ہے جو اُن کے انکار کی طرف راغب کرے۔ اولیاء اللہ کے اُمور سے جس نے انکار کیا تو گویا اُس نے انبیاء کا انکار کیا اور وہ دین سے مکمل طور پر خارج ہوگیا۔

آنحضرت رسولِ مُکرم ﷺ کی حضرت ابوھریرہؓ کو وصیت :

☆ پرہیزگار بنو۔ تاکہ عابد ترین انسان بنو۔ ☆ قناعت اختیار کرو۔ تاکہ خوش حال ترین انسان بنو۔ ☆ دوسروں کے لئے (بھی) وہی پسند کرو۔ جو تم اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ تاکہ سچے مسلمان بنو۔ ☆ اپنے ہمسائے سے نیک سلوک کرو۔ تاکہ تم مومن بنو۔ ☆ بہت مَت ہنسو۔ کہ زیادہ ہنسی قلب کو مردہ کردیتی ہے۔ ☆ حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔ کہ! تدبیر آدھی زندگی ہے۔ ☆ حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔ کہ! جب میرے بندے نے کسی نیکی کا ارادہ کیا۔ لیکن اس (نیکی) کو کیا نہیں۔ تو اس کے لئے ایک پوری نیکی لکھی گئی۔

عجیب سوالات اور آنحضرت نبی مکرم ﷺ کے مکمل، مختصر مگر جامع جوابات

مسند احمد اور کنز العمال میں یہ ایک مختصر واقعہ مع سوالات و جوابات آیا ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں۔ (کہ) حضرت رسولِ معظم و مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی (شاید بدو) حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ (کہ) مَیں آپ ﷺ سے دُنیا اور آخرت کے متعلق سوال کرتا ہوں۔ (تو آپ ﷺ نے) فرمایا۔ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ پوچھو۔

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں لوگوں میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **تقویٰ اختیار کرو۔ عالم بن جاؤ گے۔** (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں امیر (غنی) بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔کہ! **قناعت اختیار کرو۔ امیر ہو جاؤ گے۔** (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے۔ جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہو۔ لہذا تم لوگوں کو نفع پہنچانے والے بن جاؤ۔** (انشاء اللہ تعالیٰ)

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں سب سے زیادہ عدل کرنے والا بننا چاہتا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **لوگوں کے لئے وہی پسند کرو۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔**

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص بندہ بننا چاہتا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ کے خاص (الخاخ) بندے بن جاؤ گے۔

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں محسنین (احسان کرنے والوں) میں سے ہونا چاہتا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی اس طرح (سے) عبادت کرو۔ گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو۔ گو کہ تم اسے نہیں دیکھ سکتے۔ وہ تو تمھیں (یقیناً ہر وقت بلکہ ہر لمحہ) دیکھتا ہے۔

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **اپنے اندر اخلاقِ حسنہ پیدا کرو۔ ایمان مکمل ہو جائے گا۔**

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننا چاہتا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرو۔ اس کے فرمانبردار بن جاؤ گے۔**

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں گناہوں سے پاک صاف ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) حکم فرمایا۔ **پاک ہونے کے لئے جنابت سے غسل کیا کرو۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو گے۔ کہ تمھارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔**

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ روزِ قیامت نُور میں میرا حشر کیا جائے۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **ظلم مت کرو۔ قیامت کے دن نور میں جمع کئے جاؤ گے۔**

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں چاہتا ہوں۔ کہ! میرا رب متعالٰ مجھ پر رحم فرمائے۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **تم اپنے اوپر رحم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔** (ان شاءاللہ)

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں چاہتا ہوں۔ کہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و اکرام والا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) حکم فرمایا۔کہ! مخلوق سے اللہ تعالیٰ کی شکایت مت کرو۔ لوگوں میں عزت والے ہو جاؤ گے۔

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں چاہتا ہوں۔ کہ! میرے رزق میں وسعت پیدا ہو۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! طہارت پر ہمیشگی (اختیار) کرو۔ تمھارے رزق میں وسعت کر دی جائے گی۔

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بننا چاہتا ہوں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ محبوب رکھتے ہیں۔ تم بھی انہیں محبوب رکھو۔ اور جسے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ مبغوض رکھتے ہوں۔ تم بھی انہیں مبغوض سمجھو۔

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں چاہتا ہوں۔ کہ! اللہ تعالیٰ کے غصے سے محفوظ ہو جاؤں۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! کسی پر غصہ مت کرو۔اللہ تعالیٰ کے غصے سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ (ان شاءاللہ العظیم)

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں چاہتا ہوں۔کہ! میری دُعا قبول کی جائے۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! حرام سے بچو۔تمھاری دُعا قبول کی جائے گی۔

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں چاہتا ہوں۔کہ! اللہ تعالیٰ مجھے سرِعام رسوا نہ کرے۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو۔اللہ تعالیٰ تمھیں سرِعام رسوا نہیں کرے گا۔(ان شاءاللہ)

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ مَیں چاہتا ہوں۔کہ! اللہ تعالیٰ میرے عیوب پر پردہ پوشی فرمائے۔

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! تم اپنے بھائیوں کے عیوب پر پردہ پوشی کرو۔

☆ بدو نے عرض کی۔ کون سی چیز خطاؤں کو مٹا دیتی ہے؟

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) حکم فرمایا۔کہ! آنسو،خضوع (عاجزی) اور بیماری (خطاؤں کو مٹا دیتے ہیں)

☆ بدو نے عرض کی۔ کون سی نیکی اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ہے؟

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! حسنِ اخلاق، تواضع،آزمائش کے وقت صبر اور رضا بالقضاء۔

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی برائی کیا ہے؟

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) حکم فرمایا۔کہ! بد اخلاقی اور بخل (اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی برائیاں ہیں)

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ کون سی چیز اللہ تعالیٰ کے غصے کے غصے کو مٹاتی ہے؟

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! صدقہ پوشیدہ کرو۔اور صلہ رحمی کرو۔

☆ (اُس شخص نے) عرض کی۔ کون سی چیز دوزخ کی آگ کو بجھاتی ہے؟

(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) حکم فرمایا۔کہ! روزہ دوزخ کی آگ کو بجھاتا ہے۔

چند فرامینِ نبویہ ﷺ

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔کہ(کچھ) نادار لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔اور (انہوں نے) عرض کیا۔کہ! امیر اور رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت حاصل کر چکے۔حالانکہ جس طرح سے ہم لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔وہ بھی پڑھتے ہیں۔جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں۔وہ بھی رکھتے ہیں۔لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت (برتری) حاصل ہے۔کہ اس (مال و دولت کے ہونے) کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں۔عمرہ کرتے ہیں۔جہاد کرتے ہیں۔اور صدقے (بھی) دیتے ہیں۔ (جبکہ ہم ناداری و غربت و افلاس اور محتاجی کی وجہ سے یہ سب نہیں کر پاتے)) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔لو! مَیں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں۔کہ اگر تم اس کی پابندی کرو گے۔تو جو لوگ (اعمال یعنی حج،عمرہ یا صدقات کی وجہ سے) تم سے آگے بڑھ گئے ہیں۔انہیں تم پا لو گے۔اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا۔اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے۔سوئے ان کے،جو یہی عمل شروع کر دیں۔(عمل یہ ہے) ہر نماز کے بعد 33-33 مرتبہ تسبیح سبحان اللہ،تحمید الحمدللہ اور تکبیر اللہ اکبر کہا کرو۔ (یعنی ہر ایک کو 33 مرتبہ پڑھنا ہے)

☆ ایک صاحب حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے۔اور عرض کیا۔مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے۔جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو۔(تو) حضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔مَیں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔کیا تم اتنا کر سکتے ہو۔کہ جب مجاہد (فریضہء جہاد کی غرض سے) نکلے۔تو تم اپنی مسجد میں آ کر برابر نماز پڑھنی شروع کر دو۔اور کوئی سستی اور کاہلی تمہیں محسوس نہ ہو۔اسی طرح روزے رکھنے لگو۔اور کوئی دن بغیر روزے کے نہ گزرے۔ ان صاحب نے عرض کیا۔ بھلا ایسا کون کو سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ مجاہد کا گھوڑا جب رسی میں بندھا ہوا زمین پر (پاؤں) ارتا ہے۔تو اس پر بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

کجھ بُغض دی ریت وچ نہیں مِلدا   کجھ ہار تے جیت وچ نہیں مِلدا
مخلوقِ خدا نال پیار تے کر   رب صِرف مسیت وچ نہیں مِلدا

خصائلِ عصائے مبارکہ حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ : حضرت موسیٰؑ کا عصاء مبارک ابتدائے حال میں حکمت تھا۔پھر سراپا قدرت ہو گیا۔آپؑ جب اپنے سامان کو نہ اُٹھا سکتے۔تو عصا اُٹھا لیتا تھا۔آپؑ جب چلنے سے عاجز ہو جاتے۔تو عصا سواری بن جاتا تھا۔آپؑ کے بیٹھنے اور سونے کے وقت یہیٔ سا آپؑ کی حفاظت کرتا رہتا تھا۔اور تکلیف دہ چیزوں کو ہٹاتا رہتا تھا۔ضرورت کے وقت یہی عصاء آپؑ کے لئے درخت بن جاتا تھا۔اور آپؑ کو طرح طرح کے پھل پیش کرتا تھا۔اور جب آپؑ بیٹھتے تھے۔تو یہ عصاء مبارک آپؑ پر سایہ کرتا تھا۔

جنہاں عشق نمازاں پڑھیاں او کدی نئیں مردے   ولیاں دے درباراں اُتے وکھ لے ڈیوے بَلدے

متعلقاتِ نبویہ ﷺ ، خلفائے راشدین ، اھلِ بیت و اولیاء اللہؒ

میرے کریم آقا ﷺ یہ کرم نہیں تو کیا ہے ‏ ‏ ‏ مجھ جیسا کمترین بھی سیرت نگار ہے

اسماء النبی کریم ﷺ : محمد۔احمد۔ماحی۔حاشر۔عاقب۔خاتم۔مزمل۔مدثر۔رحمۃ اللعالمین۔طٰہٰ۔یٰسین۔قاسم۔المقفی۔نبی التوبۃ۔نبی الملاحم۔نبی الرحمۃ۔**رسول الملحمۃ**۔اِن اسمائے عظام کے علاوہ دیگر صحائف میں یہ اسمائے طیبات آئے ہیں۔**تورات** میں یہ اسمائے مبارکہ آئے ہیں۔احمد۔محمد حبیب الرحمٰن۔حمیاط۔حمطایا۔قدمایا۔پدیند۔احید۔طاب طاب۔احمد الضحوک القتال۔**انجیلِ مقدس** میں یہ اسمائے مبارکہ ہیں۔**مخمنا ز**۔حنطا۔فارقلیط۔بارقلیط۔یارقلیط۔**زبور** میں یہ اسمائے مبارکہ آئے ہیں۔حاط حاط۔فارقلیط۔فلاح۔**حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ** کے صحیفے میں اسمِ مبارک ''**یوذموذ**'' آیا ہے۔**حضرت شعیبؑ** کے صحیفے میں اسمِ مبارک ''**رکن المتواضعین**'' آیا ہے۔**حضرت شیثؑ** کے صحیفے میں اسمِ مبارک ''**اخوناخ**'' آیا ہے۔حضرت داؤدؑ کے نغموں میں آپ ﷺ کو اسمِ مبارک ''جبار'' سے پکارا گیا ہے۔دیگر کتبِ سماوی میں ''ماذ ماذ'' آیا ہے۔

☆ **نسب نامہء والدینِ محترم** : حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا حسب نسب (بطرفِ والدِ محترمؓ) یہ ہے۔حضرت ابوالقاسم محمد رسول اللہ ﷺ بن عبداللہؓ بن عبدالمطلب (شیبہ) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف (مغیرہ) بن قُصیٰ (زید) بن کلاب (حکیم) بن مرۃ بن کعب بن لوئی (کچھ کتب میں لیری ہے) بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمۃ بن مدرکہ بن الیاس بن مُضر بن نزار بن معد بن عدنان (یہاں تک بلا اختلاف درست ہے) بن حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہؑ بن حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہؑ (یاد رہے۔کہ! عدنان تک تمام ماہرین انساب کا اتفاق ہے۔اس کے بعد کچھ اختلاف ہے۔ بقول کچھ ماہرین کے۔عدنان بن اُد بن **الھمیسع** بن حمل بن قید بن اسمٰعیلؑ بن ابراہیمؑ) یاد رہے۔کہ! حضرت ابراہیمؑ سے حضرت آدمؑ کے نسب میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔اسی لئے آگے نہیں لکھا گیا۔ **(اسی طرح)** حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا حسب نسب (بطرفِ والدہ محترمہؓ) یہ ہے۔حضرت ابوالقاسم محمد رسول اللہ ﷺ بن آمنہؓ بن وہب بن عبدِ مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرۃ بن کعب ۔۔۔

☆ **ازواجِ مطہرات (امہات المؤمنین)** : حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ (جو کہ ہماری مائیں یعنی امہات المؤمنین کہلاتی ہیں) کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔01۔حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بنت خویلد۔02۔حضرت سودہ بنت زمعہ۔03۔حضرت عائشۃ الصدیقہؓ بنت حضرت سیدنا ابی بکر صدیقؓ۔04۔حضرت حفصہؓ بنت حضرت عمرِ فاروقؓ۔05۔ حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ سہیل۔06۔حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان۔07۔حضرت زینبؓ بنت جحش ۔08۔حضرت زینب بنت خزیمہ۔09۔حضرت جویریہؓ بنت حارث۔10۔حضرت صفیہؓ بنت حی۔11۔حضرت ریحانہ بنت زید۔12۔حضرت میمونہ بنت حارث۔(یاد رہے۔کہ!) حضرت علیؓ بن حسینؓ بن امیر المؤمنین علی المرتضیٰؓ نے ازواجِ مطہرات کی تعداد پندرہ بایں ترتیب بیان فرمائی ہے۔ حضرت خدیجہ کبریٰؓ۔حضرت سودہؓ۔حضرت عائشہ صدیقہؓ۔حضرت حفصہؓ۔حضرت ام حبیبہؓ۔حضرت زینبؓ بنت جحش۔حضرت میمونہؓ۔حضرت ام سلمہؓ۔حضرت زینبؓ بنت خزیمہ۔حضرت صفیہؓ۔حضرت عمرہؓ بنت معاویہ۔حضرت جویریہؓ۔حضرت قتیلہؓ۔حضرت ام شریکؓ۔حضرت لیلیٰؓ۔

☆ **نرینہ اولادِ پاکِ نبی ﷺ** : حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی نرینہ اولادِ پاکؓ کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

بقولِ عروۃ : حضرت قاسمؓ۔حضرت طاہرؓ۔حضرت عبداللہؓ۔حضرت مطیبؓ۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے ‏ ‏ ‏ دھر میں اسمِ محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

بقولِ سعید بن عبدالعزیز : حضرت ابراہیمؓ۔حضرت قاسمؓ۔حضرت طاہرؓ۔حضرت مطہرؓ۔(ایضاً) (بقول بعضے طاہر، مطہر اور مطیب ایک ہیں)

☆ **بناتِ پاکِ نبی ﷺ** : حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی چاروں بیٹیوں کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ۔ حضرت سیدہ زینبؓ۔ حضرت رقیہؓ۔ حضرت ام کلثومؓ۔

☆ **اعمام (چچا) پاکِ نبی ﷺ** : حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے گیارہ چچاؤں کے اسماء یہ ہیں۔حارث۔قثم۔زبیر۔حضرت حمزہؓ۔حضرت عباسؓ۔حضرت ابوطالب۔عبدالکعبہ۔حجل۔ضرار۔غیداق۔ابولہب۔(آنحضور نبی مکرم ﷺ کے صرف دو چچا کو شرف اسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔حضرت سیدالشہداء جناب حمزہؓ اور حضرت عباسؓ) **عمات (پھوپھیاں) پاکِ نبی ﷺ** : حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی پھوپھیوں کے اسماء یہ ہیں۔عاتکہ۔اروی۔ام حکیم۔برہ۔امیمہ۔حضرت صفیہؓ۔(آنحضرت ﷺ کی پھوپھیوں میں سے صرف حضرت صفیہؓ دولت اسلام سے مشرف ہوئیں)

☆ **غزواتِ پاکِ نبی ﷺ** : حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے جن لڑائیوں (غزوات) میں ازخود شریک ہوئے۔اُن کی تعداد نو ہے۔جن کے نام یہ ہیں۔غزوہ بدر۔غزوہ احد۔غزوہ خندق۔غزوہ بنی قریظہ۔غزوہ بنی مطلق۔غزوہ خیبر۔غزوہ فتح مکہ۔غزوہ حنین۔غزوہ طائف۔

☆ **معجزاتِ حضرت نبی مکرم ﷺ** : حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے بے شمار معجزات میں سے چند معجزات یہ ہیں۔

قرآنِ حکیم۔چاند کا دوٹکڑے ہونا۔سورج کا واپس پلٹنا۔استجابتِ دعا۔انگشتِ مبارکہ سے پانی بہنا۔قلیل پانی وکھانے کا بڑھ جانا۔کھانے کا ذکرِ الٰہی کرنا۔کنکروں کا ذکرِ الٰہی کرنا۔پتھروں اور درختوں کا سلام کرنا۔آپ ﷺ کے فراق میں کھجور کے تنے کا گریہ کرنا۔بکری کے زہریلے ران کا آپ ﷺ کو خبر دینا (کہ مَیں زہر آلود ہوں)۔آپ ﷺ کے بلاوے پر درخت کا چل کر آنا۔آپ ﷺ کے حکم سے دور دور کھڑے ہوئے درختوں کو بلانے پر مل جانا اور پھر دونوں کا اپنی اپنی جگہوں پر واپس چلے جانا۔ناتواں بکری کا دودھ والی بن جانا۔آپ ﷺ کے دستِ اقدس سے حضرت قتادہ بن نعمان انصاری ؓ کی آنکھ کے ڈھیلے کو اپنی جگہ سے نکلنے کے بعد پہلے والی جگہ پر ایسے رکھ دینا (یعنی Fix / Fit کر دینا) کہ جیسے آنکھ نکلی ہی نہ ہو۔آپ ﷺ کے لعاب دہن ڈالنے سے حضرت علی المرتضٰی ؓ کی آنکھ کا تندرست ہو جانا۔ آپ ﷺ کے دستِ شفاء پھیرنے سے حضرت عبداللہ بن عتیق کے ٹوٹے ہوئے پاؤں کا صحیح ہو جانا۔آپ ﷺ کی نشاندہی کے مطابق غزوہ بدر سے پہلے ہی مشرکین کی جگہوں کی اطلاع دینا۔آپ ﷺ کا ابی ابن خلف کی نسبت خبر دینا کہ یہ میرے ہاتھوں قتل ہوگا۔آپ ﷺ کا اپنی امت کے ایک گروہ کے متعلق خبر دینا کہ وہ حضرت ام حرام ؓ کی ہمراہی میں سمندر پار کر کے جہاد کریں گے۔آپ ﷺ کا زمین کے مشرق ومغرب کی فتح یابی کی خبر واطلاع دینا۔آپ ﷺ کا روم وفارس وکسریٰ کے خزانوں کے مفتوح ہونے کی خبر دینا۔حضرت حسن بن علی المرتضٰی ؓ کے دو بڑے بڑے اسلامی لشکروں میں ذریعہ صلح ہونے کی خبر دینا۔آپ ﷺ کا حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو لمبی عمر اور آپ ؓ سے کچھ لوگوں کو فائدہ اور کچھ کو نقصان ہونے کی خبر دینا۔آپ ﷺ کا شام عراق یمن کی فتوحات کی خبر دینا۔آپ ﷺ کا حضرت اویس قرنی ؓ کی بابت خبر دینا۔ آپ ﷺ کا اپنی امت میں سے ایک جماعت کا جو کہ ہمیشہ حق پر رہے گی، کی خبر دینا۔آپ ﷺ کا امت کو کئی فرقوں میں بٹ جانے کی خبر دینا۔آپ ﷺ کا اپنی امت کے متعلق کہ وہ شدید جنگ کریں گے کی خبر دینا۔آپ ﷺ کا حجاز کی زمین سے نکلنے والی آگ کی خبر دینا۔آپ ﷺ کا حضرت عمر فاروق ؓ اور حضرت عثمان غنی ؓ کی شہادت کی خبر دینا۔آپ ﷺ کا حضرت فاطمہ ؓ کے غم کو دیکھتے ہوئے خبر دینا کہ تم بھی جلد ہی (انتقال کر کے) میرے پاس آ ؤ گی۔اور آپ ﷺ کا حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کے علم (فقہ) کی خبر دینا۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو   ورنہ کم نہ تھے کروبیاں

طاسین السراج :

جناب حضرت منصور ابنِ حلاج ؒ (کامل ولی) اپنی یگانہ روزگار کتاب ''**طواسین**'' میں رقم طراز ہیں۔کہ!

طاسین (**طٰسٓ**) غیب کے نور کا ایک چراغ تھا۔جو کہ خوش قسمتی سے اِس دنیا میں ظاہر ہوا۔اور پھر لوٹ آیا۔اور وہ نورانی چراغ تمامی اقسام کے چراغوں سے بڑھ گیا۔اور بالآخر تمام روشنیوں پر غالب آ گیا۔اِس کی تجلی اِس طرح سے آشکار ہوئی کہ تمام ماہتاب اِس کے سامنے ماند پڑ گئے۔اِس نور (یعنی آفتابِ رسالت مآب ﷺ) کا بھید بروج کے آسمان میں ہے۔اور وہی عظیم ستارہ ہے۔جس کا بُرج فلک حرکت میں ہے۔ حق تعالیٰ نے اِس نور (سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ) کا اسم مبارک، آپ ﷺ کی جمعیت کی خاطر کی وجہ سے اُمی (یعنی ایسا شخص جس کا دنیا میں کوئی انس وجن یا ملائک اُستاد نہ ہو) رکھا۔آپ ﷺ ہی کو عظمتِ نعمت کی بِناء پر ''**باشندہء حرم**''، کے لقب سے ملقب کیا۔اور آپ ﷺ ہی کو اِس تمکنت کی وجہ سے جو کہ آپ ﷺ کو قربِ خداوندی کی وجہ سے حاصل ہے۔''مکی''، کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے۔(**الم نشرح لک صدرک**) بلاشُبہ حق تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سینے کو کشادہ کیا۔ (**ورفعنا لک ذکرک**) آپ ﷺ کے مرتبہ کو بلند کیا۔ (**من یطع الرسول فقد اطاع اللہ**) اور آپ ﷺ کے حکم کو واجب التعظیم بنایا۔

میرا وردِ لب پہ ہے یا نبی ﷺ   میرا قلب مقامِ حبیب ﷺ ہے
میں مریضِ عشقِ رسول ﷺ ہوں   وہ حبیب ﷺ ہی میرا طبیب ہے

(**ووضعنا عنک وزرک**) اور آپ ﷺ پر سے آپ ﷺ کا بوجھ ہم نے اُتار دیا ہے۔(**الذی انقض ظھرک**) آپ ﷺ کے اِس بوجھ کو اُتار دیا۔جس نے آپ ﷺ کی کمر توڑ رکھی تھی۔(بالآخر) آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کے ماہتاب کو ظاہر فرمایا۔(**لیظھرہ علی الدین کلہ**) چنانچہ یمامہ کے بادلوں سے وہ عظیم چاند طلوع ہوا۔اور آفتاب بن کر چمکا۔اور معجزات کے کان سے آپ ﷺ کے رشد وہدایت کا چراغ جگمگایا۔(اور) آپ ﷺ نے جو خبر دی وہ اپنے رب کے خصوصی فضل وکرم اور اپنی حکمت وبصیرت اور عقل وفہم کی بناء پر دی ہے۔اور جن چھ چیزوں کا حکم دیا۔(ان چھ چیزوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف کی آیات نمبر **157-156** میں کیا ہے) (جو کہ دراصل ربِ متعال نے آپ ﷺ پر القاء، الہام اور وحی کیا) وہ چھ چیزیں اپنی سیرت کی سچائی پر دیا ہے۔ **1** پہلے پہل آپ ﷺ مقامِ حضور پر قائم ہوئے۔(یعنی اللہ اور اُس کے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا) 2 پھر دوسروں کو حاضر فرمایا۔(امر بالمعروف کا حکم دینا) 3 اول حق کے معاملات کو واضح فرمایا۔(نہی عن المنکر سے روکنا) 4 پھر آگاہی دی۔(صاف ستھری چیزیں اِن پر ہلال ٹھہراتے ہیں) 5 پہلے آپ ﷺ نے راستہ بتایا۔(گندی چیزیں اِن پر حرام قرار دیتے ہیں) 6 پھر قصد فرمایا۔(اور وہ بوجھ ان سے دور کرتے ہیں۔جو اِن پر پڑا ہوا ہے) درحقیقت آپ ﷺ کو بجز حضرت صدیق اکبر ؓ کے کسی اور نے نہ ہی دیکھا اور نہ ہی سمجھا۔کیونکہ اُنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ حقیقی ودائمی موافقت وموانست کی ہے۔اور آپ ﷺ کا ہمیشہ ساتھ دیا ہے۔یقیناً اِن دونوں کے درمیان جدائی کرنے والا کوئی باقی نہ تھا۔نہ جانے کیوں! ایک گروہ **حضرات شیخین** ؓ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ) کا دشمن بنا ہوا ہے۔

کھلتے نہیں اِس قلزمِ خاموشی کے اَسرار   جب تک تُو اِسے ضربِ کلیمی سے نہ چیرے

☆ جلیل القدر صحابہء کرامؓ ☆

صحابہؓ کی فضیلت :قرآنِ حکیم میں آیا ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ ان تمام مومنوں سے راضی ہوگا۔جو درخت کے نیچے آپ ﷺ سے بیعت کر رہے تھے۔(سورہ فتح) جس نے درخت کے نیچے بیعت کی۔وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔(جامع ترمذی) اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے متعلق فرمایا۔جو دل چاہے کرو۔مَیں نے آپؓ لوگوں کو بخش دیا ہے۔(صحیح مسلم) میرے کسی صحابی کو گالی مت دو۔اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے۔تو وہ نہ ان کے ایک مد(حصہ) کے برابر ہوسکتا ہے۔اور نہ ہی آدھے مد کے برابر۔(صحیح بخاری) سب سے بہتر لوگ میرے دَور کے ہیں۔(یعنی صحابہؓ) پھر جوان کے بعد آئیں گے (یعنی تابعی) اور پھر جوان کے بعد آئیں گے۔(یعنی تبع تابعین) صحیح بخاری۔) اللہ تعالیٰ میری اُمت کے جس شخص سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔تو اس کے دل میں صحابہؓ کی محبت ڈال دیتا ہے۔(جامع ترمذی) **الصحابة کلهم عدول** ۔تمام صحابہؓ عادل ہیں۔(عادل بمعنی انصاف پسند اور حق گو ہیں)

فضیلتِ خُلفائے راشدینؓ : **انـا مدینة العلم.و ابی بکرؓ اسا سها.و عمرؓ حیطا نها.و عثمانؓ سقفها.و علیؓ با بها** ۔ ں علم کا شہر ہوں۔اور ابی بکرؓ اس کی بنیادیں ہیں۔اور عمرؓ اِس کی دیواریں ہیں۔ورعثمانؓ اِس کی چھت ہیں۔اور علیؓ اِس کے دروازے ہیں۔(الدیلمی)

☆ **حضراتِ خلفائے راشدینؓ** : حضرت نبی مکرم ﷺ کے وصال کے بعد خلیفہء برحق اور امامِ مطلق کی ترتیب یہ ہے۔ حضرت سیدنا ابی بکر صدیقؓ۔حضرت سیدنا عمر فاروقؓ۔حضرت سیدنا عثمانِ غنیؓ۔حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ۔حضرت حسن بن علیؓ۔

(یاد رہے۔کہ) اکثر علمائے مفسرین، محدثین اور مجتہدین نے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو بھی خلافتِ راشدہ میں شامل کیا ہے۔

علـمِ معـرفت : رہی صحابہ کرامؓ کی ظاہری اقتداء۔تو یہ تمام عُلماء وفُقہاء کے ہاں مشہور ہے۔کہ علمِ حدود(تعزیرات)، احکامِ شریعہ(فرائض وسننِ نبویہ ﷺ) اور حلال وحرام کے بارے میں پائی جاتی ہے۔چنانچہ ان کے رہنما ہونے کے بارے میں آنخضور فیضِ گنجور ﷺ کا(جامع ترمذی، احمد اور طبرانی) میں ارشاد نبوی ﷺ ملتا ہے۔(کہ) آپ ﷺ نے ارشادات فرمائے۔کہ!

☆ میری تمام اُمت پر سب سے زیادہ رحم دِل ابوبکرؓ ہیں۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے سب سے مضبوط عمر فاروقؓ ہیں۔ ☆ صدقِ دل سے حیا میں حضرت عُثمانِ غنیؓ سب سے بڑھ کر ہیں۔ ☆ سب سے علم فرائض(وراثت) کے ماہر حضرت زیدؓ ہیں۔ ☆ حضرت معاذ بن جبلؓ حلال وحرام کے مسائل سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ ☆ حضرت ابی بن کعبؓ علمِ قرات میں سب سے ماہر ہیں۔ ☆ حضرت علی المرتضیٰؓ شرعی فیصلے کرنے میں سب سے زیادہ ماہر ہیں۔ ☆ حضرت ابودرداءؓ جیسا سچا نہ تو آسمان میں موجود ہے۔اور نہ ہی اس سرزمین پر۔ اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ! **وما قدر وا اللـه حق قدره** ۔(ترجمہ) تم نے نہ جانا اللہ تعالیٰ کو حق جاننے کا۔اسی ضمن میں رسولِ معظم ﷺ فرماتے ہیں۔کہ! اگر تم اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کروحقِ عرفان تک۔تو یقیناً تم دریا پر چلنے لگو گے۔اور تمھاری دعا سے پہاڑ متزلزل ہو جائیں گے۔معرفت الٰہی کی دو اقسام ہیں۔ایک علمی۔اور دوسری حالی۔

☆ **حضـراتِ عشرہ مبشرہؓ** : وہ دس جلیل القدر صحابہءکرامؓ کہ جن کو آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے ان کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی۔اُن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔حضرت سیدنا ابی بکر صدیقؓ۔حضرت سیدنا عمر فاروقؓ۔حضرت سیدنا عثمانِ غنیؓ۔حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ۔حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ۔حضرت زبیر بن العوامؓ۔حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔حضرت سعید بن زیدؓ۔حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ۔

☆ **حضرت سید نا ابو بکر صد یقؓ** :آپؓ کا نام عبد اللہ، کنیت ابوقحافہ، والد کا نام عثمان، والدہ کا نام ام الخیر سلمہ اور قبیلے کا نام تمیم تھا۔آپؓ کی ازواج کے اسماء۔قتیلہ، ام رومان، اسماء بنت عمیس ام حبیبہ خارجہ بنت زید۔آپؓ کے صاحبزادوں کے اسماء۔عبد اللہؓ، عبد الرحمانؓ اور محمدؓ۔آپؓ کی بیٹیوں کے نام۔حضرت عائشہ صدیقہؓ(ام المؤمنین)، اسماء اور ام کلثومؓ۔والدِ محترم کی طرف شجرہ نسب یہ ہے۔عبد اللہؓ(ابوبکر صدیقؓ) بن عثمانؓ بن عامر بن عمرو بن سعد بن تمیم بن کلاب۔۔۔والدہ کی طرف شجرہ یہ ہے۔عبد اللہ(ابوبکر صدیق) بن ام الخیر سلمہؓ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تمیم بن کلاب۔۔۔(کلاب سے عدنان تک آنحضرت نبی مکرم ﷺ والا سلسلہ ہے) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مشہور قول یہ ہے۔ **عـرفت محمد ﷺ بربی و عرفت ربی بمحمد ﷺ** ۔ مَیں نے محمد ﷺ کو رب کے ذریعہ سے جانا۔اور رب کو محمد ﷺ کے ذریعہ سے جانا۔

خلافت و ولایت کا ملہ حضرت ابو بکر صدیقؓ :

سب سے پہلے خلیفہء اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے باذن اللہ تعالیٰ حکومتِ اسلامی کے پرچم کو لہرایا۔اور احکامِ شریعتِ محمدی ﷺ کو سر بلند فرمایا۔آپؓ قبیلہء قریش میں بہت ہی زیادہ معزز اور مالدار اشخاص میں سے تھے۔لیکن آپؓ نے باطن کی کسی کو خبر نہ دی۔اور نہ ہی کوئی علامت ونشانی بتائی۔ دوسروں کو احکامِ ظاہری یعنی شریعت کے احکامات(اوامرونہی) کا سختی سے پابند بنایا۔انہوں نے اسلامی مملکت کو مستحکم بنیادوں پر استوار فرمایا۔کیونکہ! آنخضور ﷺ کے وصال کے بعد فتنوں اور شورشوں نے سر اُٹھا کر ہجوم کیا۔فتنہء ارتداد، قبائلی عصبیت، خاندانی نجابت کا استحقاق، باغیوں کی جانب سے سرکشی کے نئے نئے خطرات، مملکت کو قرآن وسنت کے اصول وضوابط پر حرف بحرف اور من وعن قائم رکھنا غرضیکہ بہت سے نازک اور مشکل مراحل انہیں باحوصلہ رفیق رسول ﷺ نے کمالِ حسن، تدبر وتفکر خداداد عقلی ذہانت وفطانت، سیاسی فراست اور دینی استقامت سے بخوبی طے کروائے۔آنخضور ﷺ نے فرمایا تھا۔کہ! ''اگر ابوبکرؓ کے ایمان کا موازنہ تمام اُمت کے ایمان کے ساتھ کیا جائے۔تو(بھی) آپؓ کا ایمان سب پر غالب رہے۔'' کیونکہ! آپؓ ولایت کے اُس عظیم ترین مقام ومرتبہ

اور درجہ پر فائز المرام تھے۔کہ! وہاں کوئی بھی دوسر صحابیؓ یا ولی قطعاً نہیں پہنچ سکتا۔لیکن سلسہ ء ولایت کو آب و تاب کے ساتھ جاری نہ کر سکے۔فقط ایک ہی سلسلہ عالیہ (نقشبندیہ) آپؓ سے جاری ہو سکا۔کیونکہ! آپؓ کو ظاہری حکومتی ذمہ داریوں کی وجہ سے بہت قلیل وقت میسر ہو سکا۔لیکن پھر بھی خود تو باطن کی طرف متوجہ رہا کرتے تھے۔مگر خلق سے روپوش رہا کرتے تھے۔اسی طرح آنحضور ﷺ نے فرمایا۔کہ! ''جو کہ مُردہ کو راستہ میں چلتا ہوا دیکھنے کا خواہاں ہو۔وہ ابن ابی قحافہؓ کو دیکھ لے۔'' کیونکہ! آپؓ نے یادِ حق میں اپنی ذات کو اس قدر فنا کر دیا تھا۔کہ! حق تعالیٰ ہی کی طرف سے انعامی طور پر دائمی بقاء حاصل ہوئی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تعریف اور امتیازی خصوصیات بزبانِ مصطفی ﷺ

☆ مَیں نے جس کسی کے سامنے اسلام پیش کیا۔اس نے (شروع میں) تامل ضرور کیا۔مگر ابو بکرؓ نے بغیر کسی تامل کے دعوتِ اسلام پر لبیک کہا۔(صحیح بخاری) ☆ابو بکرؓ کے مال نے مجھے جتنا نفع پہنچایا۔کسی اور کے مال نے اتنا نہیں پہنچایا۔ ☆ جو علم و فضل میں سب سے برتر ہو۔وہی امامت کا حقدار ہے۔☆کسی قوم کو یہ لائق نہیں ہے۔کہ! ان میں ابو بکرؓ ہوں۔اور امامت کوئی دوسرا کرے۔ ☆ابو بکرؓ کو حکم دو۔(کہ!) وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ☆تم غار میں بھی میرے ساتھی ہو۔اور حوضِ کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو گے۔ ☆عمرؓ کی تمام نیکیاں ابو بکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ ☆اے ابو بکرؓ! میری اُمت میں سب سے پہلے آپؓ جنت میں جائیں گے۔ ☆سوائے نبیؑ کے آفتاب کسی ایسے شخص پر طلوع یا غروب نہیں ہوا۔جو ابو بکرؓ سے زیادہ بزرگ ہو۔ ☆سوائے انبیاءؑ کے ابو بکرؓ سب آدمیوں سے بہتر ہیں۔☆آپ ﷺ نے فرمایا۔اور مجھے اُمید ہے۔کہ تم (اے ابو بکرؓ) بھی انہیں میں سے ہو گے (جنہیں جنت کے تمام ہی دروازوں سے بلایا جائے گا)۔ ☆ آپ ﷺ نے فرمایا۔اگر میں کسی کو خلیل (دوست) بناتا۔تو ابو قحافہؓ کے بیٹے (ابو بکرؓ) کو خلیل بناتا۔☆ آپ ﷺ نے فرمایا۔ابو بکرؓ! میری اُمت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے شخص آپؓ ہی ہو گے۔☆ آپ ﷺ نے فرمایا۔مجھ پر جس کسی کا احسان تھا۔مَیں نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔مگر ابو بکرؓ کے مجھ پر وہ احسان ہیں۔(کہ) جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ انہیں روزِ قیامت عطا فرمائے گا۔☆ اگر ابو بکرؓ کا ایمان اور زمین والوں کا ایمان تولا جائے۔تو ابو بکرؓ کا ایمان بھاری ہو گا۔ ☆ آپ ﷺ نے فرمایا۔ابو بکرؓ کے دروازے کے علاوہ جتنے بھی دروازے مسجد میں کھلتے ہیں۔سب بند کر دو۔

☆ **حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظمؓ** : آپؓ کا نام عمر،کنیت ابو حفص اور لقب فاروقِ اعظم ہے۔والدِ محترم کا نام خطاب اور والدہ ماجدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم (یا ہشام) بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہے۔آپؓ کی نو ازواج کے اسماء یہ ہیں۔حضرت زینبؓ۔حضرت ام کلثومؓ بنت علی المرتضیٰؓ۔عاتکہؓ۔ام حکیم۔فقیہ۔لہیہ۔ام ولد۔قریبہ اور ملکیہ۔(قریبہ اور ملکیہ کے اسلام نہ لانے کی وجہ سے آپؓ نے دونوں کو طلاق دے دی) آپؓ کے صاحبزادوں کے اسماء۔عبداللہؓ۔عبدالرحمان الاکبرؓ۔زید الاکبرؓ۔عاصمؓ۔عیاضؓ۔زید الاصغرؓ۔عبید اللہؓ۔عبدالرحمان الاصغرؓ۔عبدالرحمان الاوسطؓ۔جبکہ آپؓ کی صاحبزادیوں کے اسماء۔حفصہؓ (ام المؤمنین زوجِ رسول اللہ ﷺ)۔رقیہؓ۔فاطمہؓ۔زینبؓ۔نسبِ والدِ محترم کا یہ ہے۔عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قراط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی۔۔۔(لوی سے عدنان تک آنحضرت نبی مکرم ﷺ والا سلسلہ ہے)

آپؓ کا مشہور قول ہے۔کہ! اگر اونٹ کا بچہ نہر فرات کے کنارے پیاسا مر جائے۔تو مجھے ڈر ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ مجھ سے حساب لے گا۔

☆ **خلافت و ولایتِ کاملہ حضرت عمر فاروقؓ** : جب عدالتِ خلافت حضرت امیر المؤمنین عمرِ فاروقؓ کو نصیب ہوئی۔تو آپؓ نے عدل و انصاف کی حکومت باحسن طریق سے کی۔جو باطنی نسبت اور فیض جناب آنحضرت ﷺ سے میسر ہوا۔اس کو صِرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھا۔اس میں سے کسی کو حصہ نہیں مل سکا۔اسی لئے آپؓ سے سلسلہء ولایت نہیں چلا۔تکمیلِ مدارج اور مقامات باطنیہ کو ظاہر سے باطن کی جانب مکمل توجہ دی۔اور سب سے روپوشی اختیار فرمائی۔(بقول حضرت حسن بصریؒ)! اگر تم چاہتے ہو کہ! تمھاری محافل پاکیزہ اور خوشگوار ہوں۔تو حضرت عمر فاروقؓ کی باتیں کیا کرو۔(بقول حضرت سلطان باہوؒ) طالبِ مولیٰ کو عدل و محاسبہ میں حضرت عمرِ فاروقؓ کی طرح ہونا چاہیئے۔آپؓ درحقیقت مرادِ رسول اللہ ﷺ تھے۔کہ جنھیں اللہ تعالیٰ سے آنحضرت ﷺ نے مانگا تھا۔جب حضرت عمر فاروقؓ ایمان لائے۔تو حضرت جبرائیلِ امینؑ تشریف لائے۔اور عرض کیا۔یا محمد مصطفی ﷺ! بے شک (آج) اہلِ آسمان نے حضرت عمر فاروقؓ کے اسلام لانے پر خوشیاں منائی ہیں۔اور مبارک بادیں دی ہیں۔حضرت عمر فاروقؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کی دعوت بالکل عام ہو گئی۔مسلمان کعبہ شریف میں حلقہ وار بیٹھنے لگے۔طواف بھی کرنے لگے۔ابن عساکر کی ایک روایت ہے۔کہ! حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں۔کہ! قرآنِ مجید میں اس طرح کی باتیں بھی ہیں۔جو حضرت عمر فاروقؓ کی رائے کے موافق ہیں۔(اسی طرح) حضرت ابنِ عمرؓ نے فرمایا۔کہ! جب کسی چیز کے متعلق کلام کریں۔اور حضرت عمر فاروقؓ بھی اپنی رائے پیش کریں۔تو قرآنِ حکیم (بھی) حضرت عمر فاروقؓ کی رائے کے مطابق ہوتا ہے۔(حدیث) آپؓ نے فرمایا۔کہ! میرے رب عزوجل نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔مَیں نے کہا۔یارسول اللہ ﷺ! اگر ہم مقامِ ابراہیمؑ کو مصلی بنالیں۔تو یہ آیت نازل ہوئی۔ **واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی** ۔(سورہ بقرہ۔125) ☆آپؓ نے فرمایا۔کہ! مَیں نے کہا۔یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے پاس اچھے اور بُرے انسان آتے ہیں۔اگر آپ ﷺ ان کو حکم دیں۔تو وہ پردہ کر لیا کریں۔تو آیاتِ حجاب کا نزول ہوا۔ ☆ نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات غیرت کی وجہ سے جمع ہوئیں۔آپؓ نے فرمایا۔کہ! اگر رسول اللہ ﷺ آپؓ کو طلاق دے دیں۔تو ان ﷺ کا رب عزوجل ان ﷺ کو آپؓ سے بہتر ازواجِ مطہرات عطا فرما دے گا۔تو اس کے مطابق آیت کا نزول ہوا۔ ☆ آپؓ نے فرمایا۔کہ! اے اللہ عزوجل! شراب کے متعلق ہم کو شافی بیان عطا فرما دے۔تو اللہ تعالیٰ نے اس کی حُرمت کا حکم نازل فرمایا۔ ☆آپؓ نے فرمایا۔کہ! جب آیتِ کریمہ ''**ولقد خلقنا الانسان من**

سللة من طین ''کا نزول ہوا۔تو میں نے کہا۔''**فتبارک اللہ احسن الخالقین** ''۔(بڑی برکت والا ہے وہ اللہ۔جوسب سے خوبصورت بنانے والا ہے) تو یہی آیتِ کریمہ انہی الفاظ کے ساتھ اتاری گئی۔ ☆ صحیح بخاری شریف میں حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے۔(کہ) جب عبداللہ ابن ابی فوت ہوا۔تو رسول اللہ ﷺ کو اس کے جنازے کے لئے کہا گیا۔تو آپ ﷺ نے اس کے لئے قیام فرمایا۔تو مَیں بھی اُٹھ کر آپ ﷺ کے سینے کے پاس کھڑا ہو گیا۔میں نے کہا۔یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کے دشمن ابن ابی پر آپ ﷺ جنازہ ادا فرمائیں گے۔حالانکہ! اس نے فلاں روز اس طرح کہا تھا۔اللہ تعالیٰ کی قسم! ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا۔کہ اِس آیتِ کریمہ کا نزول ہوا۔''**ولا تصل علی احد منھم مات ابدا**۔''اوران میں سے کسی کی میت پر نمازِ جنازہ نہ پڑھنا (سورہ توبہ۔84) ☆ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے۔کہ! جب نبی کرم ﷺ منافقین کے لئے کثرت سے استغفار فرمانے لگے۔تو حضرت عمر فاروقؓ نے کہا۔(کہ) اِن کے لئے استغفار کرنا یا نہ کرنا مساوی ہے۔تو اس آیتِ کریمہ کا نزول ہوا۔''**سواء علیھم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم**۔''(سورہ منافقون۔6) ان کے حق میں برابر ہے۔کہ! آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں۔اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔یقیناً! اللہ تعالیٰ ان نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(سورہ المنافقون) ☆ دو اشخاص تنازعہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔(تو) آپ ﷺ نے ان دونوں کے مابین فیصلہ فرمادیا۔جس کے خلاف آپ ﷺ نے فیصلہ فرمادیا۔اُس نے کہا۔(کہ) ہم حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس جاتے ہیں۔جب دونوں آپؓ کے پاس آئے۔تو ایک شخص نے کہا۔نبی کریم ﷺ نے اس کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرمادیا ہے۔اس نے کہا۔ہم حضرت عمر فاروقؓ کے پاس جاتے ہیں۔آپؓ نے فرمایا۔کیا یہ بات اسی طرح ہے۔اس نے کہا۔ہاں۔(تو) حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا۔میرے آنے تک (تم) دونوں اپنے مقام پر کھڑے رہنا۔تو آپؓ تلوار لے کر باہر تشریف لائے۔اور اس آدمی کا سر قلم کردیا۔اور دوسرا بھاگ نکلا۔اور جا کر رسول اللہ ﷺ سے کہا۔(کہ) حضرت عمر فاروقؓ نے میرے رفیق کو قتل کردیا ہے۔(تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔مَیں اس طرح سوچتا ہی نہیں ہے۔کہ! حضرت عمر فاروقؓ ایک مومن کے قتل کی جرأت کر سکتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ کریمہ اُتاردی۔''**فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما**۔''(سورہ النساء۔65) آپ کے پروردگار کی قسم! جب تک یہ لوگ اپنے تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں۔اور جو (بھی) فیصلہ آپ کردیں۔اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں۔بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں۔تب تک مومن نہیں ہوں گے۔(اس آیتِ کریمہ کے نزول کے بعد) حضرت عمر فاروقؓ اس شخص کے قتل سے بری الذمہ قرار پائے۔ ☆ حضرت عمرؓ سے روایت ہے۔(کہ) حضرت بلالِ حبشیؓ اذان میں فرمایا کرتے تھے۔''**اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ حی علی الصلوٰۃ**''(تو) حضرت عمر فاروقؓ نے اِن کو کہا۔اس (**اشھد ان لا الہ الا اللہ**) کے بعد کہا کرو۔''**اشھد ان محمد رسول اللہ**''(تو) نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے بلالؓ! اسی طرح کہا کرو۔جس طرح عمرؓ کہتے ہیں۔

بقول حضرت علامہ ابنِ حجر ہیتمی مکیؒ (متوفی **974**ھ)! آپؓ (یعنی حضرت عمر فاروقؓ) کے فضائل میں چونتیس **34** احادیثِ نبویہ ﷺ بیان کی گئی ہیں۔لیکن اکثر احادیثِ مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ذکر میں بیان کی گئی ہیں۔جو آپؓ کے فضائل پر دال ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کی تعریف اور امتیازی خصوصیات بزبانِ مصطفی ﷺ

☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔تم (لوگوں) سے پہلی اُمتوں میں محدث ہوتے تھے۔اگر میری اُمت میں کوئی محدث ہے۔تو وہ حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ سے ارشاد فرمایا۔(کہ) اس ذات کی قسم ہے۔(کہ) جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے۔کہ شیطان اُس راستے پر نہیں چلے گا۔(کہ) جس پر آپؓ چل رہے ہوں۔بلکہ دوسرے راستے کو لے گا۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی۔(کہ) اے اللہ عزوجل! عمر بن خطابؓ کے ذریعہ سے اسلام کو عزت عطا فرما۔ ☆ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔کہ! مَیں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔کہ! اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروقؓ کی زبان پر حق جاری فرمادیا ہے۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروقؓ کے قلب وزبان پر حق جاری فرمادیا ہے۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔تو عمر بن خطابؓ ہوتے۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) حضرت عمرؓ پہلے شخص ہیں۔(کہ) جن سے حق مصافحہ کرے گا۔اور ان کو سلام کہے گا۔اور ان کو ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) حضرت عمر فاروقؓ جنت والوں کے چراغ ہیں۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) یہ (حضرت عمر فاروقؓ) فتنہ کو بند کرنے والے ہیں۔اور اپنے ہاتھ سے حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ فرمایا۔(کہ) جب تک عمرؓ آپ لوگوں کے مابین حیات رہیں گے۔آپ کے اور فتنوں کے مابین مضبوطی سے دروازہ بند رہے گا۔ ☆ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے۔کہ! حضرت جبرائیلِ امینؑ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔اور کہا (کہ) حضرت عمرؓ کو سلام دیجئے۔کہ اس کی ناراضگی، عزت اور رضا کا حکم ہے۔(ایک اور روایت میں ہے۔کہ) میرے پاس جبرائیلِ امینؑ نے آکر کہا۔(کہ) عمرؓ کو سلام دے دیجئے۔اور (ان کو) بتائیے۔کہ! اس کی رضا، حکم اور اس کی ناراضگی عزت ہے۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) حضرت عمر فاروقؓ سے شیطان (بھی) ڈرتا ہے۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) آسمان کے تمام فرشتے حضرت عمرؓ کی عزت کرتے ہیں۔اور زمین کے تمام فرشتے حضرت عمر فاروقؓ سے خوف کھاتے ہیں۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) میرے بعد سچ حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ ہوگا۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا۔(کہ) میرے بعد عمر فاروقؓ جہاں بھی ہوں گے۔حق ان کے ساتھ رہے گا۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) عمرؓ سے بہتر شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔ ☆حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے۔کہ! حضرت ابوبکر صدیقؓ سے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا۔(کہ) اے وہ شخصؓ! جو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب لوگوں سے بہتر ہیں۔(تو) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا۔اگر تم یہ کہتے ہو۔تو مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے۔عمرؓ سے افضل کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔ ☆حضرت جبرائیلِ امینؑ نے مجھ (حضور نبی کریم ﷺ) سے کہا۔اسلام کو عمرؓ کی موت پر رونا چاہیئے۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) اے میرے بھائی (عمرؓ)! ہمیں اپنی دعا میں بھول نہ جانا۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے میرے بھائی (عمرؓ)! ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔اور ہمیں بھول نہ جانا۔ یاد رہے۔کہ! حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ مبارک حضرت علی المرتضیٰؓ اور عاشوراء کی معاونت سے میں فقہ کی ترتیب وتدوین پر بہت زیادہ کام ہوا۔

حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کو چار قسم کی عبادات میں لذت (مزہ) کا قوی احساس ہونا :

☆ اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے وقت۔☆ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچتے وقت۔ ☆ثوابِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو بھلائی کی تلقین کرتے وقت۔ ☆ غضبِ الٰہی سے خوف کی خاطر لوگوں کو برے افعال سے منع کرتے وقت۔

تکلیف کے صلے میں چار انعاماتِ الٰھیه :

حضرت عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے۔کہ مجھے جب بھی کوئی تکلیف پہنچی۔تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار انعاماتِ الٰہیہ مِل جایا کرتے تھے۔☆ کسی دینی معاملے میں کوئی تکلیف نہیں آئی۔ ☆ کوئی ایسی تکلیف نہیں آئی جو نا قابل برداشت ہو۔ ☆ کسی تکلیف پر میں رضائے الٰہی سے محروم نہیں رہا۔ ☆ مجھے ہر تکلیف پر اجر کا پکا یقین ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ فرماتے ہیں۔کہ! صبر وشکر دو اونٹ ہیں۔تو میں جس پر چاہتا۔بے دھڑک سوار ہو جایا کرتا۔

حضرت سیدنا عثمانِ غنیؓ :

آپؓ کا نام عثمانؓ،کنیت ابوعبداللہ،لقب ذی النورین اور غنی ہے۔آپؓ کے والدِ محترم کا نام ونسب عثمانؓ بن عفان ابن العاص بن امیہ ابن عبد شمس ابن عبدِ مناف (عبدِ مناف سے عدنان تک آنحضرت نبی مکرم ﷺ والا سلسلہ ہے) جبکہ آپؓ کی والدہ ماجدہ کا نام اروی بنت کریز تھا۔آپؓ کی آٹھ بیگمات کے اسماء یہ ہیں۔حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ۔حضرت ام کلثومؓ بنت رسول اللہ ﷺ۔بنت بنی سعد۔فاطمہ بنت ولید۔ملکیہ۔رحلہ۔ام ولد۔نائلہ بنت فافتہ کلبیہ۔آپؓ کے آٹھ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔عبداللہ اکبرؓ۔عبداللہ اصغرؓ۔ابانؓ۔خالدؓ۔عمرؓ۔سعیدؓ۔ولیدؓ۔عبدالملکؓ۔آپؓ کی آٹھ بیٹیوں کے نام یہ ہیں۔مریم الکبریٰؓ۔عائشہؓ۔ام ابانؓ۔ام عمرؓ۔مریم صغریٰؓ۔ام سعیدؓ۔ام النبینؓ۔ام ایوبؓ۔

چار چیزوں میں بھلائی :

حضرت عثمانِ غنیؓ نے فرمایا کہ میں نے معلوم کرلیا ہے۔کہ! ساری بھلائی (صرف) چار چیزوں میں پائی جاتی ہے۔ ☆ نوافل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اظہارِ محبت کرتے رہنے میں۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر صبر سے کام لینے سے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوئے رہنے سے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہونے کی وجہ سے حیا کرنے میں۔

☆خلافت و ولایت کا مله حضرت عثمانِ غنیؓ :

حضرت عمر فاروقؓ کے عہدِ زریں کے بعد حضرت عثمانِ غنیؓ خلافتِ عالیہ کے منصب پر فائز ہوئے۔خلیفۂ سوئم امیر المومنین حضرت عثمان بن عفانؓ نے تمام قرآنی آیات کو مختلف حضراتؓ سے مہیا کر کے یکجائی طور پر کتابی شکل میں جمع کر کے قرآنِ کریم کو باحسن طریق سے بالکل ٹھیک ٹھیک ترتیب دیا۔اسی لئے آپؓ اسی عظیم ترین کارنامہ کی وجہ سے جامع القرآن مشہور ہو گئے۔آپؓ کا آدھا وقت تو ٹھیک گزرا۔مگر آپؓ کے بعد خوارج کے غلبہ سے سر اُٹھایا۔جس کی وجہ سے بہت سی سازشیں، فتنے اور مصائب سے حکومت کو دوچار ہونا پڑا۔اور بالآخر آپؓ کو بڑی بے دردی سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔بہر حال! آپؓ نے بھی عدل وانصاف کی حکومت باحسن طریق سے کی۔لیکن سخاوت وغناء،شرم وحیاء اور عسکری قیادت میں آپؓ بے مثال تھے۔ جو باطنی نسبت اور فیض جناب آنحضرت ﷺ سے میسر ہوا۔اس کو صِرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھا۔اس میں سے کسی کو حصہ نہیں مل سکا۔اسی لئے آپؓ سے سلسلۂ ولایت نہیں چلا۔تکمیلِ مدارج اور مقاماتِ باطنیہ کو ظاہر سے باطن کی جانب مکمل توجہ دی۔آپؓ نے آنحضور ﷺ کے وصال کے بعد خاموشی اور تنہائی اختیار فرمائی۔زیادہ تر وقت تلاوتِ قرآنِ مجید اور لوگوں کے مسائل کو حل کرنے میں صَرف ہوتا تھا۔آپؓ سب سے اول وہ مقدس صحابیؓ ہیں۔کہ! جنہوں نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ سب سے پہلے ہجرت فرمائی۔ایک روایت میں آتا ہے۔کہ! حضرت عثمانِ غنیؓ جب سے آنحضور نبی مکرم ﷺ کے دستِ حق پر مشرف با اسلام ہوئے۔اُس وقت سے لے کر اپنے آخری سانس تک اُنہوں نے پھر کبھی اپنے دائیں ہاتھ سے عضوِ تناسل کو نہیں چھوا۔بہر حال! یہاں پر آپؓ کی تعریف وتوصیف میں کچھ احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔جو کہ آپؓ کی خصوصیات وفضائل میں بہت مشہور ومعروف ہیں۔

حضرت عثمان غنیؓ کی تعریف اور امتیازی خصوصیات بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

☆ حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے۔کہ! حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں۔تو مَیں ان سب کو یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کی زوجیت میں دے دیتا۔حتیٰ کہ! ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہتا۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ! حضرتِ) عثمان بن عفانؓ دنیا وآخرت میں میرا ساتھی ہے۔ ☆ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ! حضرت لوطؑ کے بعد حضرت عثمانؓ پہلے شخص ہیں۔(کہ) جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے گھر والوں کے لئے ہجرت کی۔ ☆حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ

میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے۔اس حال میں کہ آپ ﷺ کی دونوں رانیں یا دونوں پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں۔حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اجازت طلب کی۔(تو) آپ ﷺ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی۔آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے۔پھر آپ ﷺ باتیں کرتے رہے۔پھر حضرت عمر فاروق ؓ نے اجازت طلب کی۔(تو) آپ ﷺ نے ان کو (بھی) اجازت عطا فرمائی۔اور آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے۔اور باتیں کرتے رہے۔پھر حضرت عثمان ؓ نے اجازت طلب کی۔تو رسول اللہ ﷺ اُٹھ بیٹھے۔اور اپنے کپڑے درست فرما لئے۔حضرت عثمان غنی ؓ آ کر باتیں کرتے رہے۔جب وہ سب (واپس) چلے گئے۔تو حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے کہا۔(کہ) حضرت ابوبکر صدیق ؓ آئے۔تو آپ ﷺ نے ان کا کچھ خیال نہیں کیا۔اور نہ ہی ان کی کوئی پرواہ کی۔(پھر) حضرت عمر فاروق ؓ آئے، تو آپ ﷺ نے ان کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔اور جب حضرت عثمان ؓ آئے۔تو آپ ﷺ اُٹھ بیٹھے۔اور آپ ﷺ نے اپنے کپڑے درست کر لئے۔(تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔مَیں اس شخص سے کیسے حیاء نہ کروں۔(کہ) جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔(صحیح مسلم شریف) ☆حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے۔کہ! نبی کریم ﷺ نے وحی کے ذریعے فرمایا ہے۔میں اپنی دو اچھی صاحبزادیوں یونی ام کلثوم ؓ اور رقیہ ؓ کو عثمان ؓ کے نکاح میں دے دوں۔☆حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔''اِس اُمت کے نبی ﷺ کے بعد عثمان بن عفان ؓ سب سے زیادہ حیاء دار ہیں۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ!) ہر نبی ؑ کا اِس کی اُمت میں ایک خلیل ہوتا ہے۔اور میرے خلیل عثمان بن عفان ؓ ہیں۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ!) ہر نبی ؑ کا جنت میں ایک ساتھی ہوتا ہے۔اور میرا ساتھی جنت میں عثمان ؓ ہے۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ!) عثمان بن عفان ؓ دنیا و آخرت میں میرا ساتھی ہے۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ!) حضرت عثمان ؓ کی شفاعت سے ستر ہزار وہ اشخاص جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔جو آگ کے حق دار ہو گئے ہوں گے۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔میرے صحابہ ؓ میں حضرت عثمان ؓ اخلاق میں میرے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ!) فرشتے حضرت عثمانِ غنی ؓ سے ایسے ہی حیاء کرتے ہیں۔(کہ) جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے حیاء کرتے ہیں۔ ☆حضرت حسن (بن علی ؓ) سے روایت ہے۔کہ! (جب) ان کے پاس حضرت عثمانِ غنی ؓ کا تذکرہ کیا گیا۔تو آپ ؓ نے فرمایا۔اگر وہ گھر میں ہوں۔اور دروازہ بھی بند ہو۔اور وہ نہانے کے لئے کپڑے اُتار دیں۔تو حیاء کی وجہ سے کمر سیدھی نہیں کر سکتے تھے۔ ☆حضرت انس ؓ سے روایت ہے۔کہ! نبی کریم ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے۔آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمرِ فاروق ؓ اور حضرت عثمانِ غنی ؓ بھی تھے۔وہ پہاڑ ہلنے لگا۔(شاید کہ زلزلہ کی سی کیفیت ہوئی) حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ٹھہر جا۔تجھ پر ایک نبی ﷺ ہے۔ایک صدیق ؓ ہے۔اور دو شہداء ہیں۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ!) جب ابوبکر ؓ، وعمر ؓ وعثمان ؓ وصال کر جائیں۔تو اگر تمھیں مرنے کی استطاعت ہو۔تو مر جانا۔ ☆حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ!) اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر ابوبکر ؓ، وعمر ؓ وعثمان ؓ وعلی ؓ کی محبت نماز، زکٰوۃ، روزے اور حج کی طرح فرض فرمائی ہے۔اور جو ان کی فضیلت کا انکاری ہوا۔اس کی نماز، زکٰوۃ، روزہ اور حج نامقبول ہے۔

حضرت سید نا علی المرتضیٰ ؓ :

کیسے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا یہ جمالِ   سوچتا ہوں کہ تیرے حُسن کی توہین نہ ہو

آپ ؓ کا نام علی ؓ، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب جبکہ آپ ؓ کے مشہور القابات مرتضیٰ، اسد اللہ، حیدر کرار وغیرہ تھے۔آپ ؓ کے **والدِ محترم** کا نام ابی طالب بن ہاشم ہے۔جبکہ آپ ؓ کی **والدہ محترمہ** کا نام فاطمہ ؓ بنتِ اسد ہے۔حضرت سیدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء ؓ کے وصال کے بعد حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے مزید آٹھ نکاح فرمائے تھے۔جن کے اسماء یہ ہیں۔ام النبین ؓ بن خرام بن خالد۔لیلیٰ ؓ بنت مسعود۔اسماء ؓ بنت عمیس۔امامہ ؓ بنت ابوالعاص۔خولہ ؓ بنت جعفر بن قیس۔ام سعید ؓ بنت عروہ بن مسعود۔ام حبیبہ ؓ بنت ربیعہ۔مسمیاۃ امراء القیس ؓ۔آپ ؓ کے **صاحبزادوں کے نام یہ ہیں**۔حضرت حسن ؓ۔حضرت حسین ؓ۔حضرت عمر ؓ۔حضرت عباس ؓ۔حضرت جعفر ؓ۔حضرت عبیداللہ ؓ۔حضرت عثمان ؓ۔حضرت ابوبکر ؓ۔حضرت عبداللہ ؓ۔حضرت عون ؓ۔حضرت یحییٰ۔حضرت محمد ؓ۔حضرت اوسط ؓ۔حضرت محمد حنفیہ ؓ۔حضرت محمد اکبر ؓ۔ حضرت محسن ؓ۔حضرت عمران ؓ۔اِن صاحبزادگان میں سے شہدائے کربلا کے اسماء یہ ہیں۔سیدنا حسین ؓ۔سیدنا عباس ؓ۔سیدنا جعفر ؓ۔سیدنا عثمان ؓ۔سیدنا محمد ؓ۔سیدنا ابوبکر ؓ۔سیدنا عبداللہ ؓ۔جبکہ آپ ؓ کی صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں۔حضرت زینب ؓ۔حضرت ام کلثوم ؓ (زوجہ حضرت امیرا لمؤمنین عمر فاروق ؓ)۔حضرت ام ہانی ؓ۔حضرت میمونہ ؓ۔حضرت ام جعفر ؓ۔حضرت زینب الصغریٰ ؓ۔حضرت رملۃ الصغریٰ ؓ۔حضرت فامہ ؓ۔حضرت امامہ ؓ۔حضرت خدیجہ ؓ۔حضرت ام الحسن ؓ۔حضرت رملۃ الکبریٰ ؓ۔حضرت ام الکرام ؓ۔حضرت رقیہ ؓ۔حضرت ام سلمہ ؓ۔حضرت جمانہ ؓ۔حضرت حارثہ ؓ۔حضرت نصیر ؓ۔آپ ؓ کا والدِ محترم کی طرف سے یہ نسب نامہ اس طرح ہے۔حضرت علی المرتضیٰ ؓ ابن ابی طالب (عمران) بن ہاشم۔۔۔(**ہاشم سے عدنان تک آنحضرت نبی مکرم ﷺ والا سلسلہ ہے**) آپ ؓ کے لاتعداد اقوال میں سے مشہور اقوال یہ ہیں۔☆جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا۔اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔☆جس نے (اِس فانی) دنیا کی حقیقت جان لی۔اس پر مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔☆دنیا میں سب سے بڑی نعمت اسلام ہے۔سب سے اچھا شغل عبادت ہے۔اور سب سے بڑھ کر عبرت دلانے والی چیز موت ہے۔☆بات کہنے والے کو نہ دیکھو۔بلکہ بات دیکھو۔☆مصائب کا مقابلہ صبر سے اور نعمتوں کی حفاظت شکر سے کرو۔☆آدمی اپنی زبان تلے چھپا بیٹھا ہے۔☆دانشمندی (درحقیقت) بھیدوں کی حفاظت کرتی ہے۔☆ قناعت وہ دولت ہے۔جو ختم نہیں ہو سکتی۔

خلافت و ولایت کا ملہ حضرت علی المرتضیٰؓ :

حضرت عثمان بن عفانؓ کے وصال کے بعد خلیفہء چہارم حضرت علی المرتضیٰؓ کو خلافت وحکومت اور ولایت وشریعت اور معرفت نصیب ہوئی۔ آپؓ کے متعلق ایک روایت ہے۔ کہ! انہوں نے تین ایام تک دودھ نوش نہیں فرمایا۔ حتیٰ کہ رسالت مآب ﷺ نے ان کو گود میں لے کر اپنا چہرہ اقدس ان کے چہرہ پر رکھا۔ اور اپنی زبانِ حق ترجمان ان کے منہ میں دے دی۔ اور کافی دیر تک (وہ یعنی حضرت علی المرتضیٰؓ) آنحضور نبی مکرم ﷺ کی زبانِ مبارک کو چوستے رہے۔ اور آپ ﷺ کا لعابِ دہن (جو کہ آیتِ کریمہ **ما ینطق عن الھویٰ**) کا سرچشمہ پی کر ظاہری و باطنی اسرار و رموز سے مستفیض ہوئے۔ آپؓ نے احیائے سلاسل کیا۔ اور لوگوں کے قلوب کو بمقدارِ مراتب زندہ فرمایا۔ اور پرچمِ محمدی ﷺ کو سربلند کیا۔ اور ماہیتِ ہدایت ونہایت خواص پر ظاہر کی۔ اس طرح ولایت کے چشمے پھوٹ پڑے۔ اور دروزہءنبوت ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ والیءولایت حضرت علیؓ درحقیقت ولیءخاص کی شکل وصورت میں ظاہر ہوئے۔ آپؓ نے ہر ولی کو ولایتِ مطلق ومقید سے باخبر اور روشناس کیا۔ اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم پر چلنے کی استعداد وطاقت اور استقامت عطا فرمائی۔ اور اُمت کے اندر آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سلسلہءمحبت قائم کر دیا۔ فیضِ حقیقت کو عام کر دیا۔ اور طالبانِ ملت کو راہ ہدایت دکھائی۔ ظہور وبطون حضرت رسالت مآب ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰؓ ایک قبیل سے ہیں۔ واضح ہو۔ کہ! ایک قابلیت آپؓ سے استعدادِ ظاہر کی ظہور میں آئی۔ اور ایک نبوت کی جبکہ دوسری ولایت کی۔ یک جسم دو اسم اور ایک گوشت و دو صورت کی عیاں ہوئی۔ اوصافِ جود وسخا، رزم وغناء اور فقر وصفا میں آپؓ تمام صحابہ کرامؓ میں ممتاز تھے۔ اور خلعتِ خرقہ ولایت و فقر، جو کہ آنحضور نبی مکرم ﷺ کو بارگاہ رب العزت سے شب معراج میں حاصل ہوئی تھی۔ اس سے بھی صرف اور صرف حضرت علی المرتضیٰؓ سرفراز فرمائے گئے۔ اسی بناء پر ہی مشائخِ عظام میں جو خرقہءخلافت عطا کرنے کی سنت جاری ہے۔ قیامِ قیامت تک بفضلہٖ تعالیٰ جاری وساری رہے گی۔ اور آپؓ ہی کی بدولت کارِ دین میں تقویت ملتی رہے گی۔ مشائخین طریقت کے نزدیک خرقہ کی اصل اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اور وہ اس طرح کہ! جب معراج کی رات آنحضور نبی مکرم ﷺ کو خرقہ عطا ہوا۔ ساتھ ہی فرمان ہوا۔ کہ اپنے اصحابؓ (حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانِ غنیؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ) میں سے اس کو یہ خرقہ عطا کرنا۔ اور خلیفہ بنانا۔ جو اس کا جواب یہ دے۔ وہ سوال معہ جواب آنحضرت نبی مکرم ﷺ کو بتا دیا گیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے سوال کیا۔ لیکن (پہلے) تین تو جواب نہ دے سکے۔ آخر حضرت علی المرتضیٰؓ نے جواب عرض کیا۔ کہ اگر مجھے خرقہ عطا ہو تو میں لوگوں کی عیب پوشی کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ خرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو عطا فرمایا۔ اور آپؓ سے پھر خرقہ کا رواج ہوا۔

یاد رہے۔ کہ! حضرت علیؓ کے فرامین میں ہے۔ کہ! مَیں قرآنِ مجید کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں۔ کہ وہ کس کے بارے میں، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے رب عزوجل نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔ (اسی طرح سے) حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا۔ مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں سوال کرو۔ بے شک! کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے۔ جس کے بارے میں (مَیں) یہ نہ جانتا ہوں۔ کہ وہ دن کو نازل ہوئی یا رات کو، پہاڑ میں نازل ہوئی یا میدان میں۔ (ترمذی شریف کا ایک مختصر سا واقعہ ہے۔ کہ!) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ کہ! ایک مرتبہ حضرت نبی مکرم ﷺ کے پاس پرندے کا گوشت تھا۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ یا اللہ عزوجل! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیج۔ تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰؓ آئے۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ گوشت تناول فرمایا۔ (اسی طرح سے) حضرت علی المرتضیٰؓ کا فرمان ہے۔ کہ! عزت تقویٰ میں، بلندی تواضع میں، جواں مردی سچائی میں، تونگری قناعت میں، راحت زُہد میں اور عافیت خاموشی میں رکھ دی گئی ہے۔ (اسی طرح سے) حضرت علی المرتضیٰؓ کا فرمان ہے۔ کہ! تمھارے تین دوست ہیں۔ تمھارا دوست، تمھارے دوست کا دوست اور تمھارے دشمن کا دشمن۔ اسی طرح تمھارے دشمن بھی تین ہیں۔ تمھارا دشمن، تمھارے دوست کا دشمن اور تمھارے دشمن کا دوست۔

بھلائی چار چیزوں میں (بقول حضرت علیؓ) : بھلائی چار چیزوں میں پائی جاتی ہے۔ خاموشی، بولنا، دیکھنا اور حرکت کرنا۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ! ☆ ہر ایسا بولنا کہ جس میں یادِ الٰہی (فاذکرونی) شامل نہ ہو (وہ بولنا) فضول ہوتا ہے۔ ☆ ہر ایسی خاموشی جس میں غور وفکر کا موقع نہ ہو۔ سہو کہلائے گی۔ ☆ ہر ایسی نظر جس میں نصیحت حاصل کرنے کا مادہ نہ ہو۔ غفلت شمار ہوگی۔ ☆ ہر ایسی حرکت جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ ہو سکے، سُستی شمار ہوگی۔ ☆ ذکرِ الٰہی کرے۔ ☆ خاموش ہو۔ تو سوچے۔ (یعنی تدبر وتفکر کرے، کیونکہ ایک لمحہ کا تفکر وتدبر ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے) ☆ نظر کرے۔ تو نصیحت (کے حصول) کے لئے۔ ☆ اور حرکت کرے۔ تو عبادت کے لئے۔ اور پھر لوگ اُس کی زبان وہاتھ کے شر سے محفوظ رہیں۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کی تعریف اور امتیازی خصوصیات بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''مَیں حکمت کا گھر ہوں۔ اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔ (ترمذی) حضرت نبی مکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے ارشاد فرمایا۔ تم میرے لئے ایسے ہو۔ جیسے حضرت موسیٰؑ کے لئے حضرت ہارونؑ تھے۔ مگر بلاشبہ میرے بعد کوئی نبیؑ نہیں ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے ارشاد فرمایا۔ تم میرے لئے وہی حیثیت رکھتے ہو۔ جو حضرت ہارونؑ کی حضرت موسیٰؑ کے نزدیک تھی۔ مگر بلاشبہ میرے بعد کوئی نبیؑ نہیں ہے۔ (ترمذی) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ '' حضرت علی المرتضیٰؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ (مستدرک للحاکم) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اے علیؓ! تو میرے بعد ہر مومن کے لئے ولی ہے۔ (مسند احمد بن حنبلؒ) ☆ حضرت نبی مکرم

ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''بے شک علیؓ مجھ سے ہے۔ اور مَیں اس سے ہوں۔ اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جس کا مَیں ولی ہوں۔ اس کا علیؓ ولی ہے۔ (مسند احمد بن حنبلؒ) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اے علیؓ! تُو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ (مستدرک للحاکم) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''پس جس کا مَیں مولیٰ ہوں۔ اس کا علیؓ مولیٰ ہے۔ اے اللہ عزوجل! تُو اس سے عداوت رکھ۔ جو اسؓ سے عداوت رکھے۔ اور تُو اسے دوست رکھ۔ جو اسےؓ دوست رکھے۔ (مسند احمد بن حنبلؒ) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''مومن ہی تجھ سے محبت رکھے گا۔ اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ (ترمذی شریف) ☆ جب نبی مکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے مابین اخوت قائم کی۔ تو حضرت علی المرتضیٰؓ روتے ہوئے آن حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ میں بھائی چارہ قائم فرمایا۔ لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ (تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تُمؓ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ (ترمذی شریف) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ کہ علیؓ مجھ سے ہے۔ اور میں علیؓ سے ہوں۔ اور میرا قرض میری طرف سے سوائے علیؓ کے کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ (سنن ابنِ ماجہ) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے (حضرت علی المرتضیٰؓ سے) ارشاد فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ، اس کا رسول ﷺ اور جبرائیلؑ، آپؓ سے راضی ہیں۔ (معجم الکبیر) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جس نے علیؓ کو بُرا بھلا کہا۔ تو بے شک! اس نے مجھ کو بُرا بھلا کہا۔ (سنن الکبریٰ) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جس نے علیؓ سے محبت کی۔ اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی۔ ☆ حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے۔ کہ! انہوں نے کہا۔ کہ! رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ! تمھاری حالت حضرت عیسیٰؑ جیسی ہے۔ کہ یہودیوں نے ان سے یہاں تک دشمنی کی۔ کہ ان کی والدہ حضرت مریمؑ پر تہمت لگائی۔ اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی۔ تو اس قدر آگے بڑھ گئے۔ کہ ان کو (نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہہ دیا۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا۔ تو کان کھول کر سن لو۔ میرے بارے میں بھی دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ ایک میری محبت میں حد سے تجاوز کرے گا۔ اور میری ذات سے ان باتوں کو منسوب کرے گا۔ جو مجھ میں نہیں ہیں۔ اور دوسرا گروہ اس قدر بغض و عداوت رکھے گا۔ کہ مجھ پر بہتان لگائے گا۔ (اس حدیثِ نبوی ﷺ اور قولِ سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی پیش گوئی حرف بحرف صد فیصد درست ثابت ہوئی۔ اور دو فرقے وجود میں آئے۔ رافضی و خارجی۔۔۔) بہر حال اللہ تعالیٰ ہمیں محبانِ علیؓ بنائے۔ کیونکہ! ولایت کے جملہ راستے حضرت علیؓ کو جاتے ہیں۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جاللہ تعالیٰ ہر روز فرشتوں کے سامنے علیؓ ابنِ ابی طالب پر فخر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ فرماتا ہے۔ مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ تمھیں اے علیؓ ابنِ طالب۔ ☆ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ کہ! ہم نے حضرت سلمان فارسیؓ سے کہا۔ کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھو۔ کہ آپ ﷺ کا وصی کون ہے؟ (جب) حضرت سلمان فارسیؓ نے آنحضور ﷺ سے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے سلمانؓ! میرا وصی، میرا وارث، میرا قرضہ ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علیؓ ابنِ ابی طالب ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''زمین و آسمان کی خلقت سے دو ہزار برس قبل جنت کے دروازے پر لکھا ہے۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں۔ اور علیؓ ان ﷺ کے بھائیؓ ہیں۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جاللہ تعالیٰ نے ہر نبیؑ کی ذریت اس کی صلب میں رکھی ہے۔ اور میری ذریت علیؓ ابنِ ابی طالب میں رکھی ہے۔ (اسی لئے حضرت علیؓ اور حضرت خاتونِ جنتؓ کی تمام اولاد درحقیقت اولادِ رسول اللہ ﷺ ہی کہلاتی ہے) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''علیؓ کا حق اس اُمت پر ایسا ہی ہے۔ جیسا ایک باپ کا اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جہر نبیؑ کا ایک راز دان ہوتا ہے۔ اور میرا راز دان علیؓ ابنِ ابی طالب ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''میری اُمت میں سب سے بڑا عالم علیؓ ابنِ ابی طالب ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''لوگوں میں حضرت علیؓ کا وہی مقام ہے۔ جو قرآن میں سورہ ''**قل هو الله احد**'' کا ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''کوئی نبیؑ ایسا نہیں۔ جس کی نظیر میری اُمت میں نہ ہو۔ ابوبکرؓ ابراہیمؑ کی نظیر ہیں۔ عمرؓ موسیٰؑ کی نظیر ہیں۔ عثمانؓ ہارونؑ کی نظیر ہیں۔ اور میری نظیر علیؓ ابنِ طالب ہیں۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''علیؓ ابنِ ابی طالب کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''میں علم کا ترازو ہوں۔ علیؓ اس کا پلڑا ہیں۔ اور حسنؓ و حسینؓ اس کی ڈوریاں اور فاطمہؓ اس کا دستہ ہیں۔ (جس سے کہ ترازو کو پکڑا جاتا ہے) ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''علیؓ کو مجھ سے وہی نسبت ہے۔ جو میرے سر کو میرے بدن سے ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''علیؓ ابن ابی طالب دین کا دروازہ ہیں۔ جو اس میں داخل ہو گیا۔ وہ مومن ہے۔ اور جو اس میں سے نکل گیا۔ وہ کافر ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اگر سب لوگ علیؓ کی محبت پر جمع ہو جاتے۔ تو اللہ تعالیٰ جہنم کو پیدا ہی نہ فرماتا۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''علیؓ کے محبین سے کہہ دو۔ کہ وہ جنت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''قرآنِ حکیم علیؓ کے ساتھ اور علیؓ قرآنِ مجید کے ساتھ ہیں۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''قیامت کے دن علیؓ اور اِن کے شیعہ (فدائیان۔ دوست۔ محبین) ہی کامیاب ہوں گے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''علیؓ کا ذکر عبادت ہے۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''حکمت کے دس حصص کئے گئے۔ نو حصے علیؓ کو دیئے گئے۔ اور ایک حصہ سب لوگوں کو دیا گیا۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''عرش کے پائے پر لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اور کوئی اس کا شریک نہیں۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں۔ مَیں نے ان کی مدد علیؓ ابن ابی طالب کے ذریعے کی ہے۔ ☆ حضرت

نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جبرائیلؑ میرے پاس ایک سبز ورق لے کر آئے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفید روشنائی سے یہ لکھا ہوا تھا۔ (کہ) میں نے مخلوق پر علیؓ ابن ابی طالب کی محبت فرض کر دی ہے۔ اور آپ ﷺ یہ بات اِن تک پہنچا دیں۔ ☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ! لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا۔ جو حضرت آدمؑ نے اللہ تعالیٰ سے سیکھے تھے۔ (تو) نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ''بحق محمد ﷺ، وعلیؓ وفاطمہؓ وحسنؓ وحسینؓ سوال کیا تھا۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''علیؓ ابنِ ابی طالب کی محبت ایسی نیکی ہے۔ جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ اور علیؓ کی دشمنی ایسا گناہ ہے۔ جس کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ '' آلِ محمد ﷺ سے ایک دن کی محبت ایک برس کی عبادت سے افضل ہے۔ اور جو اس محبت کی حالت میں مر گیا۔ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ ☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اگر سارے باغات قلم بن جائیں۔ اور سارے دریا روشنائی بن جائیں۔ جنات حساب کرنے والے اور انسان لکھنے والے بن جائیں۔ تو وہ علیؓ ابن ابی طالب کے فضائل کا احاطہ نہیں کر سکیں گے۔ (آپؓ قلندروں کے سردار ہیں)

اقوالِ سیدنا حضرت علی المُرتضیٰؓ:

کسے را میسر نہ شُد ایں سعادت ، بہ کعبہ ولادت ، بہ مسجد شہادت

☆ خواہش نفس اندھے پن کی شریک ہوتی ہے۔ ☆ توفیق یہ ہے۔ کہ حیرت کے وقت بندہ ٹھہر جائے۔ ☆ غم کو دور کرنے والی سب سے بہتر شئے یقین ہے۔ ☆ جھوٹ کا انجام مُذمت ہے۔ ☆ سچائی میں سلامتی ہے۔ ☆ بسا اوقات دور دکھائی دینے والا قریب سے بھی قریب تر ہوتا ہے۔ ☆ سب سے مضبوط آڑ تقوٰی ہے۔ ☆ اجنبی وہ ہے۔ جس کا کوئی دوست نہ ہو۔ ☆ بدگمانی دوست سے دور کر دیتی ہے۔ ☆ دوست (تو) وہ ہے۔ جو (دوست) کی عدم موجودگی میں بھی دوستی کی تصدیق کرے۔ ☆ کسی کی عزت کرنا کتنی بہترین عادت ہے۔ ☆ حیا ہر اچھے و نیک کام کا سبب ہے۔ ☆ دُنیا میں تُمھارا حصہ اسی قدر ہے جو تُمھاری آخرت کے لئے بہتر ہو۔ ☆ سب سے مضبوط سبب جس سے تُم اپنے نفس پر قابو پا سکو (درحقیقت) وہ تعلق ہے جو تمھارے اور اللہ تعالیٰ کے مابین ہے۔ ☆ رزق دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس کی تلاش میں تُم لوگ ہو۔ اور دوسرا وہ جو تُمھاری تلاش میں ہے۔ اگر تُم اِس (یعنی دوسرے والے رزق) کے پاس نہ آسکو۔ تو وہ تُمھارے پاس خود ہی آجائے گا۔ ☆ اگر تُو ضائع و برباد ہونے والی اپنی کسی شئے پر جزع و فزع کرتا ہے تو پھر اس شئے پر ہرگز جزع و فزع مت کر جو ابھی تک تُجھے مِلی ہی نہیں۔ ☆ جو گزر چُکا۔ اس پر آنے والے معاملات پر استدلال کر۔ کیونکہ اُمور ایک دوسرے سے مُشابہ ہوتے ہیں۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے ساتھ صِرف صاحبِ ایمان (ہی) محبت کرتا ہے۔ اور میرے ساتھ صِرف منافق (ہی) بغض رکھتا ہے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ کا وصال سے پہلے (آخری) کلام یہ تھا۔ (کہ!) **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! آدمی کا بوڑھا ہو کر اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے مرنا بچپنے میں مرنے سے بہتر ہے۔ اگر چہ وہ جنت میں حساب کے بغیر داخل ہو۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! دنیا مُردار ہے۔ تو جو اس میں سے کچھ چاہے۔ اسے کتوں میں مل جانا برداشت کرنا چاہیئے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ شخص ہے۔ جو **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** (ﷺ) والوں سے سب سے زیادہ پختہ محبت کرتا ہے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! اپنے اعمال کی قبولیت کا اپنے عمل سے زیادہ اہتمام کرنے والے بنو۔ کیونکہ! تقوٰی کے ہوتے ہوئے کوئی (بھی) عمل قلیل نہیں۔ اور مقبول عمل کیونکر قلیل ہو سکتا ہے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! قیامت کے دن دنیا اپنی پوری زیب و زینت کے ساتھ آئے گی۔ پھر عرض کرے گی۔ یارب! مجھے اپنے کسی ولی (دوست) کو ہبہ کر دے۔ تو اللہ عزوجل اسے (دنیا کو) فرمائے گا۔ تجھے تو کسی شئے کی طرف ہبہ نہیں کروں گا۔ (کیونکہ) تو اس مرتبے سے بہت حقیر ہے۔ کہ تجھے اپنے کسی ولی کو پیش کروں۔ پس اسے (دنیا کو) پرانے کپڑے میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! بندہ صِرف اپنے پروردگار سے اُمید رکھے۔ اور صرف اپنے گناہوں سے ڈرے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! جاہل اس (بات) سے شرم نہیں کرتا۔ کہ اس سے وہ مسئلہ پوچھا جائے۔ جو اس کے علم میں نہیں۔ جبکہ عالم سے اگر وہ مسئلہ پوچھا جائے۔ جو اس کے علم میں نہیں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ ''اعلم'' کہنے سے شرم نہیں کرتا۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! مجھے تم پر جس چیز کا سب سے زیادہ ڈر ہے۔ وہ ہے خواہش کی پیروی اور آرزو کی طوالت۔ (کیونکہ) خواہش کی پیروی حق سے پھیر دیتی ہے۔ اور آرزوؤں کی طوالت آخرت سے بے خبر کر دیتی ہے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! کامل فقیہہ وہ ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرے۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی رخصت نہ دے۔ اور قرآنِ پاک کو بے رُغبتی سے چھوڑ کر کسی اور کام میں نہ لگ جائے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! علم کے بغیر عبادت میں کوئی خیر نہیں۔ فہم کے بغیر علم میں کوئی خیر نہیں۔ اور غور و فکر کے بغیر تلاوت میں خیر نہیں۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! علم کے چشمے، رات کے چراغ، پرانے کپڑے والے اور صاف دلوں والے بن جاؤ۔ ان کی بدولت تمھیں ملکوتِ سماء میں پہچانا جائے گا۔ اور زمین میں تمھارا ذکر خیر ہوگا۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! اگر تم غمزدہ اور فوت شدہ بیٹے والے باپ کی طرح تڑپو۔ اور گوشہ نشین، پریشان حال عبادات گذاروں کی طرح زاری کرو۔ پھر تم اللہ تعالیٰ کے حضور قرب کی طلب کرو۔ اس کی خوشنودی کے حصول، اس کے دربار میں بلندی رتبہ کی چاہت یا گناہوں کی مغفرت کی نیت سے اپنے اموال و اولاد سے بے تعلق (لاتعلق) ہو جاؤ۔ تو یہ تمھاری طلب کے مقابلے میں کم ہوگا۔ ☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔ کہ! دل ظرف ہیں۔ اور

ان میں سب سے اچھا وہ ہے۔ جو کہ زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ فرماتے ہائے ہائے! اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرماتے۔ کہ یہاں ایسا علم ہے۔ کاش کہ مجھے اس کے برداشت کرنے والا مل جائے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ کی خدمت میں ایک دن فالودہ پیش کیا گیا۔ آپ ؓ نے اسے اپنے آگے رکھا۔ اور فرمایا۔ کہ تیری مہک اچھی، رنگ حسین اور ذائقہ اچھا ہے۔ لیکن مَیں پسند نہیں کرتا۔ کہ اپنے نفس کو اس چیز کی عادت ڈالوں۔ جس کا عادی نہیں۔ اور نہ کھایا۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ اپنی قمیص پر پیوند لگاتے۔ اور فرماتے۔ کہ پیوند لگا کپڑا پہننے سے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے مومن مقتدا بنتا ہے۔ اور آپ ؓ اپنی قمیص کے بازوؤں سے انگلیوں کے سروں سے آگے بڑھنے والا کپڑا کاٹ دیتے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ نے فرمایا۔ کہ! تقویٰ معصیت پر اصرار کو چھوڑنے اور طاعت پر مغرور ہونے کو ترک کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ دنیا اور اس کی رونق سے مصیبت محسوس فرماتے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ ہر چیز پر اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ کو وہی لباس پسند ہوتا۔ جو کہ بقدر کفایت چھوٹا ہوتا۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ کو وہی کھانا پسند ہوتا۔ جو سادہ ہوتا۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ دین کا درد رکھنے والے مسلمانوں اور مساکین کی تعظیم فرماتے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ بہت تھوڑا سا ستاتے۔ اپنی ریش مبارک کو پکڑ لیتے۔ اور سانپ کی طرح لوٹتے۔ اور انتہائی غمگین آدمی کی طرح روتے۔ حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ دنیا کو مخاطب کر کے فرماتے۔ اے دنیا! (تُو) میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دے۔ (کیونکہ) مَیں نے (تو) تجھے تین طلاقیں دے رکھی ہیں۔ تیری عمر تھوڑی، تیری ہم نشینی حقیر اور تیرا خطرہ بہت بڑا ہے۔ افسوس (کہ میرا) زاد، راہ قلیل، سفر زیادہ اور راستہ پر خطر (ہے) ☆ (بقول حضرت علی ؓ) **تین اعمال بہت سخت ہیں**۔ ر **1**۔ اپنی طرف سے حق دینا۔ نمبر **2**۔ تیرا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ نمبر **3**۔ مال سے بھائی کی مدد کرنا۔ ☆ (بقول حضرت علی ؓ) تُو نے اپنی دنیا سے جو پایا۔ اس پر زیادہ خوش نہ ہو۔ اور اس میں سے جو کچھ نہیں پایا۔ تُو اس پر افسوس نہ کر۔ کہ تجھے موت کے بعد کی فکر کرنی چاہیئے۔ ☆ (بقول حضرت علی ؓ) اللہ تعالیٰ قرآن والوں سے اس کے دین کے بارے میں نرمی اور اس کی نافرمانیوں پر خاموشی ہرگز پسند نہیں کرتا۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ فرماتے۔ کہ! ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں۔ جو کہ اس کی اس سے حفاظت کرتے ہیں۔ جو ابھی مقدر میں نہیں۔ تو جب قدر آ جائے۔ تو وہ درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور بے شک اَجَل مضبوط ڈھال ہے۔ ☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ یہ شعر پڑھتے اور فرماتے۔ کہ! جسے مرنا ہے۔ وہ تواضع کا زیادہ حق دار ہے۔ اور ایک آدمی کے لئے اپنی دنیا سے اسی قدر کافی ہے۔ جو کھا لے۔ آدمی کو کیا ہوا؟ (کہ) اسے فکروں میں صبح ہوتی ہے۔ اور اس حرص میں جس پر اچھے اوصاف قابو نہیں پا سکتے۔ اے فلاں! تُو عنقریب اس قوم کی طرف رحلت کر جائے گا۔ جن کا بولنا خاموشی ہے۔

عشق قاتل سے ، مقتول سے ہمدردی بھی	یہ بتا کس سے محبت کی جزا مانگے گا
سجدہ خالق کو بھی ، ابلیس سے یارانہ بھی	حشر میں کس سے عقیدت کا صِلہ مانگے گا

بوقتِ نماز کیفیتِ حضرت علی المرتضٰی ؓ :

حضرت علی ؓ کے بارے میں ہے۔ کہ (جب) نماز کا وقت آ جاتا تو حضرت علی ؓ کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ اور لرزہ طاری ہو جاتا۔ (جب) آپ ؓ سے دریافت کیا جاتا۔ کہ! اے امیر المؤمنین ؓ، کیا ہوا؟ تو فرماتے! یہ اُس امانتِ خُداوندی کو پیش کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ جسے اُٹھانے لے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں سے فرمایا تھا۔ لیکن انہوں نے اُسے لینے سے پہلو تہی کی تھی۔ وہ ڈر گئے تھے۔ لیکن انسان نے اسے اُٹھا لیا۔ اب یہ معلوم نہیں۔ کہ جو بوجھ میں نے اُٹھایا تھا۔ اچھی طرح اُس کا حق (بھی) ادا کر دیا ہے یا نہیں؟

یا علی کشا ہادی توئی ، مولا توئی	بے کس و بے یار را توشہ توئی ، چارہ توئی
مظہر ذاتِ خدا ، حسنِ جمالِ مصطفےٰ ؐ	حسنِ پوشیدہ توئی ، حسنِ جہاں آراء توئی
نے کسے جز از شما شد سرور و مولائے ما	ہم حدیثِ مصطفےٰ ؐ ، گوید کہ بس مولا توئی
تابشانِ معرفت روشن زِ نورِ تُو شہا	دَر حجابِ معرفت جلوہ توئی ، پردہ توئی

حضرت علی شیرِ خدا ؓ کے 9 کلماتِ عظیمہ برائے متصوفین : (اقتباس از طبقات امام شعرانی ؒ)

حضرت ابو عبیدہ ؒ نے فرمایا۔ کہ! حضرت علی المرتضٰی ؓ نے نو **9** کلمات ایسے ارشاد فرمائے۔ کہ! ان میں سے کسی ایک تک پہنچنے سے طمع کو منقطع کر دیا۔ (جو کہ اشعار کی صورت میں آگے تصوف والے باب میں بھی تحریر کئے گئے ہیں) ان میں سے تین مناجات میں۔ تین علم میں۔ اور تین ادب میں۔

مناجات کے 03 کلمات یہ ہیں :- نمبر **1**۔ میرے لئے یہی عزت کافی ہے۔ کہ تُو میرا رَب ہو۔ نمبر **2**۔ اور میرا لئے یہی فخر کافی ہے۔ کہ مَیں تیرا بندہ ہوں۔ نمبر **3**۔ تُو میرا لئے ایسا ہے۔ جیسا (کہ) مَیں چاہتا ہوں۔ پس مجھے (بھی) اس کی توفیق عطا فرما۔ جو تُو چاہتا ہے۔

عِلم کے 03 کلمات یہ ہیں :- نمبر **1**۔ آدمی اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔ نمبر **2**۔ بات کرو (گے۔ تو) پہچانے جاؤ گے۔ نمبر **3**۔

وہ شخص (کبھی) ضائع نہیں ہوتا۔ جو اپنی قدر پہچان لے۔ **اَدب کے 03 کلمات یہ ہیں:**۔ نمبر1۔ جس پر تُو چاہے انعام کر۔ تُو اس کا سردار ہوگا۔ نمبر2۔ جس سے چاہے لاپرواہی کر۔ تُو اِس جیسا ہوگا۔ نمبر3۔ جس کا چاہے محتاج بن۔ تُو اِس کا قیدی ہوگا۔

بکا رخویش حیرانم **اغثنی** یا رسول اللہ ﷺ پریشانم پریشانم **اغثنی** یا رسول اللہ ﷺ

عاداتِ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب ؓ :

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کی تین عاداتِ مبارکہ بہت مشہور تھیں۔ نمبر1۔ جب کوئی مہمان آتا۔ تو آپ ؓ اسے شہد کھلاتے۔ نمبر2۔ غرباء اور مساکین کو کپڑے عطا فرماتے تھے۔ نمبر3۔ مساجد میں چراغ بھیجا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے ان کے مقربین نے اِن تین عاداتِ مبارکہ کا جب سبب پوچھا۔ تو آپ ؓ نے فرمایا۔ کہ! ☆ مہمانوں کو شہد اس لئے کھلاتا ہوں۔ کہ! جب ان کا منہ اور گلا شیریں ہوگا۔ تو میرے حق میں دعا کریں گے۔ اور مَیں موت کے وقت نزع کی تلخی سے محفوظ رہوں گا۔ ☆ غرباء اور مساکین کو لباس اس لئے دیتا ہوں۔ تاکہ وہ میرے لئے دعا کریں۔ کہ قیامت کے دن جب مخلوقِ خدا برہنہ ہوگی۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ میری پردہ پوشی فرمائیں گے۔ ☆ مساجد میں چراغ اور قندیلیں بھیجنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ! اللہ تبارک وتعالیٰ میری تاریک قبر کو اپنے لطف وکرم سے روشن فرمادیں۔ اور مَیں تنگ وتاریک قبر میں بغیر چراغ کے نہ رہوں۔ (اولیاءاللہ کے مزارات پر چراغاں کرنے کے بھی یہی فوائد ومنافع ہوں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ)

حکایاتِ امیر المؤمنین جناب حضرت علی ؓ : (اَز کتاب ''کشف المحجوب)

شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، قوتِ پروردگار لافتیٰ الا علی ؓ ، لا سیف الا ذوالفقار ؓ

حکایت : جب امیر المؤمنین مولا علی ؓ آنخضور نبی مکرم ﷺ کے بستر مبارک پر سوئے۔ اور بوقت ہجرت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ آنخضور رسول اکرم ﷺ کی معیت میں گئے۔ اور مکہ مکرمہ سے باہر آکر غار میں ٹھہرے۔ جب کہ اس رات میں کفارِ مکہ کا آنخضور نبی اکرم ﷺ کو شہید کرنے کا مصمم ارادہ تھا۔ تو جناب باری تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین ؑ و میکائیل ؑ کو فرمایا۔ کہ مَیں نے تمھارے مابین بھائی چارہ رکھا ہے۔ اور تمھاری زندگی بھی ایک دوسرے سے درازکی ہے۔ (اَب) بتاؤ (کہ) تم میں سے کون ہے؟ جو اپنے بھائی پر اپنی زندگی کا ایثار کرے۔ اور مرنے کو تیار ہو۔ دونوں اپنی اپنی زندگیاں بارگاہِ ایزدی سے طلب کرنے لگ گئے۔ جنابِ باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔ کہ! اے جبرائیل ؑ و میکائیل ؑ ! دیکھو علی ؓ (شیرِ خدا) کی بزرگی و شرافت! کہ وہ تُم سے بلند ہے۔ ہم نے علی ؓ کے اور اپنے حبیب ﷺ کے مابین مواخاۃ (بھائی چارہ قائم) کیا تھا۔ تو علی ؓ اپنے قتل و مرگ کو قبول کرکے ہمارے حبیب ﷺ کی خوابگاہ پر سو گئے۔ اور اپنی جان ہمارے حبیب ﷺ پر فدا کر دی۔ اَب تم دونوں جاؤ۔ اور اس کی محافظت دشمنوں سے کرو۔

چنانچہ حضرت جبرائیلِ امینؑ اور حضرت میکائیلؑ زمین پر حضرت علی شیرِ خدا ؓ کی خدمت میں آن حاضر ہوئے۔ ایک فرشتہ سرہانے بیٹھ گیا۔ اور ایک فرشتہ پائنتی کی طرف بیٹھ گیا۔ اور حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی خدمت میں زبانِ حال سے کہنے لگے۔ زندہ باد اے علی ؓ ! تمھارے مثل اس ایثار میں کون ہے؟ بے شک! اللہ تعالیٰ آپ ؓ کے اس ایثار کو ملائکہ میں پیش فرما کر اظہارِ خوشنودی فرما رہے ہیں۔ اور آپ ؓ اپنے خواب میں بےفکر سو رہے ہیں۔ اسی وقت قرآنِ کریم کی آیات نازل ہوئی۔ جس میں کہ مولائے کائنات ؓ ظاہر کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ کہ! **اور اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں۔ جو اس کی رضا جوئی میں اپنی جان بیچتے اور ایثار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت فرمانے والا ہے۔** (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 307)

حضرت جناب داتا گنج بخش ؒ نے اپنی کتاب ''**کشف المحجوب**'' میں حضرت علی ؓ کو اِن القابات سے یاد کیا ہے۔ برادرِ مصطفٰے ﷺ، غریقِ بحرِ بلا، حریقِ نارِ ولا، مقتداءِ اولیاء و اصفیاء، ابوالحسن والحسین ؓ ، علی ابنِ ابی طالب شیرِ خدا۔ ان کی شان جادہ طریقت میں بڑی ارفع و اعلیٰ ہے۔ اور بیانِ حقیقت میں ان کی باریک بینی بہت بلند ہے۔ آپ ؓ کا اصولِ حقائق میں خاص حصہ تھا۔ حتی کہ حضرت سیدنا جنید بغدادی ؒ اُن ؓ کی شانِ مبارک میں فرماتے ہیں۔ کہ! اصولِ عشق و محبت اور راضی بر رضاءِ الٰہی کے ماہر ہمارے شیخ و امام حضرت علی ؓ ہیں۔

حکایت : ایک شخص حضرت علی ؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا۔ کہ! اے امیر المؤمنین ؓ ! مجھے ہدایت (یعنی کوئی نصیحت) فرمائیں۔ تو آپ ؓ نے فرمایا۔ یاد رکھو! کہ مشغولیت کو بیوی بچوں میں اہمیت کے ساتھ رجوع نہ کرنا۔ اس لئے کہ! اگر وہ (یعنی آپ کے بیوی بچے) اولیاء اللہ (اللہ تعالیٰ کے محبین و دوست) میں سے ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو خراب اور ضائع نہیں فرماتا۔ اور اگر (خدانخواستہ وہ) دشمنِ خدا ہوئے۔ تو دشمنانِ خدا کے لئے غم خواری و ہمدردی (بھلا) کیوں ہو۔ کیونکہ! یہ مسئلہ انقطاع ماسوٰی اللہ سے متعلق ہے۔ اس لئے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے۔ اپنے بندوں کو رکھتا ہے۔ حضرت علی ؓ نے ایک پوچھنے والی کو ایک بات بتائی۔ اس نے سوال کیا۔ کہ! پاکیزہ ترین عمل کیا ہے؟ **(غناء القلب با للہ)** یعنی اللہ تعالیٰ کے تقرب کے ساتھ دل کا ہر شئے سے مستغنی ہو جانا۔ حتی کہ دنیا کے نہ ہونے سے فقیر نہ ہو۔ اور مال کی کثرت کی وجہ سے مسرور نہ ہو۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ سات برس کا عرصہ گزرا۔ کہ شب ستائیسویں ماہ رجب کو کہ شب معراج موافق اکثر روایات کے ہے۔ فقیر نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان ہے۔ اس میں فرشِ سفید براق بچھا ہوا ہے۔ اس فرش پر اکثر لوگ جن کی شکل نورانی ہے۔ لباس ہائے فاخرہ پہنے ہوئے اس انتظار میں بیٹھے ہیں۔ کہ حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ تشریف لائیں گے۔ فقیر بھی یہ حقیقت دریافت کرنے کے لئے اس جگہ اس فرش پر بیٹھ گیا۔ ناگاہ حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ قبلہ کی جانب سے نمودار ہوئے۔

اور اس فرش کی جانب توجہ فرمائی اور تمام لوگ تعظیم کے لئے اُٹھے۔ اور لبِ فرش منتظر کھڑے ہوئے فقیر بھی وسطِ فرش میں منتظر کھڑا ہوا۔ بسبب ہجوم بزرگانِ عظیم الشان کے تا لبِ فرش نہ پہنچ سکا۔ حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ خود تشریف لائے۔ اور صف کے اندر لوگوں کو ہٹاتے ہوئے فقیر کے نزدیک رونق افروز ہوئے۔ اور چار زانو بیٹھ گئے۔ یہ فقیر نہایت ادب کے ساتھ دوزانو روبرو بیٹھا۔ تو حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ نے نہایت لُطف وکرم فرمایا۔ اور کسی کے ساتھ کلام نہ فرمایا صِرف فقیر کی جانب توجہ فرمائی۔ اور شرفِ ہمکلامی سے فقیر کو مُشرف فرمایا۔ فقیر نے ایسے وقت کو غنیمت جانا۔ چند چیزیں (استفسارات) ذہن میں آئے۔ تو عرض کیا اور جواب باصواب سے مُشرف ہوا۔ پہلے یہ فرمایا کہ کسی شخص نے بزبانِ پشتو کوئی تصنیف کی ہے اور اس کتاب میں ایسا مضمون درج کیا ہے۔ جس سے میری تحقیر ہو، تُم کو اس امر کی خبر ہے یا نہیں ؟ فقیر نے عرض کیا۔ کہ بندہ زبانِ پشتو نہیں جانتا۔ کہ اس زبان کی کتب سے آگاہ ہو۔ حضورؒ کے ارشاد کے موافق فقیر تحقیق کرے گا۔ فقیر (یعنی شاہ عبدالعزیزؒ) نے عرض کیا۔ کہ مذاہبِ فُقہاء سے کون سا مذہب جنابِ عالی مقامؓ کو پسند ہے ؟ ارشاد فرمایا: کہ کوئی مذہب ہم کو پسند نہیں، یا یہ فرمایا کہ ہمارے طریقہ پر نہیں (کیونکہ) لوگوں نے افراط وتفریط کو راہ دی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اولیاء کا کون سا طریقہ جنابِ عالیؓ کے طریقہ کے موافق ہے ؟

ارشاد فرمایا: کہ اس کا بھی وہی جواب ہے۔ ہر طریقہ میں چیز ہائے ناپسندیدہ خِلاف ہمارے طریقہ کے اِختراع کی ہیں۔ اور ہمارے طریقے کی چیزوں میں کمی کردی ہے۔ اس واسطے کہ ہمارے زمانہ میں تین طریقے شُغل کے معمول مروج تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہونے کے لئے وہ مفید ہیں۔ اور وہ تین طریقے شُغل کے یہ ہیں۔ ۱۔ ذِکر۔ ۲۔ تلاوتِ قُرآنِ مجید۔ ۳۔ نماز۔ اور صوفیاء نے صِرف ذِکر کو شُغل قرار دے دیا۔ اور تلاوت قُرآنِ مجید اور نماز کو شُغل نہیں جانتے۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ تلاوتِ قُرآنِ حکیم اور نماز کا شُغل کس طریقے سے کرنا چاہیئے ؟ تو حضورؓ کی جناب سے توجہ طریقِ شُغل، تلاوتِ قُرآنِ مجید اور نماز کی میرے دل پر ڈالی گئی۔ اور کچھ زبانِ مبارک سے بھی اِرشاد فرمایا۔ لیکن میں نے زیادہ تاثیر باطنی توجہ کی اپنے دل میں پائی۔ اور میری حالتِ باطنی اس قدر زیادہ متغیر ہوئی۔ جو بیان سے باہر ہے۔ اس وقت سے ہمیشہ وہ امر اپنے باطن میں مُستحکم پاتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ الحمدُ للہ کہ اس فقیر کو توسل جناب عالی مقامؓ سے اکثر طریقہ اور بہت سلسلوں سے حاصل ہے۔ تاہم فقیر کی تمنا ہے۔ کہ بلا واسطہ حضورؓ کی بیعت سے مُشرف ہوں۔ تو جناب عالی حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ نے اپنا دستِ مبارک میری جانب کیا۔ اور فقیر کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک سے پکڑ کر بیعت فرمائی۔ اس وقت جناب عالی مقامؓ کی توجہ سے اثرِ عظیم فقیر کے باطن میں نمودار رہا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ اکثر صحابہ کرامؓ نے علی الخصوص قریشی صحابہ کرامؓ نے جنابِ عالی مقامؓ کے ساتھ مُخالفت کی ہے۔ ان کے بارے میں کیا حُکم ہے۔ اور یہ کیا حقیقت تھی ؟ تو اِرشاد فرمایا۔ کہ ہم کو اِن لوگوں سے برادرانہ شکایت تھی۔ یا فرمایا۔ کہ ہم کو اِن لوگوں کے ساتھ شکایت برادری تھی۔ اور شکر رنجی آپس میں تھی۔ مردمانِ نافہم یہ امر دور دور تک لے گئے ہیں۔ اور بڑھا دیا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ فلاں جماعت کے لوگ اپنے آپ کو سید اولاد سے جناب عالیؓ جانتے ہیں۔

اِرشاد فرمایا۔ کہ وہ لوگ میری اولاد سے نہیں۔ بلکہ جھوٹ کہتے ہیں۔ پھر دفعۃً جنابِ عالی مقامؓ اُٹھے۔ اور جس سمت سے تشریف لائے تھے۔ اُسی طرف عُجلت کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور دوسرے لوگ جو منتظر تھے۔ وہ حیرت میں کھڑے تھے۔ کہ کاش یہ صحبت کچھ اور بھی رہتی۔

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم ‏ نہایت اس کی حُسینؓ، ابتداء ہے ہابیلؑ

حکایاتِ حسنیة : (منسوب ومنقول حضرت سیدنا امام حسنؓ بن علی المرتضیٰؓ)

حضرت حسنؓ سے متعلق ''بردباری'' اور ''علم'' کا واقعہ ہے۔ کہ! حضرت امیر المؤمنین حسن بن علیؓ کے دورِ خلافت میں جب ایک شخص کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا گیا۔ تو لوگوں نے گورنر سے کہا۔ کہ! موجودہ دور میں حضرت امام حسنؓ سے زیادہ کوئی اہلِ علم نہیں۔ تو اُس (گورنر) نے کہا۔ ابھی (اس بات کی) آزمائش کر لیتے ہیں۔ اس نے ایک قاصد کو بلایا۔ اور اُسے کچھ نازیبا الفاظ سکھائے۔ اور کہا۔ کہ! مدینہ جا کر یہ الفاظ حضرت امام حسنؓ سے اُس وقت کہنا۔ جب وہ محفل میں بیٹھے ہوئے ہوں۔ قاصد نے حسبِ ہدایت مدینہ منورہ جا کر برسرِ محفل حضرت امام حسنؓ کے روبرو وہی نازیبا الفاظ بطورِ پیغام گورنر دہرائے۔ جس پر حضرت امام حسنؓ نے بڑے تحمل و بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑا خوبصورت جواب دیا۔ کہ! گورنرِ کوفہ سے جا کر کہہ دو۔ کہ! اگر یہ سب باتیں، جو تم نے میرے بارے میں کہی ہیں۔ درست ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے۔ اور اگر یہ باتیں غلط ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ جب گورنرِ کوفہ تک یہ جواب بعینہٖ پہنچا۔ تو اُس نے کہا۔ مَیں گواہی دیتا ہوں۔ کہ! واقعی دورِ حاضر میں حضرت امام حسنؓ بن علیؓ سے بڑھ کر کوئی صاحبِ علم نہیں۔ (اقتباس اَز کتاب حرفِ فقیر۔ سید سرفراز احمد شاہ صاحب)

نقطه : محبت خلفائے راشدینؓ اور اہلِ بیتِ اطہارؓ (حضرت علی المرتضیٰؓ کا فاطمی گھرانہ اور امہات المؤمنینؓ) ہر مسلم پر فرض ہے۔

اَمَرْ کے متعلق حکایتِ حسنیؓ : (منسوب ومنقول حضرت سیدنا امام حسنؓ بن علی المرتضیٰؓ)

سید سرفراز احمد شاہ صاحب کی کتاب ’نوائے فقیر‘ کے صفحہ نمبر 75 پر ’’اَمَر‘‘ کے بارے میں مرقوم ہے۔ کہا! ہم سب امر بارے جاننے میں متجسس ہوتے ہیں۔ کہا! امر ہے کیا ؟ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں فرمایا۔(قل الروح من امر ربی) فرمایا۔کہا! روح امرِ ربی ہے۔(پھر آگے فرماتے ہیں۔کہا!)

ایک روز شام کے گورنر سے کسی نے پوچھا۔کہا! دُنیا میں سب سے زیادہ طاقت ور اور سخت چیز کیا ہے؟ انہوں نے کافی دیر غور کرنے کے بعد کہا۔ اس کا (درست) جواب شاید میں نہ دے سکوں۔صِرف حضرت علی المرتضیٰؓ ہی اس کا (مکمل، درست اور اطمینان بخش) جواب دے سکتے ہیں۔لہٰذا ایک ہرکارہ مدینہ منورہ (جناب مولا علیؓ) کی خدمت اقدس میں روانہ کیا گیا۔جس نے کہ حضرت علیؓ کی خدمت میں جاکر سوال پیش کیا۔اُس وقت حضرت علی المرتضیٰؓ کے صاحبزادگان حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور ایک اور صاحبزادے (جو غالبًا دوسری بیگم سے تھے) بھی وہاں پر تشریف فرما تھے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے سوال سن کر فرمایا۔کہ یہ (سوال) اتنا آسان ہے۔کہ اس کا جواب تو یہ بچے بھی دے سکتے ہیں۔قاصد نے حفظ مراتب (اور عمر) کا خیال رکھتے ہوئے سب سے بڑے صاحبزادے حضرت حسن بن علیؓ سے (یہی) سوال پوچھا۔تو انہوں نے کمال جواب دیا۔کہا!

دنیا کی سب سے طاقت ور اور سخت چیز لوہا ہے۔لیکن لوہے کو آگ پگھلا دیتی ہے۔اِس سے ثابت ہوا۔کہ آگ لوہے سے بھی زیادہ طاقت ور ہے۔ لیکن اِسی آگ کو پانی ٹھنڈا کر دیتا ہے۔یوں پانی آگ سے بھی زیادہ طاقت ور ہے۔لیکن ہوا اُسی آگ کو جلا لیتی ہے۔یوں ہوا پانی سے بھی زیادہ طاقت ور ہے۔ہوا کو چلانے پر دو فرشتے مامور ہیں۔وہ حکم دیتے ہیں۔تو ہوا چلنے لگتی ہے۔یوں وہ (دونوں) فرشتے ہوا سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں۔ اُن دونوں فرشتوں پر حضرت جبرائیلِ امینؑ سردار ہیں۔(اور) حضرت جبرائیلِ امینؑ ’’اَمرِ ربی‘‘ کے ماتحت ہیں۔جو حکم (اَمرِ ربی) اُنھیں رب تعالیٰ کی طرف سے مِلتا ہے۔وہ اُس (حکم) کی تعمیل کرتے ہیں۔یوں اَمرِ ربی زیادہ طاقت ور ہے۔ آخر میں حضرت امامِ عالی مقام جناب حسن بن علیؓ نے ایک عجیب جُملہ اِرشاد فرمایا۔اور’’ وہ اَمر ، **رب تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔اور اُس سے ہم اِس دنیا کو چلا رہے ہیں‘‘**۔

حضرت امام غزالیؒ اپنی کتاب احیاء العلوم الدین میں رقم طراز ہیں۔جب حضرت امام حسنؓ وضو کرتے۔تو جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی۔اور چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا تھا۔اور یہ وجہ صرف اسی لئے واقع ہوتی تھی۔کہا! آپؓ نے رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہوتا تھا۔

☆ **حضرت سیدنا حسن بن علیؓ** : آپؓ کا نام حسنؓ، کنیت ابو محمد اور مشہور القابات سید، مجتبیٰ، شبیہ رسول ﷺ، تقی وزکی وغیرہم ہیں۔آپؓ کے والدِ محترم کا نام علیؓ بن ابی طالب ہے۔جبکہ والدہ محترمہ کا اسمِ مبارک فاطمہ بنت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔آپؓ نے اپنے زمانہء طفولیت کے چھ برس چار ماہ آنحضرت نبی مکرم ﷺ کے سایہ عاطفت میں بسر کئے۔جبکہ سات برس اپنی والدہ ماجدہؓ کی تربیت میں گزارے۔سینتیس برس اپنے والدِ محترمؓ کی ہمراہی میں بسر کئے۔چونکہ یہ تمام حضرات ظاہری و باطنی طور پر علم وعمل، جودوسخا، ایثار و زہد میں یکتائے زمانہ تھے۔لہٰذا ان تمام حضرات کی جملہ خوبیوں کے اثرات آپؓ کی شخصیت میں موجود تھے۔آپؓ کی ازواج اور اولاد کے اسماء اور تعداد میں مؤرخین کے ہاں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔بہرحال آپؓ کی ازواج کے اسماء یہ ہیں۔حضرت ام بشیرؓ بنت ابو مسعود۔حضرت خولہؓ بنت منظور۔حضرت فاطمہؓ بنت ابو مسعود۔حضرت ام اسحاقؓ بنت طلحہ۔حضرت ام ولدؓ۔حضرت رملہؓ۔حضرت ام الحسنؓ۔حضرت تقفیہؓ۔حضرت امراء القیسؓ۔حضرت جعدہؓ بنت اشعث۔اسی طرح آپؓ کے صاحبزادگان میں حضرت زیدؓ، حضرت حسنؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہؓ یعنی ان چاروں بھائیوں میں باتفاق جمہور مؤرخین متفق ہیں۔بہرحال اختلافی تعداد و اسمائے صاحبزادگان یہ ہیں۔ زیدؓ حسنؓ۔عمرؓ۔عمروؓ۔ عبداللہؓ۔قاسمؓ۔حسینؓ۔محمدؓ۔ابوبکرؓ۔حمزہؓ۔جعفرؓ۔طلحہؓ۔ابراہیمؓ۔یعقوبؓ۔عبدالرحمانؓ۔حضرت حسنؓ بن علی المرتضیٰؓ کی پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ام الحسنؓ۔ام عبداللہؓ۔ام سلمہؓ۔ام الخیرؓ۔تماضرؓ۔جبکہ اختلافی اسمائے صاحبزادیوں کے یہ ہیں۔فاطمہؓ۔ام الحسنؓ۔ام الحسینؓ۔ام عبداللہؓ۔ام سلمہؓ۔ام الخیرؓ۔تماضرؓ۔رقیہؓ۔فاطمہ ثانیؓ۔آپؓ کے مشہور اقوال یہ ہیں۔☆ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ۔لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔☆ نیکی وہ ہے۔(کہ) جس کے کرنے میں کسی قسم کی ریاکاری نہ ہو۔☆ جس میں حیا نہیں۔اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ **حضرت سیدنا حسین بن علیؓ** : آپؓ کا نام مبارک ’’حسینؓ‘‘، کنیت ابو عبداللہؓ اور القابات سبط الرسول ﷺ اور ریحانۃ الرسول ﷺ ہیں۔آپؓ کے والدِ محترم علی المرتضیٰؓ بن ابی طالب جبکہ والدہ محترمہ فاطمۃ الزہراءؓ بنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔آپؓ نے اپنے زمانہء طفولیت کے پانچ برس آنحضرت نبی مکرم ﷺ کے سایہ عاطفت میں بسر کئے۔جبکہ ساڑھے پانچ برس اپنی والدہ ماجدہؓ کی تربیت میں گزارے۔ساڑھے پینتیس برس اپنے والدِ محترمؓ کی ہمراہی میں بسر کئے۔چونکہ یہ تمام حضرات ظاہری و باطنی طور پر علم وعمل، جودوسخا، ایثار و زہد میں یکتائے زمانہ تھے۔لہٰذا ان تمام حضرات کی جملہ خوبیوں کے اثرات آپؓ کی شخصیت میں موجود تھے۔ آپؓ کی ازواج کی تعداد پانچ ہے۔جن میں سے حضرت شہر بانوؓ کے فرزند حضرت زین العابدین بن حسینؓ ہیں۔بہرحال ازواج کے اسماء یہ ہیں۔حضرت شہر بانوؓ۔حضرت لیلیٰؓ بنت ابی مرہ۔حضرت رباب بنت امراء القیس۔حضرت ام اسحاقؓ بنت طلحہ بن عبداللہ۔حضرت قضاعیہؓ۔آپؓ کی اولاد کے اسماء یہ ہیں۔حضرت سید زین العابدینؓ۔حضرت سید علی اکبرؓ۔حضرت سید علی اصغرؓ۔حضرت سید جعفرؓ۔(بیٹیوں کے اسماء) حضرت سیدہ سکینہؓ۔حضرت سیدہ فاطمہ صغریٰؓ۔آپؓ کا مشہور قول یہ ہے۔کہا! بندے کی (یقینی) نجات دین کی پیروی میں ہے۔اور ہلاکت (درحقیقت) دین کی مخالفت میں ہے۔

حکایاتِ حضراتِ حسنینؓ :

حکایت : حضرات حسنینؓ کے بارے میں ایک نہایت ہی عمدہ اور سبق آموز حکایت یہاں پر بطورِ تبریک پیش کی جاتی۔ انہیں دونوں مقدس ہستیوں نے ہمیں سبق سکھایا ہے۔ کہ! اگر کوئی شخص عمر میں ہم سے بڑا ہو۔ اور (خدانخواستہ) وہ کسی غلطی یا لغزش کا مرتکب ہو۔ تو ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اُس کی کیسے اصلاح کی جائے۔ کہ! ایک مرتبہ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ نے دیکھا۔ کہ ایک صاحب وضوکر رہے ہیں۔ جب وہ صاحب وضوکر چکے۔ تو حضرت امام حسینؓ نے بڑے ادب سے فرمایا۔ جناب! میں وضوکرتا ہوں۔ آپ دیکھ کر بتائیے گا۔ کہ میں کہیں اس میں غلطی تو نہیں کر رہا ہوں۔ یوں اُن صاحب کی خود بخود اصلاح ہوگئی۔

اِک پل کی تھی بس حکومت یزید کی ہیں صدیاں حسینؓ کی، ہے زمانہ حسینؓ کا

حکایت : حضرات حسنینؓ کے متعلق جامع ترمذی میں ایک واقعہ یوں درج ہے۔ کہ! حضرت اُسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں۔ کہ! مَیں کسی ضرورت کے لئے رات کے وقت آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کوئی چیز چادر میں چھپائے ہوئے باہر تشریف لائے۔ جب میں اپنی بات کر چکا۔ تو مَیں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ کہ! یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ چادر میں کیا چھپائے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے (جب) چادر ہٹائی۔ تو اُس (چادر) کے نیچے سے حضرات حسنین (حضرت امام حسنؓ وحضرت امام حسینؓ) ظاہر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ دونوں میرے بچے اور میری لڑکی (بیٹی) کے لڑکے ہیں۔ اے اللہ! مَیں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ تُو بھی اِن دونوں سے اور اُن سے محبت کرنے والوں سے محبت فرما۔ (آمین)

نہ عشقِ حسینؓ، نہ ذوقِ شہادت غافل سمجھ بیٹھا ہے، ماتم کو عبادت

حکایت : حضرات حسنینؓ کے متعلق دورِ فاروقیؓ کا مشہور واقعہ ہے۔ کہ! ایک مرتبہ یمن سے کچھ حُلّے مدینہ لائے گئے۔ حضرت امیرالمؤمنین عمر فاروقؓ نے اُنہیں لوگوں میں تقسیم فرمادیا۔ لوگ وہ حلے پہن کر خوشی سے باہر نکل آئے۔ حضرت عمرؓ مسجدِ نبوی ﷺ میں تشریف فرما تھے۔ لوگ آپؓ کے پاس آتے۔ اور آپؓ کو سلام کرتے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ بھی اپنی والدہ محترمہؓ کے گھر سے نمودار ہوئے۔ لیکن وہ کوئی حلہ پہنے ہوئے نہ تھے۔ اُنہیں دیکھتے ہی حضرت عمرؓ بے قرار ہوگئے۔ اور آپؓ نے لوگوں سے فرمایا۔

''**مجھے تم لوگوں کو حلے دینے کی کوئی خوشی نہیں ہوئی۔**'' لوگوں نے جب وجہ دریافت کی۔ تو آپؓ نے فرمایا۔ ان دونوں بچوں کی وجہ سے دوسرے لوگ حلے پہنے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے جسم حلوں سے خالی ہیں۔ یہ کہہ کر اُسی وقت یمن کے عامل (حاکم) کو فرمان لکھا۔ کہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے لئے فی الفور دوعمدہ (ترین) حلے ارسال کردو۔ اُس نے حکم کی تکمیل کی۔ جب حلے آگئے۔ تو حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں حضرت حسنؓ وحضرت حسینؓ کو پہنایا۔ اور (پھر بصد خوشی) فرمایا۔ اَب مجھے سچی مسرت حاصل ہوئی ہے۔

ماتم نہیں ہے، کوئی قصہ حسینؓ کا سڑکوں پر مت دکھاؤ تماشہ حسینؓ کا

قرآن کہہ رہا جب، زندہ ہیں سب شہید اور تم نکالتے ہو، جنازہ حسینؓ کا

اُمتِ محمدیہ ﷺ کی پاک طینت ہستیاں : حضرت علی المرتضیٰؓ۔ حضرت خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراءؓ۔ حضرت حسن بن علیؓ۔ حضرت حسین بن علیؓ۔ حضرت علی امام زین العابدینؒ۔ حضرت محمد باقرؒ۔ حضرت جعفر صادقؒ۔ حضرت موسیٰ کاظمؒ۔ حضرت علی رضاؒ۔ حضرت محمد تقیؒ۔ حضرت حسن عسکریؒ۔ یاد رہے۔ کہ! مندرجہ بالا گیارہ حضرات کے علاوہ ان تمام کے جملہ بہن بھائی بھی میرے (البلوشی) کے نزدیک نہایت عظمت و بزرگی کے حامل ہیں۔ کیونکہ! یہ تمام لوگ درحقیقت اہلِ بیت اطہارؓ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ آمین۔

حکایت : حضرات حسنینؓ کے محل کا ایک واقعہ، جو کہ حالات بابرکات وملفوظات طیبات، سیاح دشت تجرید وسباح در دریائے توحید ومعرفت ربانی حامل علم لدنی جناب حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادری پانی پتیؒ، مسمّٰی بہ ''**تذکرہ غوثیہ**'' میں یوں درج ہے۔ کہ!

ایک روز ارشاد ہوا۔ کہ! ہم شہر بریلی سے کاکوری کی طرف چلے گئے۔ سنا تھا۔ کہ! وہاں کے جنگل میں کوئی درویش رہتے ہیں۔ جن کو وحوش وطیور سے تو محبت تھی۔ مگر انسانوں سے نفرت۔ وہ درویش نہ اپنی کہتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی اور کی سنتے ہیں۔ بس رات دن گریہ وزاری میں محو رہتے ہیں۔ خیر! بڑی تلاش کے بعد وہ ہمیں ملے۔ جب ہم نے اُن سے حال دریافت کیا۔ تو کہنے لگے۔ کہ میں ہندوستان سے بارادہ حج چلا۔ شہر بمبئی سے (ایک بڑے بحری) جہاز پر سوار ہوا۔ قضارا جہاز ایک بڑی تباہی میں آکر پاش پاش ہوگیا۔ (خوش قسمتی سے) میں ایک تختے کے ذریعے تیسرے دن ایک پہاڑ کے قریب کنارہ سے جالگا۔ خدا خدا کر کے تختہ سے اُتر کر پہاڑ پر چڑھ گیا۔ بہت فاصلے پر ایک دیوار نظر آئی۔ قریب جا کر دیکھا۔ تو اُس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ مگر ایک بلند درخت دیوار کے قریب تھا۔ اس پر چڑھا۔ اور دیوار پر سے ہوتا ہوا اندر داخل ہوگیا۔ وہاں کی کیفیت کیونکر بیان کروں۔ ایک باغِ دلکشا دیکھا۔ جس کی مثل نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا تھا۔ اور نہ کانوں نے سنا تھا۔ روشین ومصفی نہریں جاری رنگ برنگ کے طیور چہچہاتے۔ اور قسم قسم کے میوے درختوں پر لگے ہوئے تھے۔ مگر انسان کا کہیں پتہ نہیں۔ میں ششدر رہ گیا۔ کہ! بارِخدایا! یہ کیا مقام ہے۔ غرضیکہ! میں نے کچھ میوے کھا پیکر ایک بارہ دری (ایک ہوادار دالان، جس کے کئی در ہوں) میں سو رہا۔ عصر کے وقت جب

آنکھ کھلی۔تو میں باغ کی سیر کرنے لگا۔شام کے وقت اس خیال سے کہ مبادا یہ باغ کہیں جنات کا ہو۔سہم کر ایک گوشہ میں جا چھپا۔وہاں سے مَیں نے دیکھا۔کہ آسمان سے ایک گروہ سواروں کا اُترا۔اور چمن میں ایک تخت اور فرش مکلّف بچھایا گیا۔خدمت گاران قرینہ بقرینہ کھڑے ہوگئے۔ اور دو صاحب،نہایت حسین و جمیل اُس تخت پر آن کر بیٹھے۔ جب کھانا تقسیم ہونا شروع ہوا۔ میں دور سے یہ سب کیفیت بغور دیکھ رہا تھا۔اُن دونوں سرداروں میں سے ایک نے فرمایا۔کہ! فلاں ابنِ فلاں (یعنی میرا اور میرے باپ کا نام لیا) آج ہمارا مہمان ہے۔اس کو بھی کھانا پہنچاؤ۔میں اُن کی یہ بات سن کر سخت متحیر ہوا۔اور دل ہی دل میں کہنے اور سوچنے لگا۔کہ! الٰہی یہ کون بزرگ ہیں۔کچھ لمحات بعد،ایک شخص میرے پاس کھانا لایا۔میں نے اس سے کہا۔کہ! تم کون ہو ؟اور یہ بزرگ کون ہیں؟ میرا جی چاہتا ہے۔کہ! مَیں ان کی قدم بوسی کروں۔اس (کھانا لانے والے شخص) نے کہا۔کہ! میں بے اذن کسی کو کچھ جواب نہیں دے سکتا۔جب تک تم یہ کھانا تناول کرو۔میں اُن سے اجازت طلب کرکے آتا ہوں۔میں ہنوز کھا ہی رہا تھا۔وہ شخص یہ مژدہ لایا۔کہ! تمھاری درخواست منظور ہوئی۔چلو اور چل کر قدم بوسی کا شرف حاصل کرو۔ہم تمام لوگ شہداء ہیں۔اور یہ باغ ہمارے رہنے کا مقام ہے۔اور یہ دونوں شہزادے حضرت حسن بن علیؓ اور حضرت حسین بن علیؓ ہیں۔یہ سن کر میں مارے مسرت کے اپنے جامہ میں پھولا نہ سمایا۔مَیں جھٹ پٹ جا کر (آنحضور نبی مکرم ﷺ کے نواسوںؓ کے) قدم بوس ہوا۔اور اپنا سارا حال عرض کیا۔حکم ہوا۔کہ! اچھا (فی الحال) تم اسی باغ میں رہو۔جب حج کا وقت قریب آئے گا۔تو تمھیں بیت اللہ شریف بھی پہنچا دیں گے۔خاطر جمع رکھو۔بعد اس (گفتگو) کے، مجلس برخاست ہوئی۔میں دوبارہ اسی دری میں جا کر سو رہا۔اس دن سے مجھ کو دونوں وقت امامینؓ کی زیارت نصیب ہوا کرتی۔اچھے سے اچھا کھانا ملتا تھا۔نو ماہ بعد جب حج کا زمانہ آ گیا۔تو میں نے عرض کیا۔بعد حج حضورؓ اسی جگہ مجھے بلالیں۔فرمایا اچھا۔اور ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔کہ! اس کو (بیت اللہ شریف) پہنچا دو۔اُس (شخص) نے کہا۔کہ اپنی آنکھیں بند کرلیں۔پھر کہا کھول لیں۔میں نے دیکھا۔کہ! مَیں بیت اللہ شریف میں کھڑا ہوں۔مَیں نے حج کیا۔پھر مدینہ منورہ کی زیارت کو بھی گیا۔کچھ دن گزار کر دوبارہ مکہ معظّمہ واپس چلا آیا۔اَب مجھ کو ہر وقت یہی خیال رہنے لگا۔کہ! حضرتؓ نے وعدہ فرمالیا تھا۔لیکن اَب تک بلایا کیوں نہیں ؟ آخر کار! ایک دن اسی غم واَلَم میں میری آنکھ لگ گئی۔جب آنکھ کھلی۔تو دیکھا۔کہ! مَیں اسی باغ میں ہوں۔بہت مسرور ہوا۔اور سجدہءشکر بجا لایا۔پھر اسی طرح سے زیارتِ شہزادگانؓ اور بہترین کھانا نصیب ہوتا رہا۔اور اسی طرح عیش ومسرت کے ساتھ چار مہینہ گزر گئے۔ایک دن میری جو شامت آئی۔عرض کیا۔حضرتؓ! گھر جانے کو جی چاہتا ہے۔فرمایا اچھا۔مگر یہ گزارش کرتے وقت مَیں یہ کہنا بھول گیا۔کہ! مجھ کو پھر بلا لیجئے گا۔ایک شخص کو اشارہ ہوا۔کہ! اس کو پہنچا دو۔اُس نے مجھ سے میری دونوں آنکھیں بند کروا کر مجھے گھر پہنچا دیا۔دو چار دن تو کچھ خیال نہ آیا۔پھر جو وہاں (حضرات شہزادگانؓ کی زیارت،اُن کے محل اور بہترین جنتی کھانے) کی یاد نے زور مارا۔تو مجھ کو جنون ہوگیا۔کہ اب تلک میں اسی فراق میں ہی مبتلا ہوں۔

حضرت حسن بصریؒ کا مقام و مرتبہ:

آپؒ حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں 22 ہجری پیدا ہوئے۔اور 110 ہجری میں انتقال ہوا۔روایات کے مطابق حضرت امیرالمؤمنین عمر فاروقؓ ہی کی خواہش پر آپؒ کا نام ''حسن'' تجویز کیا گیا۔آپؒ کی کنیت ''ابوسعید'' ہے۔حضرت عمرؓ نے اپنے دستِ مبارک سے حضرت حسن بصریؒ کو **گھٹی** دی۔ آپؒ کے والدِ محترم کا نام ''یسار بصری'' جبکہ والدہ محترمہ کا نام ''خیرہ'' تھا۔آپؒ کی والدہ محترمہ جنابہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ کی لونڈی تھیں۔(بقولِ امام ابنِ الجوزیؒ) آپؒ کی والدہ جب کسی کام کے سلسلے میں گھر سے باہر جاتیں۔اور حضرت حسن بصریؒ روتے۔تو حضرت ام سلمہؓ آپؒ کو دودھ پلا دیتی تھیں۔اس اعتبار سے حضرت حسن بصریؒ کو آنحضور نبی مکرم ومعظم ﷺ کا رضاعی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔آپؒ کے علم وفضل وتقوٰی و ولایت کی کئی وجوہات میں دو اہم ترین وجوہ یہ بھی ہیں۔کہ! ایک تو آپؒ حضرت علی المرتضیٰؓ کے خلیفہ تھے۔اور دوئم یہ کہ آپؒ نے حضرت رسولِ مکرم ﷺ کے اسرار ورموز کے حامل جلیل القدر صحابی جناب حضرت حذیفہ ابن الیمانؓ (م۔35ھ بمقام مدائن) سے اکتسابِ علم وفیض حاصل کیا ہے۔آپؒ ہی سے جملہ سلاسلِ طریقت کی ابتداء حضرت علی شیرِ خداؓ کے توسط وتوسل سے ہے ماسوائے سلسلہءعالیہ نقشبندیہ کے۔آپؒ کے کلماتِ عظیمہ بہت ہی اہم و پرتاثیر ہیں۔کیونکہ! ان کے مواعظ وتقاریر نے علمی وعقلی اور دلیلی طور پر شہرہءآفاق حیثیت کے حامل ہیں۔حضرت حسن بصریؒ کو 130 صحابہ کرامؓ سے شرفِ ملاقات حاصل ہے۔جن میں سے 70 اصحاب بدریہؓ تھے۔

حضرت امام غزالیؒ نے ''احیاء العلوم الدین'' میں فرمایا ہے۔کہ! حضرت امام حسن بصریؒ کا کلام مبارک درحقیقت کلام انبیاء واصفیاء کے بہت مشابہ ہے۔بلکہ جمہور کا اس بات پر قوی اتفاق ہے۔کہ! آپؒ کا اکثر کلام خواطرِ قلوب،امر بالمعروف ونہی عن المنکر،وساوسِ نفوس،شہواتِ نفس کی صفاتِ خفیہ وغامصہ اور نیک اعمال کی تلقین وتربیت اور جملہ انسانیت کی تبلیغ ونصائح سے پُر ہے۔ ایک مرتبہ عوام الناس نے آپؒ سے دریافت کیا۔یا ابوسعیدؒ! آپؒ کی زبانِ مبارک سے اکثر اوقات ایسے کلماتِ عجیبہ سننے میں آتے ہیں۔جو ہم نے آپؒ سے پہلے کبھی نہیں سنے ہوتے۔آپؒ نے اِن مفید ومتنفع کلمات کو کہاں سے اخذ کیا ہے ؟ آپؒ نے فرمایا۔ حضرت حذیفہ ابنِ الیمانؓ سے۔اور حضرت حذیفہؓ کا آنحضرت نبی مکرم ﷺ سے استفاضہءعلم ایک عجیب نرالے طرز کا ہوا کرتا تھا۔بلکہ دیگر صحابہءکرامؓ تو آنحضور نبی کریم ﷺ سے عام شرعی مسائل کا حل دریافت کیا کرتے تھے۔جبکہ حضرت حذیفہؓ کے سوالات وتجسسات باقی صحابہءکرامؓ سے جداگانہ ہوتے تھے۔اس بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔کہ! حضرت مولانا رومؒ کا یہ فرمانا۔کہ! ''**گفت نران فصلے حذیفہؓ با حسنؒ**''روایات پر مبنی ہے۔جو کہ خود حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے۔اور حضرت امام غزالیؒ اس کے ناقل ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

بظاہر جو قلندر ہے ، حقیقت میں مجاور ہے اسی پر **عشق سجتا** ہے ، جو اندر سے قلندر ہے

اُمتِ محمدیہ ﷺ کے سب سے عظیم اور جلیل القدر امام و فقیہ :

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ ؒ : نام نعمان، کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔ (مختصر حسب نسب) نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان۔ آپؒ کے دادا کو حضرت علی المرتضیٰؓ کے ساتھ بارہا شرف کا ملاقات حاصل تھا۔ آپؒ فارسی النسل تھے۔ آپؒ کے متعلق ایک (موضوع یا ضعیف) حدیث یہ ہے۔ کہ! ''میری اُمت میں ایک مرد پیدا ہوگا۔ جس کا نام ابوحنیفہ ہوگا۔ وہ قیامت میں میری اُمت کا چراغ ہوگا۔ آپؒ کے لاتعداد شاگردوں (تلامذہ) میں حضرت امام ابو یوسف، حضرت امام محمد بن حسن شیبانیؒ، حضرت امام زفر بن ہزیلؒ اور امام عبداللہ بن مبارکؒ ہیں۔ ویسے تو آپؒ کا اسمِ مبارک نعمان بن ثابت ہے۔ مگر آپؒ ''ابوحنیفہ' کی کنیت سے مشہور و معروف ہوئے۔ آپؒ کی کنیت کا عجیب و غریب واقع یہ ہے۔ کہ! ایک مرتبہ کچھ عورتوں نے سوال کیا۔ کیا جب مرد کو چار نکاح کی اجازت حاصل ہے۔ تو پھر عورت کو کم از کم دو شوہر رکھنے کی اجازت کیوں نہیں ؟ آپؒ نے فرمایا۔ اس (سوال) کا جواب کسی اور وقت دوں گا۔ اور اسی الجھن میں گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ اور جب آپؒ کی صاحبزادی ''حنیفہ ' نے الجھن کی وجہ دریافت کی۔ تو آپؒ نے (اُن چاروں) عورتوں کا سوال پیش کر کے فرمایا۔ کہ! میں اُن کے اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اور میری الجھن کا یہی سبب ہے۔ یہ سن کر صاحبزادی نے عرض کیا۔ اگر آپؒ اپنے اسم، مبارک کے ہمراہ میرے نام کو بھی شہرت دینے کا وعدہ کریں۔ تو میں ان عورتوں کو جواب دے سکتی ہوں۔ اور جب آپؒ نے وعدہ کر لیا۔ تو صاحبزادی نے عرض کیا۔ ان عورتوں کو میرے پاس بھجوا دیجئے۔ چنانچہ جب وہ عورتیں آگئیں۔ تو صاحبزادی نے ایک ایک پیالی ہر عورت کے ہاتھ میں دے کر کہا۔ کہ اپنی اپنی پیالی میں تم سب اپنا تھوڑا تھوڑا سا دودھ ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک بڑا سا پیالہ ان کو دے کر کہا۔ ان سب پیالوں کا دودھ اس میں ڈال دو۔ اور جب عورتوں نے یہ عمل کیا۔ تو آپ نے کہا۔ اَب تم سب اس میں سے اپنا اپنا دودھ (واپس) نکال لو۔ لیکن عورتوں نے عرض کیا۔ کہ یہ تو ناممکن ہے۔ صاحبزادی نے عرض کیا۔ کہ جب دو شوہروں کی شرکت میں تمھاری اولاد ہوگی۔ تو تم یہ کیسے بتا سکو گی۔ کہ یہ اولاد کس شوہر کی ہے۔ اس (برجستہ) جواب سے وہ عورتیں ششدر رہ گئیں۔ اور امام صاحب نے اسی دن سے ابوحنیفہ کی کنیت اختیار کر لی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی نام سے زیادہ کنیت کو شہرت عطا فرمائی۔ جس وقت مدینہ منورہ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ نے حضورِ اقدس ﷺ کے روضہ اقدس پر یہ کہہ کر سلام پیش کیا۔ **السلام علیکم یا سید المرسلین** ﷺ تو وہاں سے جواب ملا۔ **وعلیک السلام یا امام المسلمین**۔ ایسا شرف و اعزاز بھی آپؒ ہی کو زیبا ہے۔ کہ! حضور ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا۔

اُمتِ محمدیہ ﷺ کے عظیم ترین اور جلیل القدر ولی اللہ :

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ : آپؓ کا نام عبدالقادر کنیت ابو محمد اور مشہور القابات محی الدین، غوثِ اعظم، پیر دستگیر، پیرانِ پیر، بازِ اشہب وغیرہم ہیں۔ آپؓ درحقیقت نجیب الطرفین سید ہیں۔ (کیونکہ) والدِ ماجدؒ کی طرف سے آپؓ حضرت حسن بن علی المرتضیٰؓ کی جبکہ والدہ محترمہؒ کی طرف سے آپؓ حضرت حسین بن علی المرتضیٰؓ کی اولاد ہیں۔ ☆ والدِ محترم کی طرف شجرہ یہ ہے۔ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؓ بن سید ابو صالح موسیٰ جنگیؒ بن سید عبداللہ جیلیؒ بن سید یحیٰ زاہدؒ بن سید شمس الدین زکریاؒ بن سید ابوبکر داؤدؒ بن سید موسیٰ ثانیؒ بن سید عبداللہ صالحؒ بن سید موسیٰ الجونؒ بن سید عبداللہ محضؒ بن سید حسن مثنیٰؒ بن سید حسنؓ بن سیدنا علی المرتضیٰؓ بن ابو طالب۔ ☆ جبکہ والدہ محترمہؒ کی طرف شجرہ یہ ہے۔ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؓ بن سیدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہؒ بن سید عبداللہ صومعیؒ بن سید ابو جمالؒ بن سید محمدؒ بن سید محمودؒ بن سید ابو العطاء عبداللہؒ بن سید کمال الدین عیسیٰؒ بن سید علاؤ الدین محمد الجوادؒ بن سید علی رضا مشہدیؒ بن سید موسیٰ کاظم بغدادیؒ بن سید جعفر صادقؒ بن سید محمد باقرؒ بن سید زین العابدینؒ بن سید حسینؓ بن سیدنا علی المرتضیٰؓ بن ابی طالب۔ ☆ آپؓ کا شجرہ طریقت یہ ہے۔ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ۔ حضرت شیخ ابو سعید مخزومیؒ۔ حضرت شیخ ابوالحسن قرشیؒ۔ حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیزؒ۔ حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ۔ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ۔ حضرت شیخ سری سقطیؒ۔ حضرت شیخ معروف کرخیؒ۔ حضرت شیخ داؤد طائیؒ۔ حضرت شیخ حبیب عجمیؒ۔ حضرت ام عالی مقام شیخ حسن بصریؒ حضرت مشائخ الاولیاء جناب علی المرتضیٰؓ۔ حضرت سرورِ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ۔ **حضرت پیر سید طاہر علاؤ الدین گیلانی** نقیب الاشراف (خانقاہ عالیہ غوثیہ قادریہ۔ کوئٹہ) نے اپنی تصنیف '**تذکرہ قادریہ**'' میں آپؓ کا شجرہ پیشوائی اس طرح تحریر فرمایا ہے۔ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ۔ حضرت شیخ ابو سعید مخزومیؒ۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد القرشی الہنکاریؒ۔ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ۔ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد التمیمیؒ۔ حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ۔ حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ۔ حضرت سری سقطیؒ۔ حضرت شیخ معروف کرخیؒ۔ حضرت سید ابوالحسن علی ابنِ موسیٰ رضاؒ۔ حضرت سید موسیٰ کاظمؒ۔ حضرت سید جعفر صادقؒ۔ حضرت سید محمد باقرؒ۔ حضرت سید زین العابدینؒ۔ حضرت شہید کربلا جناب سید حسینؓ۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ۔ حضرت سید الرسل محمد رسول اللہ ﷺ۔

☆ حضور غوثِ پاکؒ کی چار ازواج مطہرات یہ ہیں۔ سیدہ بی بی مدینہؒ۔ سیدہ بی بی صادقہؒ۔ سیدہ بی بی مومنہؒ۔ سیدہ بی بی محبوبہؒ۔

☆ حضور غوثِ پاکؒ کے صاحبزادگان یہ ہیں۔ سید عبدالرزاقؒ۔ سید عبدالعزیزؒ۔ سید عبدالجبارؒ۔ سید عبدالوہابؒ۔ سید عبدالغفارؒ۔ سید عبدالغنیؒ۔ سید صالحؒ۔ سید محمدؒ۔ سید شمس الدینؒ۔ سید ابراہیمؒ۔ سید یحیٰؒ۔ حضور غوثِ پاکؒ کی بیٹیوں کے اسماء اور تعداد میں کافی اختلافات پائے جاتے ہیں۔

یاد رہے۔ کہ! کتبِ تصوف کے مطابق حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ کو 70 یا 119 سے زائد مرتبہ حکمِ الٰہی ہوا۔ کہ! آپؒ اعلان فرمائیں۔ کہ! میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔ تب آپؒ نے یہ اعلان فرمایا۔ اور جملہ ارواح اولیاء اولین و آخرین نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ (سبحان اللہ۔ ماشاء اللہ) آپؒ کی کچھ کتب نہایت مشہور و معروف ہیں۔ غنیۃ الطالبی طریق الحق۔ فتوح الغیب۔ سر الاسرار و مظہر الأنوار فیما یحتاج الیہ الأبرار۔ آداب السلک والتواصل الی المنازل الملوک۔ الفتح الربانی والفیض الرحمانی۔ الفیوضات الربانیہ فی المآثر والأوراد القادریہ۔ (اس کے علاوہ بھی مزید کچھ تصانیف ہیں)

☆ تعارفِ چند جلیل القدر علمائے محدثینِ عظام ☆

تاریخِ اسلام کے اندازے کے مطابق، حضرت جناب سرورِ کائنات ﷺ کے وصال کے وقت تقریباً ''ایک لاکھ چودہ (یا چوبیس) ہزار صحابہ کرامؓ موجود تھے۔ سب سے آخری صحابی حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ لیثی کنانیؓ کی وفات 100ھ میں ہوئی۔ جن صحابہ کرامؓ کی مرویات ایک ہزار سے زائد ہوں۔ انہیں کثیر الروایۃ خیال کیا جاتا ہے۔ محدث صحابہ کرامؓ کے اسمآئے مبارکہ اور اُن کی مرویات (روایت شدہ احادیثِ نبویہ ﷺ) یہاں پر بیان کی جارہی ہیں۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ۔ مرویات 5374۔ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ مرویات 2630۔ ☆ حضرت انس بن مالکؓ۔ مرویات 2286۔ ☆ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ مرویات 2210۔ ☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ مرویات 1660۔ ☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ۔ مرویات 1540۔ ☆ حضرت ابوسعید خدریؓ۔ مرویات 1170۔ ☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ مرویات 848۔

نامِ محدثین	تاریخِ پیدائش ووفات	اسمآئے کتبِ احادیث	تعداد احادیث
حضرت امام مالک بن انس مدنیؒ	93ھ۔ تا 179ھ	موطا امام مالک	1891
حضرت امام محمد بن حسن الشیبانی حنفیؒ	132ھ۔ تا 204ھ	مو طا امام محمد	1180
حضرت امام محمد بن ادریس الشافعیؒ	150ھ۔ تا 204ھ	مسندِ امام شافعی	1811
حضرت امام احمد بن محمد بن حنبلؒ	164ھ تا 241ھ	المسند	40000
حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ	194ھ تا256ھ	الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہﷺ	7275
حضرت امام مسلم بن حجاج بن مسلمؒ	206ھ تا261ھ	صحیح مسلم	12000
حضرت امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ	200ھ تا279ھ	الجامع للترمذی	1385
امام سلیمان بن اشعث ابوداودؒ	202ھ تا275ھ	سنن ابو داؤد	5274
امام ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب نسائیؒ	215ھ تا303ھ	سنن نسائی	5761
امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزیدؒ	200ھ تا279ھ	سنن ابن ماجہ	4000

اقسام کتبِ احادیث : ☆ **صحیح** : ایسا فن اصولِ حدیث کہ جس میں حدیث صحیح، مرفوع اور متصل السند ہو۔ جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ ☆ **جامع** : وہ کتاب کہ جس میں آٹھ ابواب (احکامِ الٰہیہ، سیرتِ نبوی ﷺ، مناقب، آدابِ اسلامی، تفسیر، عقائد، احادیثِ متعلق فتن اور علاماتِ قیامت) کے موضوع پر احادیث ہوں۔ جیسے جامع ترمذی۔ ☆ **علل** : وہ کتاب کہ جس میں احادیث کے اندر ضعیف و موضوع احادیث پر بحث کی گئی ہو۔ جیسے ''الجامع العلل''، یعنی جامع ترمذی۔ ☆ **سُنن** : وہ کتاب کہ جس میں احادیثِ رسول ﷺ کو ابوابِ فقہیہ کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہو۔ جیسے سننِ ثلاثہ، سنن دارِ قطنی۔ ☆ **مسند** : وہ کتاب کہ جس میں ایک صحابیؓ کی جملہ مرویات ایک جگہ جمع کردی گئی ہوں۔ جیسے مسند احمد یا مسند حمیدی ☆ **معجم** : وہ کتاب کہ جس میں اپنے ایک شیخ کی جملہ مرویات جمع کر کے دوسرے شیخ کی مرویات بیان کرے۔ جیسے امام طبرانیؒ کی معجم کبیر، معجم اوسط اور معجم صغیر ☆ **مستدرک** : وہ کتاب کہ جس میں کسی کتابِ حدیث کی چھوٹی ہوئی احادیث کو بیان کیا گیا ہو۔ جیسے **مستدرک حاکم علی الصحیحین** ۔ ☆ **مستخرج** : وہ کتاب کہ جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کو اپنی ایسی سند سے روایت کیا جائے۔ کہ جس میں مصنف کا واسطہ نہ آئے۔ جیسے مستخرج اسماعیلی علی البخاری۔ ☆ **تخریج** : وہ کتاب کہ جس میں کسی دوسری کتاب کی بے حوالہ احادیث کی اسناد اور حوالہ جات درج کئے جائیں۔ جیسے زیلعی کی کتاب ''نصب الرایہ التخریج احادیث الھدایہ۔ ☆ **تجرید** : وہ کتاب کہ جس میں کسی کتاب کی سند یا مکررات کو حذف کر کے صرف صحابیؓ کا نام لے کر احادیث لکھی گئی ہوں۔ جیسے زبیدی کی تجرید بخاری اور قرطبی کی تجرید مسلم۔ ☆ **جزء** : وہ کتاب کہ جس میں ایک ہی مسئلے کی جملہ روایات کو اکٹھا (جمع) کر دیا گیا ہو۔ جیسے امام بخاری کی جزء القراء خلف الامام وغیرہ۔ ☆ **افراد و غرائب** : وہ کتاب کہ جس میں کسی ایک محدث کے جملہ تفردات کو یکجا کر دیا گیا ہو۔ جیسے دار قطنی نے ایک کتاب میں حضرت امام مالکؒ کے غرائب جمع ہیں۔ ☆ **جمع** : وہ کتاب کہ جس میں مختلف بحذف السند جمع کر دیئے گئے ہوں۔ جیسے ابن الاثیر کی جامع الاصول اور امام سیوطیؒ کی جمع الجوامع۔ ☆ **اطراف** : وہ کتاب کہ جس میں احادیث کے صرف اول حصہ کو ذکر کر کے اس کی جملہ اسناد کو جمع کر دیا گیا ہو۔ جیسے امام مزی کی تحفۃ الاشرف۔ ☆ **فہارس** : وہ کتاب کہ جس میں ایک یا متعدد کتبِ احادیث کی فہرست بنادی گئی ہو۔ تا کہ حدیث آسانی سے تلاش کی جاسکے۔ جیسے **العجم** المفہرس الالفاظ الحدیث۔ ☆ **موضوعات** : وہ کتاب کہ جس میں صرف موضوع احادیث اکٹھی کی گئی ہوں۔ ☆ **زوائد** : وہ کتاب کہ جس میں کسی کتاب کی صرف وہ احادیث لی جاتی ہیں۔ جو کسی دوسری کتاب سے زائد ہوں۔ جیسے ابن حجر عسقلانی کی ''المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ اور علامہ نور الدین ہیثمی کی ''مجمع الزوائد و منبع الفوائد۔

چند مشہور کتبِ حدیث کی انفرادی و امتیازی خصوصیات : حضراتِ محدثین کی دن رات کی محنت، اسفار اور ذوق و لگن کی وجہ سے اُمتِ مسلمہ کے پاس احادیثِ نبویہ ﷺ کی شکل میں بہت بڑا خزانہ لاریب ہاتھ آیا۔ ان مجموعہ جات کی چند انفرادی و امتیازی خصوصیات یہ ہیں۔

☆ **صحیح بخاری** : کتبِ احادیث میں اولین حیثیت کی حامل کتاب ہے۔اس کی پہلی انفرادی وامتیازی خصوصیت اس کی (تقریباً جملہ) احادیث صحیح ترین روایات ہیں۔دوسرا امتیاز اس کا وہ ابواب کی بے نظیر ترتیب وترکیب ہے۔جو علوم کا خزانہ ہیں۔اہلِ فن اسے ''اصح الکتاب بعد کتاب اللہ'' قرار دیتے ہیں۔

☆ **صحیح مسلم** : کتب احادیث میں دوسرا (بلکہ بعض کے نزدیک پہلا) درجہ کی کتاب ہے۔یہ کتاب حسن ترتیب، جودتِ نظم اور دقائق الاسناد میں صحیح بخاری سے کہیں بہتر ہے۔لیکن صحت وقوت میں صحیح بخاری سے کچھ نیچے ہے۔اس کتاب کی پہلی انفرادی وامتیازی خصوصیت اس کی (تقریباً جملہ) احادیث صحیح ترین روایات ہیں۔دوسرا امتیاز اس کتاب کا سوائے ارشاداتِ محمدیہ ﷺ کے کسی دوسری چیز کو درج نہ کرنا ہے۔

☆ **سُنن ابی داؤد** : کتبِ احادیث میں تیسرے درجے کی کتاب ہے۔اس کی انفرادی وامتیازی خصوصیت ''قال ابوداوٗد'' ہے۔یہ کتاب حسن وصحیح احادیث پر مشتمل جبکہ موضوع احادیث سے پاک ومبرا ہے۔اسے ''ادق الکتاب بعد کتاب اللہ'' کا درجہ حاصل ہے۔یہ فقہی احادیث کا بہت بڑا مجموعہ ہے۔

☆ **سُنن نسائی** : کتب احادیث میں چوتھے درجے کی کتاب ہے۔اس کی انفرادی وامتیازی خصوصیت یہ ہے۔کہ! یہ بخاری ومسلم کے طریقے و منہج کی جامع ہے۔سنن اربعہ میں سنن نسائی کی احادیث کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔کتاب میں صحت وضعف کی نشاندہی کی گئی ہے۔

☆ **جامع ترمذی** : صحاح ستہ میں پانچواں درجہ ہے۔یہ کتاب بیک وقت احکام الٰہیہ، سیرت نبویہ، آداب، تفسیر، عقائد، معلوماتِ فتن، علاماتِ قیامت کے علاوہ سننِ نبویہ اور تخریج حدیث (حسن، صحیح، ضعیف، غریب احادیث وغیرہا) کا لاجواب مجموعہ ہے۔فقہا اور مفتیان کے لئے یہ سب سے لازمی کتاب ہے۔حدیث کی اس کتاب کو تین اسماء سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جامع ترمذی۔ سنن ترمذی۔الجامع العلل۔

☆ **سُنن ابنِ ماجہ** : کتب احادیث میں چھٹا درجہ ہے۔اس کی انفرادی وامتیازی خصوصیت یہ ہے۔امام ابن ماجہؒ اس کتاب میں زیادہ تر وہ احادیث شامل کی ہیں۔جو کہ صحاح ستہ کی باقی کتب میں نہیں۔لیکن ساتھ ہی موضوع، ضعیف اور غریب احادیث کو بھی شامل کر لیا۔بعض علماء اسے صحاح ستہ میں شامل نہیں کرتے۔

☆ **موطا امام مالک** : بقول امام شافعیؒ، روئے زمین پر موطا سے زیادہ صحیح ترین کوئی کتاب نہیں۔امام ابن عربیؒ نے موطا کو پہلا جبکہ بخاری کو دوسرا نمبر دیا ہے۔آپؒ فرماتے ہیں۔بعد والی جملہ کتبِ احادیث کی بنیاد موطا ہی ہے۔بقول حضرت شاہ ولی اللہؒ، کتب احادیث میں موطا کے پائے کی کوئی کتاب نہیں۔

یا خدا جانے وہ یا جانے محمدؐ اے مشیر غیر کیا جانے بھلا ، کیا ہے مقامِ بُو تُراب

علم الصحائف : اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے رسولوںؑ پر اپنی کتب کو نازل فرما کر تمام انسانوں کو ان تمام پر ایمان لانے اور ان پر عمل واتباع کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ **50** صحیفے حضرت شیثؑ پر نازل ہوئے۔**30** صحیفے حضرت ادریسؑ پر نازل ہوئے۔**10** صحیفے حضرت ابراہیمؑ پر نازل ہوئے۔**10** صحیفے حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئے۔علماء کے مطابق ان الہامی کتب وصحائف کی تعداد تقریباً ایک سو چار سے زائد ہیں۔ ☆ **توراتِ پاک** : یہ کتاب حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔اس کو خط عبرانی میں لکھا گیا۔اور اس کا زمانہ **1400** قبل از مسیح تھا۔ ☆ **زبور شریف** : یہ کتاب حضرت داوٗدؑ پر نازل ہوئی۔اس کتاب کو بھی عبرانی زبان میں لکھا گیا۔اور اس کا زمانہ **1000** برس قبل از مسیح تھا۔ ☆ **انجیل مُقدس** : یہ کتاب حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔اور اس کتاب کو سریانی زبان میں لکھا گیا۔☆ **قُرآن مجید** : یہ چوتھی اور آخری کتاب حضرت سیدالانبیاء والرسل امام المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔جو کہ سابقہ تمام کتابوں کا مُفصل خُلاصہ ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مکمل ومفصل وجامع الہامی کتاب وصحیفہ ہے۔جو کہ تمام عالمین کی تمام مخلوقات کی ہدایت کے لئے بھیجی گئی ہے۔**ذلک الکتاب لا ریب فیہ**۔اور اِس کتاب کے اندر ذرہ برابر بھی شک نہیں۔اور اِس کے اندر تمام قدیم وجدید علوم وفنون کو یکجا کیا گیا ہے۔مگر رسول اللہ ﷺ، چند صحابہ کرامؓ اور کچھ اولیاء اللہ ہی قرآن کے ظاہر وباطن سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔

لوحِ محفوظ اَست پیش اولیاء : حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔کہ! اولیاء اللہ میں سے چند چنیدہ اولیاء کو ان حوادث پر اطلاع ہے۔۔جو قلمِ اعلیٰ نے لوحِ محفوظ پر یومِ قیامت تک کے جملہ احوال لکھے ہیں۔آپؒ مزید فرماتے ہیں۔کہ! مَیں بھی انہیں (خوش نصیب لوگوں) میں سے ایک ہوں۔جنہیں اللہ عزوجل نے لوحِ محفوظ پر لکھے تمام احوال پر اطلاع بخشی ہے۔(الحمدللہ)

لوحِ محفوظ میں درج آیات اور ام الکتاب کے بنیادی علوم : حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔کہ! لوحِ محفوظ میں آنحضرت نبی مکرم ﷺ پر اُترنے والی آیات کی کل تعداد دو لاکھ انہتر ہزار دو سو (269200) ہے۔آپؒ فرماتے ہیں۔کہ! آیات کی یہ وہ تعداد ہے۔کہ! جس پر اللہ تعالیٰ نے (اپنے خصوصی فضل وکرم اور رحمت سے) مجھے اطلاع بخشی ہے۔اور اس کے علاوہ اللہ عزوجل نے مجھے بطریق کشف یہ اطلاع بھی بخشی ہے۔کہ! ام الکتاب کے بنیادی علوم کی تعداد ایک لاکھ انتیس ہزار چھ سو (129600) اقسام پر مشتمل ہے۔اور ان علوم میں ہر قسم کے بے شمار علوم ہیں۔

لوحِ محفوظ : حضرت قلندر بابا اولیاءؒ کتاب ''لوحِ وقلم'' میں فرماتے ہیں۔کہ! لوحِ محفوظ (دراصل) کائنات کی تخلیق سے متعلق اللہ تعالیٰ کے کلام (احکامات وغیرہا) کے مفصل مجموعہ کی تصاویر کا ایک ریکارڈ ہے۔کائنات کے اندر جو بھی حرکت ہوئی یا ہونے والی ہے یا ہوگی۔ان کی تصاویر من وعن لوحِ محفوظ پر نقش ومرقوم ہے۔اب چونکہ اللہ جل شانہٗ نے ہر انسان کو ارادہ کا اختیار عطا فرمایا ہے۔جب بھی انسانی ارادوں کی تصاویر لوحِ محفوظ کی تصاویر میں شامل ہو جاتی ہے۔اُس وقت لوحِ اول، لوحِ دوئم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔اسی لوحِ دوئم کو صوفیاء اپنی زبان میں '' **جُو** '' کہتے ہیں۔یعنی لوحِ محفوظ پہلا عالم تمثال ہے۔جبکہ ''جو'' دوسرا عالمِ تمثال ہے۔ جاننا چاہیئے۔کہ! ''جو'' تصوف کی زبان میں موجودات کا ایک ایسا مجموعہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے خدوخال پر مشتمل